تیسیر الشاغلین

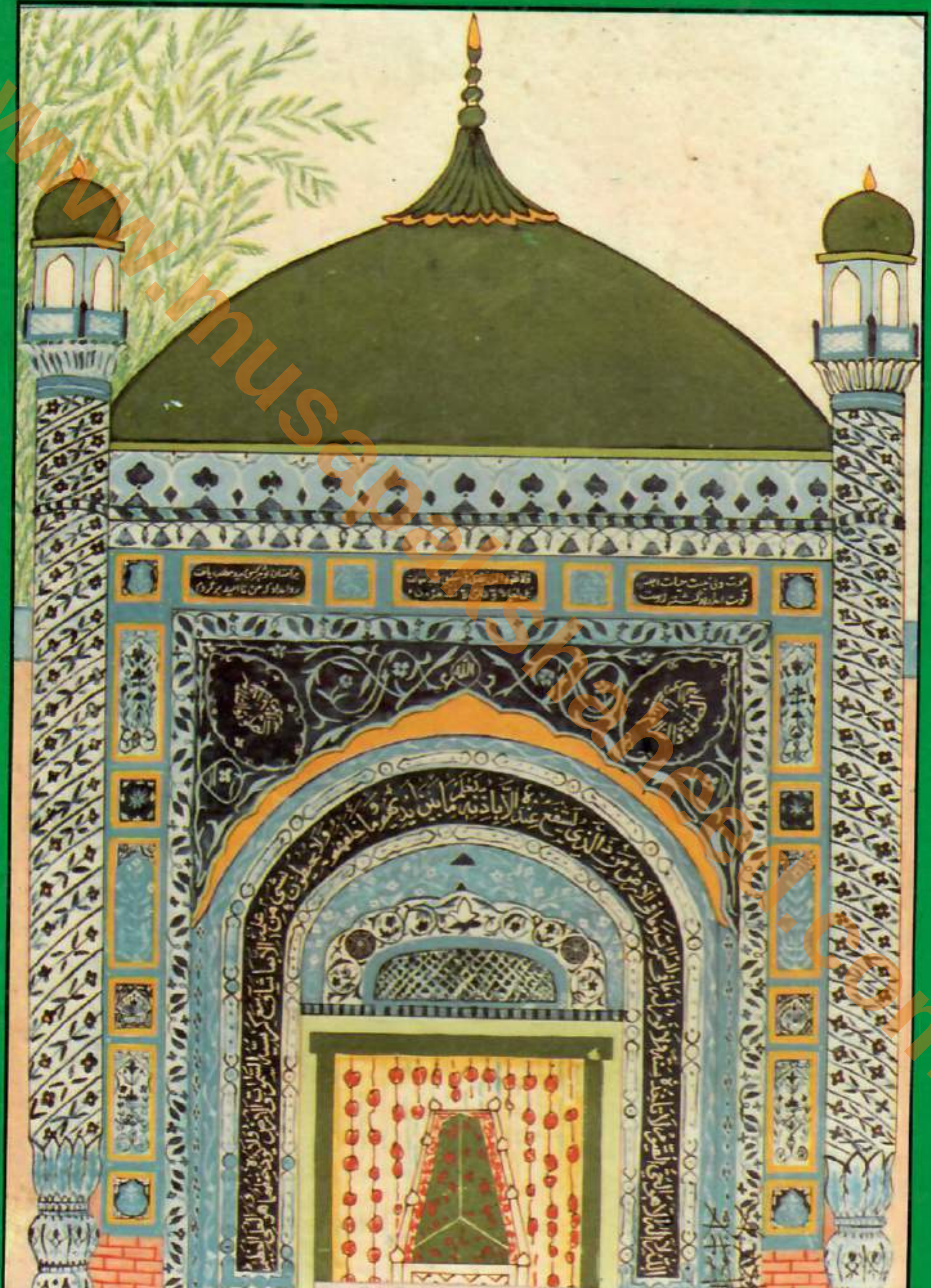

www.musapakshaheed.com

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَطَبِیْبِ قُلُوْبِنَا وَحَبِیْبِنَا
وَشَفِیْعِ ذُنُوْبِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَھْلِ
بَیْتِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۝

www.musapakshaheed.com

اے معبودِ برحق!

اپنی پاکیزگی کی عظمت'

اپنی محبت کے جمال'

اپنے دوستوں کی طرف رحمت کی نظر'

اپنے پاکباز بندوں کو قرب بخشنے'

اپنے عاشقوں کو جلوہ دکھانے'

اور اپنے طلب گاروں کو حیرت میں ڈالنے کا'

تجھے وسیلہ پیش کرتا ہوں کہ تو !

میرے دل کو معرفت کے نور سے روشن کر دے

مجھے اپنی حضوری والوں میں شامل کر لے'

میرے لیے نوروں کے دریاؤں کی تیراکی آسان کر دے

اور مجھے عطا کر دے اسرار کے پردوں سے نکلنا

یا اللہ!

ہمیں اپنے جمال کے مشاہدہ سے'

اپنے وصال کی خلوت سے'

اور اپنی ملاقات کی نعمت سے مشرف فرما'

اور اپنے ہی دوستوں کی جماعت میں ہمارا انجام فرما

اے اللہ!

دنیا کی محبت سے ہمارے دلوں کو پاک فرما'

اور ہمیں اپنے عیب دکھا دے'

یا اللہ!

ہمارے ظاہر کو اپنی عبادت کے ساتھ

ہمارے باطنوں کو اپنے خوف کے ساتھ

اور ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے ساتھ پاک فرما دے

اے اللہ!

دنیا کو ہماری آنکھوں سے حقیر کر دے'

اور اپنے جلال کو ہمارے دلوں میں بڑا کر دے

اے اللہ!

تو رب ہے اور میں بندہ'

پس بندہ رب کے سوا کس کو پکارے

اے میرے معبود!

تو بادشاہ ہے' اور میں غلام'

تو غالب ہے اور میں عاجز'

تو بے نیاز ہے اور میں محتاج'

تو ہمیشہ رہنے والا ہے اور میں فنا ہونے والا'

تو احسان فرمانے والا ہے اور میں گنہگار'

تو سخی ہے اور میں حریص

تو عطا کرنے والا ہے اور میں لپٹ کر مانگنے والا'

تو رحم فرمانے والا ہے اور میں خطا کار'

تو خالق ہے اور میں مخلوق'

تو طاقت والا ہے اور میں کمزور'

تو قدرت والا ہے اور میں بے بس'

تو دینے والا اور میں سوالی'

تو رزاق ہے اور میں مرزوق'

پس تو ہی تو ہے جس کی بارگاہ میں فریاد کروں'

جس کو پکاروں اور جس سے مانگوں'

جس سے دعا کروں اور جس پر امید رکھوں'

کیونکہ تو ہی تو فقط مہربان ہے'

اے میرے معبود!

کتنے ہی گنہگار ہیں جنہیں تو نے بخش دیا ہے'

اور کتنے ہی قصوروار ہیں جنہیں تو نے معاف فرما دیا ہے

اے پروردگار!

میری بھی بخشش فرما'

اور مجھے بھی معاف فرما'

اے رحم کرنے والوں کے رحم فرمانے والے اپنی رحمت کے ساتھ

www.musapakshaheed.com

www.musapakshaheed.com

اللّٰہ نور السمٰوات والارض

حضرت جمال الحقیقة المحمد یه النور الازہر الاظہر والسر الاقدس
الاطہر صاحب المجد والمفاخر کامل الباطن والظاہر
المتحلی بحلیة المصطفٰی والمتخلق باخلاق المرتضٰی

مخدوم الکل میراں محی الدین ثانی حافظ سید ابوالحسن

محمد جمال الدین **موسیٰ پاک شہید** گیلانی قدس سرہ العزیز

کی تصنیف منیف

تیسیر الشاغلین

کا

اردو ترجمہ مع تعارفی کلمات و سوانح حیات

دربار عالیہ قادریہ حضرت پیر پیراںؒ ملتان

ترجمہ ڈاکٹر مہر عبدالحق | تصحیح قاری غلام دستگیر حامدی | تعریب مفتی محمد عبدالقوی

بیکن بکس ۔ گل گشت ۔ ملتان

سال: ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء ندیم شفیق پرنٹنگ پریس ملتان ہدیہ: ۱۴۰ روپے

www.musapakshaheed.com

سلام بر روح پاک

انا الحسنی و المخدع مقامی
و اقدامی علی عنق الرجال

بر تو رحمت
یا حسن ابن علیؓ

وعبدالقادر المشهور اسمی
وجدی صاحب العین الکمال

السلام اے سبط سرور السلام — السلام اے ابن حیدر السلام
بر تو رحمت یا حسن ابن علی — اے امام واے ولی ابن ولی
السلام اے سید وسبط و نقی — السلام اے مجتبیٰ، طیب، تقی
خاتم رشد خلافت السلام — تارک ملک وحکومت السلام
السلام اے راحت جان بتول — السلام اے میوۂ قلب رسول
السلام اے سید شباب خلد — اے کہ خلقت گلشن شاداب خلد
السلام اے اختر برج قبولؐ — اے ز سر تا سینہ ہمشکل رسول
السلام اے نسبت قول انس — با نبی ہمشکل تو بودی و بس
السلام اے در تو، شان جدّ تو — در دہان تو، زبان جدّ تو
اے دل وجان نبی امّ وابت — سینۂ پاک پیمبر مرکبت
اے سوار دوش والا منصبے — اے خوشا راکب مبارک مرکبے
السلام اے با نبی منبر نشین — السلام اے سرور دین گزین
السلام اے باوقار و باشکوہ — السلام اے صلح ساز دو گروہ
السلام اے رنگ ورد نے توحسن — السلام اے خونے، بونے توحسن
السلام اے صاحب جود و سخا — اے کہ گوئی سائلاں را مرحبا
السلام اے از تو تقوی راکمال — السلام اے از تو عرفان راجمال
اے عبادت راز قلبت امتیاز — اے شہادت را بجانب فخر و ناز
السلام اے بے گناہ وزہر نوش — السلام اے سرخرو و سبز پوش
نخل سرسبز شہادت السلام — طوطیٔ باغ امامت السلام
اے کہ برکند ند اعداء قبر تو — بر تو رحمت، آفریں برصبر تو

دائماً بادا بروحت یا امام
التحیاۃ من اللہ والسلام

تم آل نبی اولاد علی اور غوث جہاں کے نائب ہو
ملتان کے ہو ماہ انور، یا موسیٰ پاک جمال الدین

مقبول خدا، محبوب جہاں، ملا جام شہادت ورثہ میں
اے سبط نبی کے لخت جگر یا موسیٰ پاک جمال الدین

پروفیسر حامد حسین قادری
سینٹ جانسن کالج آگرہ۔ ۱۳۴۵ھ

www.musapakshaheed.com

کافی

موسیٰ پاکؒ دے بول انمول

سُن درویشا بھُل نہ جاویں   دم دم وہڑے جھاتی پاویں
یار تاں تیرا نہیڑے کول   موسیٰ پاک دے بول انمول

باطن ظاہر وکھرا نائیں   آپوں اول . آخر تائیں
بندیا تیر کھلدا پول   موسیٰ پاک دے بول انمول

ذات حقیقی حسن کمال   غیر دا نام نشان محال
صفتوں پھل پھُل خار ببول   موسیٰ پاک دے بول انمول

عبد القادرؒ داگن گویا   موسیٰ پاک شہید ہویا
قادری بوہا دیندا کھول   موسیٰ پاک دے بول انمول

موسیٰ راز حقیقی کھولے   نبی جیوندا کھیوں اولے
اٹھ بندیا ھن کر پرچول   موسیٰ پاک دے بول انمول

پھر دا پہرہ دینا پینا   چھوڑ کہانی طوطا مینا
کس پھر نہ جاویں ڈول   موسیٰ پاک دے بول انمول

عشق فقر سنگ اندریں اگی   جووی شوہ سنگ کھیڈی پگی
پل پل تھیندی نویں نزول   موسیٰ پاک دے بول انمول

میں نماناں بےوس میراں   سمجھ نہ سکدا بولی پیراں
بول بول وچ لکھاں بول   موسیٰ پاک دے بول انمول

ڈاکٹر شہزاد قیصر
سیکرٹری تعلیم، پنجاب

منقبت

یہ شان ہے کہ شہ اولیا ہیں موسیٰ پاکؒ

چراغ انجمن کبریا ہیں موسیٰ پاک
شعاع جلوہ گہ مصطفی ہیں موسیٰ پاک

وہ تاجدار طریقت، وہ شہریار سلوک
یہ شان ہے کہ شہ اولیا ہیں موسیٰ پاک

وہ غوث الاعظم ثانی. وہ مرشد کامل
وہ شیخ کل ہیں کہ منزل رسا ہیں موسیٰ پاک

دکھائی دیتا ہے جس میں جمال قدرت کا
یقین کے ہاتھ میں وہ آئینہ ہیں موسیٰ پاک

رہے جہاد میں مصروف شیطنت کے خلاف
اذان صدق ہیں، حق کی صدا ہیں موسیٰ پاک

ہر ایک عہد ہے جن کے جمال سے روشن
وہ دین کا نور، وہ رب کی ضیاء ہیں موسیٰ پاک

ہر ایک دور کے افکار جس سے ہیں شاداب
وہ موج چشمہ آب بقا ہیں موسیٰ پاک

ہے فیض خطہ ملتان پہ آج بھی جاری
عطا کا ابر، کرم کی ہوا ہیں موسیٰ پاک

بہار دین وثقافت میں ہے ظہور ان کا
ہر ایک پھول میں جلوہ نما ہیں موسیٰ پاک

چلیں گے ہم تو سدا جادہ ہدایت پر
ہمارے راہبر وپیشوا ہیں موسیٰ پاک

میں ان کے در پہ ہوں عاصی! مثال ذرہ خاک
مرے لئے نظر کیمیا ہیں موسیٰ پاک

پروفیسر عاصی کرنالی
اسلامیہ کالج، ملتان

www.musapakshaheed.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۔	اظہار تشکر	۱۰
	علامہ شاہ احمد نورانی	
۲۔	ابتدائیہ	۱۱
	جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری	
۳۔	تعارف	۱۳
	پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی	
۴۔	Preface	۱۷
	ڈاکٹر شہزاد قیصر	
۵۔	مقدمہ	۱۹
	ڈاکٹر مہر عبدالحق	
۶۔	جائزہ	۲۶
	رضا علی عابدی	
۷۔	سوانح حیات	۲۷

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۔	حضرت پیران پیر دستگیر سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۲۷

برصغیر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کا فروغ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹۔	حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ	۲۸
۱۰۔	حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانیؒ	۲۸
۱۱۔	حضرت مخدوم سید عبدالرزاق گیلانیؒ	۲۹
۱۲۔	حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخشؒ	۲۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۔	**حضرت شیخ الکل محی الدین ثانی سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ**	۲۹
۱۴۔	خانوادہ	۳۲
۱۵۔	ولادت باسعادت	۳۲
۱۶۔	تعلیم و تربیت	۳۲
۱۷۔	والد ماجد سے بیعت	۳۴
۱۸۔	سلسلہ طریقت	۳۶
۱۹۔	سجادہ نشینی	۳۶
۲۰۔	دربار اکبری میں	۳۷
۲۱۔	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حضرتؒ کی خدمت میں	۳۸
۲۲۔	اچ شریف میں آمد	۴۲
۲۳۔	ملتان میں تشریف آوری	۴۳
۲۴۔	شیخ محدثؒ ملتان میں	۴۴
۲۵۔	حضرت بابا شیر کرم علی سیالویؒ حضرتؒ کی خدمت میں	۴۵
۲۶۔	حلقہ ارادت	۴۵
۲۷۔	شہادت و تدفین	۴۶
۲۸۔	ازدواجی زندگی و اولاد	۴۸
۲۹۔	خلفاء	۴۹
۳۰۔	سیرت	۵۰
۳۱۔	حضرتؒ کی کتاب تیسیر الشاغلین	۵۰
۳۲۔	حلیہ مبارک	۵۱
	کتابیات	۵۲

www.musapakshaheed.com

تفصیل ابواب تیسیر الشاغلین

پہلا حصہ فرض نمازیں

۳۳۔ پہلا باب ۵۴

صبح کے اذکار ودعائیں

دعاو سکوت ۵۴

صبح کے اوراد واذکار ۵۵

آیت الکرسی کا حصار ۵۶

۳۴۔ دوسرا باب ۵۷

نماز فجر۔ اذکار ودعائیں

وضو ۵۷

نماز سنت ۵۷

نماز فرض ۵۸

صلوٰۃ ۵۹

نماز فجر کے اوراد ۵۹

مسبعات عشر کی ترتیب ۶۵

حرز ابودرداءؓ ۷۰

وظیفہ غوث الاعظمؒ ۷۱

اسمائے حسنہ کا خاص وظیفہ ۸۱

۳۵۔ تیسرا باب ۸۶

نماز ظہر۔ اذکار ودعائیں

نماز تحیۃ الوضو ۸۶

نماز ظہر کے اوراد ۸۶

صلوٰۃ الخضر ۸۷

۳۶۔ چوتھا باب ۸۸

نماز عصر۔ اذکار ودعائیں

نماز عصر کے اوراد ۸۸

قبل غروب کا وظیفہ ۸۸

۳۷۔ پانچواں باب ۸۹

نماز مغرب۔ اذکار ودعائیں

سورج غروب ہونے کی دعا ۸۹

نماز مغرب کے اوراد ۸۹

۳۸۔ چھٹا باب ۹۰

نماز عشاء۔ اذکار ودعائیں

صلوٰۃ الحاجات ۹۰

نماز عشاء کے اوراد ۹۰

دوسرا حصہ نماز سنن

۳۹۔ ساتواں باب ۹۲

نماز اشراق۔ اذکار ودعائیں

نماز حضوری ۹۲

نماز شکر ۹۲

نماز استعاذہ ۹۲

نماز استخارہ ۹۳

نماز استجاب ۹۴

نماز شکر النہار ۹۴

مشکل کشائی کیلئے خاص الخاص اوراد ۹۵

تیسیر الشاغلین کے جملہ حقوق فی سبیل اللہ خلقِ خدا کیلئے عام ہیں!

www.musapakshaheed.com

٤٠- آٹھواں باب	٩٤
نماز ضحیٰ۔ اذکار و دعائیں	
نماز چاشت	٩٤
اذکار	٩٤
دعا بوسیلہ مشائخ سلسلہ طریقت	٩٧
قیلولہ	٩٩
٤١- نواں باب	١٠٠
نماز فی الزوال۔ اذکار و دعائیں	
نماز فی الزوال	١٠٠
اذکار	١٠٠
٤٢- دسواں باب	١٠١
نماز اوابین۔ اذکار و دعائیں	
نماز اوابین	١٠١
نماز حفظ الایمان	١٠١
٤٣- گیارہواں باب	١٠٢
نماز تہجد۔ اذکار و دعائیں	
قیام شب	١٠٢
مددگار اسباب قیام شب	١٠٤
شب خیزی	١٠٤
نماز تہجد	١٠٧
دعا موسیٰ پاک شہیدؒ	١١٠
٤٤- بارہواں باب	١١٣
صلوٰۃ التسبیح۔ اذکار و دعائیں	
صلوٰۃ التسبیح	١١٣
صلوٰۃ التسبیح کی دعا	١١٣
تیسرا حصہ آداب	
٤٥- تیرہواں باب	١١٤
آداب تلاوت قرآن حکیم	
تلاوت کے آداب	١١٤
متکلم حقیقی	١١٥
عملی اطاعت	١١٥
ختم قرآن حکیم	١١٦
دعا سجدہ تلاوت	١١٩
٤٦- چودہواں باب	١٢٠
آداب ذکر	
ذکر اللہ شفاء القلوب	١٢١
آداب	١٢٢
صدق ارادہ	١٢٢
توبہ	١٢٣
طہارت	١٢٣
حضوری	١٢٤
قلبی رابطہ	١٢٤
(الف) ذکر جہر	١٢٤
ذکر بلند آواز	١٢٤
نفی و اثبات کا ذکر	١٢٥

www.musapakshaheed.com

اے دل بغداد دے دروازہ جو بہشتی سدوندا اے
اسی دروازے وچ محمد مصطفیٰؐ تشریف لائے سن
اسی دروازے وچ اس نور نے جلوے دکھائے سُن

	اثبات کا ذکر	۱۲۷
	اسم ذات کا ذکر	۱۲۷
	کشف حقائق کے لئے ذکر	۱۲۸
	آیت الکرسی کا ورد	۱۲۸
	کشف ارواح کے لئے ذکر	۱۲۸
(ب)	ذکر خفی	۱۲۹
	ذکر باطن	۱۳۰
	توسل جمال مرشد	۱۳۰
	طریقہ	۱۳۱
	اختتام ذکر کی دعا	۱۳۲
	متفرق دعائیں و اذکار	۱۳۳
۴۷-	**پندرہواں باب**	۱۴۱
	آداب مراقبہ	
	اعمال	۱۴۱
	مراقبہ کا دوام	۱۴۲
	محاسبے کا دوام	۱۴۲
	شغلِ حقیقت	۱۴۳
۴۸-	**سولھواں باب**	۱۴۴
	آداب حضرت رسالت پناہ محمدی ﷺ	۱۴۴
	محبت	۱۴۴
	ادب	۱۴۴
	عشق	۱۴۵
	حضوری	۱۴۵
	مخالفت سے دوری	۱۴۶
	اشرف الخلق	۱۴۶
	توسل نبوی ﷺ	۱۴۷
	سنت کی پیروی	۱۴۷
	توحید و رسالت	۱۴۷
	دیدار جمال مصطفی ﷺ	۱۴۸
	اطاعت الٰہی	۱۴۸
۴۹-	**سترہواں باب**	۱۴۹
	آدابِ مرید با شیخ	
	مرشد کامل	۱۴۹
	ملازمت شیخ	۱۵۰
	قبول تصرفات	۱۵۰
	ترک اعتراض	۱۵۱
	سلب اختیار	۱۵۱
	خطرات	۱۵۱
	کشف	۱۵۲
	متوجہ بہ شیخ	۱۵۲
	حُسنِ کلام	۱۵۲
	دھیمی آواز	۱۵۳
	کج بحثی	۱۵۳
	اوقات کا خیال	۱۵۴
	اسرار کا چھپانا	۱۵۴
	عیاں راز	۱۵۵
	خاتمہ اَنا	۱۵۵
۵۰-	**اٹھارہواں باب**	۱۵۶
	آداب شیخ عبد القادر جیلانیؒ	
	حسب و نسب	۱۵۶
	حُلیہ مبارک	۱۵۶
	تنبیہ	۱۵۸
	قصیدہ غوثیہ	۱۶۰

www.musapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ
سیدنا و مولانا محمدٍ و علی آلہ وصحبہ ومن والاہ

اظہارِ تشکر

نہایت ہی عجز و افتخار سے ہم اُن
تمام محترم حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں
جنہوں نے اِس کتاب کی اشاعت میں اپنی شفقتوں سے
سرفراز کیا، اور یوں یہ کتاب احسن طریقہ سے بفضل تعالیٰ
تکمیل تک پہنچی۔ یقیناً یہ سعادت ہم سب کے لئے
باعثِ رحمت و برکت ہے جس کے لئے ہم
ربِ عزوجل کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

مُحبّانِ شاہِ جیلان رح

"ہم اہلسنت کے مقتدا و پیشوا سلطان الاولیاء مخدوم الکل سید ابوالحسن محمد جمال الدین **موسیٰ پاک شہید** گیلانی نور اللہ مرقدہ وقدس اللہ سرہ العزیز اپنے وقت کے "**جمال الملتہ والدین**" تھے۔ آپ کی بابرکت تصنیف **تیسیر الشاغلین** ارباب سلوک کے لیے نسخہ کیمیا ہے۔ یہ فقیر حضرت مترجم اور مصحح کا ممنون ہے اور یہ محترم بزرگ ہم اہلسنت کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ تصوف کی اس عظیم نصابی کتاب کو اردو خوان حضرات تک، حضرت تاج الملتہ والدین رح کے تصوف کے اس سرمایہ کو منتقل کر دیا۔"

فجزاھم اللہ خیرالجزاء

علامہ شاہ احمد نورانی

www.musapakshaheed.com

ابتدائیہ

تیسیر الشاغلین ـــــــ مجموعہ وظائف "سید الشاغلین"

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری
(شریعت اپیلٹ بنچ، سپریم کورٹ آف پاکستان)

www.musapakshaheed.com

اللھم لک الحمد علی کبریاءک ولک الشکر علیٰ حسن توفیقک وجزیل عطاءک والصلوٰۃ والسلام علی طور التجلیات الاحسانیۃ ومھبط الاسرار الرحمانیۃ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ واحبّاءہ الی یوم الدین۔

یہ اولیائے کاملین اور صوفیائے کرام ہی تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تبلیغ اسلام کا علم تھاما۔ ان نفوس پاک طینت نے جہاں دنیا کے گوشے گوشے میں دین حقہ کے نور کو پہنچایا اور تشنہ کام انسانیت کو بادہ عشق الٰہی سے آشنا و سرشار کیا، وہیں پر انہوں نے عالم اسلام میں اصلاح، تطہیر اور تزکیہ نفوس کے عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ ہماری تہذیب، تمدن، ثقافت، ادب اور سماجی اقدار کے حسن و جمال میں جتنا حصہ ان مشائخ کرام کی فراست کا ہے اور کسی کا نہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلام انہیں کے قدوم میمنت لزوم کا رہین منت ہے۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری کے بعد سلسلۂ عالیہ چشتیہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے مشائخ کرام نے برصغیر کی فضا کو نغمۂ توحید و رسالت کی دلنواز صداؤں سے اس طرح معمور کر دیا کہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک ان کی سرمستیاں ختم نہیں ہو پائیں گی۔ بعد ازاں سلسلۂ عالیہ قادریہ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جلیل القدر بزرگانِ دین نے ناقابل فراموش کارنامے سرانجام دیئے۔ حضرت فرید الملت والدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دور ہمایوں کے بعد پنجاب کی سرزمین میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگوں کا ورود مسعود ہوا اور بہت ہی عبقری اور نادر روزگار درویش خاک پنجاب کو اپنے فیوضات سے سیراب کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

انہیں میں ایک نہایت ہی برگزیدہ ہستی مخدوم عالم، عارف کامل واقف اسرار شریعت و طریقت، غواص بحر حقیقت حضرت سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اللہ رب العزت نے انہیں اپنے خزانہ عامرہ سے کچھ اس طرح نوازا ہے کہ آپ کی والاتبار شخصیت ہر پہلو سے کامل، مکمل اور اکمل دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی فیض باریوں اور کرم گستریوں کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ برصغیر کی عظیم المرتبت علمی اور روحانی شخصیت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، آپ ہی کے خوان کرم کے خوشہ چین ہیں ان کے ساتھ ساتھ جب ہم آپ کے دودمان قدس میں حضرت داؤد بندگی اور حضرت

میاں میر کرم علی قادری سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے پاکان امت کو دیکھتے ہیں تو اس مربی و مرشد کی عظمتوں کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔

یہ امر بہت ہی مسرت و امتنان کا ہے کہ آپ کے مرتب کردہ (تیسیر الشاغلین)

مجموعہ وظائف "سید الشاغلین"

کی اشاعت جدید اور ترجمہ منظر عام پر آرہا ہے۔ ایک طرف حضرت کی معروف ترین علمی مجاہدانہ زندگی ہے اور دوسری طرف "تیسیر الشاغلین" کے مطالعہ سے ہم حضرت کے معمولات حمیدہ سے واقف ہوتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کس قدر قابل رشک و تقلید زندگیاں ہیں ان بادہ نوشان مئے عشق کی۔ آج کل کچھ (بزعم خویش) داد تحقیق دینے والے ایسے حضرات بھی ہیں جو اپنی جدت طرازیوں کے شوق میں امت مسلمہ کو ان اذکار کی لذتوں سے محروم کر رہے ہیں۔ انہیں یہ پاکیزہ اور تقدس ماب وظائف اختراعات و بدعات دکھائی دیتے ہیں۔ کاش وہ ان اذکار و اوراد کو ذرا گہرائی اور ذوق سلیم سے ملاحظہ کرتے تو انہیں ادراک ہو جاتا کہ ان کی بے شمار آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات جن میں "ذکر الٰہی" کی تلقین کی گئی اور ہمہ وقت اپنے معبود برحق کی تحمید و تمجید کی ترغیب دی گئی ہے در حقیقت یہ اوراد ان ہی اوامر کی حسین تعمیل ہیں اور رب العالمین کے ان عاشقان باصفا کی کیف انگیز اور شوق آگیں عبارتیں ہیں جن میں انہوں نے اپنے پاک دلوں میں امڈ کر آنے والی کیفیاتِ محبت کو اپنی پاک زبانوں سے الفاظ کا لباس زیبا پہنایا ہے۔ آپ ان اوراد میں ایک جملہ کی بھی نشان دہی نہیں کر سکتے۔ جس میں توحید ذاتی اور توحید صفاتی کو بکمال بلاغت و فصاحت بیان نہ کیا گیا ہو۔ یہ دلوں سے نکلے ہوئے ایسے اثر آفرین جملے ہیں کہ غافل سے غافل دل بھی ان کی تلاوت کے بعد لذتِ ذکر سے سرشار ہو جاتا ہے اور اپنے معبود برحق کی یاد میں یوں کھو جاتا ہے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیازی کی کیفیت ان پر طاری ہو جاتی ہے۔ جو اوراد "ذکر الٰہی" سے عبارت ہوں اور ذکر بھی وہ جو عشق و محبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہو اس کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنا اور شک و شبہ کی تخم ریزی کرنا دین کی کوئی خدمت نہیں۔

"تیسیر الشاغلین" کی اشاعت بڑا مبارک قدم ہے۔ فقیر دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت اس کے فیض کو عام فرمائے ان معمولات پر کاربند اپنے مخلص بندوں کے لئے عرفان و حقیقت کے دروازے کشادہ فرما دے کہ انہیں اپنی اور اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بہرہ وافر عطا فرمائے۔ آمین!

O

www.musapakshaheed.com

تعارف

تیسیر الشاغلین...... عشق کا مظہر ہدایت ورہنمائی کا دفتر

ڈاکٹر اسلم فرخی

دربار حضرت پیران پیرؒ ۔۔۔ دارالامان ملتان سے مرتب کا کرم نامہ پہنچا کہ
"تیسیر الشاغلین کے اردو ترجمے کی اشاعت تقریباً تیار ہے
مقدمے یا پیش لفظ کے لئے تعارفی کلمات لکھنے کی استدعا ہے۔"

اس عاجز کے لئے یہ حکم نامہ باعث شرف و سعادت بھی ہے اور بہت بڑی آزمائش بھی۔ بزرگوں کی تالیفات کے بارے میں مجھ ایسے ہیچ مداں کا کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے اور پھر بزرگ بھی کیسے۔ ایسے جلیل القدر بزرگ جن کے فیض تربیت سے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے علم و عمل کی تکمیل ہوئی۔ قاعدہ یہ ہے کہ جیسی کتاب اور اس کے مولف، ویسے ہی تعارف نگار۔ یہاں نہ علم نہ عمل نہ عرفان و آگاہی لکھوں تو کیا لکھوں اور کیونکر لکھوں۔ تاہم یہ خیال آیا کہ تمہاری عمر کا بیشتر حصہ معلم کی حیثیت سے توسیع واشاعت علم میں گزرا ہے لہذا تمہیں اس سعادت کے لئے منتخب کر لیا گیا کہ تیسیر الشاغلین جیسی کتاب کے بارے میں جسے سلسلہ عالیہ قادریہ کے مستند نصاب کی حیثیت حاصل ہے چند تعارفی کلمات سپردِ قلم کرو اور طالبِ دعا حضرات کے زمرے میں شامل ہوجاؤ۔

اس عاجز کی رائے میں "تیسیر الشاغلین" کو سلسلہ عالیہ قادریہ ہی کے مستند نصاب کی حیثیت حاصل نہیں بلکہ اس کے فیوض و برکات ہر سلسلہ سے تعلق رکھنے والوں کیلئے ہیں۔ سلسلہ کوئی بھی ہو۔ مقصد ایک ہی ہوتا ہے۔

سرکار دوعالم ﷺ کے حُسن توسط سے بارگاہ صمدیت تک رسائی،
عرفان ذات تزکیہ نفس، زندگی کے اعلیٰ وارفع مقاصد کی تکمیل ہے۔

ہر دور میں اہل اللہ نے خلقِ خدا کو انہیں رموز و نکات سے آشنا کیا ہے۔ اپنی سادہ اور مثالی زندگیوں کے ذریعے، وعظ و تلقین سے، ہدایت و رہنمائی سے اور تصنیف و تالیف کی راہ سے۔ صوفیاء کرام نے بڑی بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں اور چونکہ یہ تمام تصانیف ذاتی واردات، روحانی تجربات اور کیفیات کے اظہار پر مشتمل ہیں لہذا ان میں اور عام کتابوں میں یہ فرق ہے کہ یہ کتابیں سراسر سادگی، کیف اور اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ جبکہ عام کتابیں ان اوصاف سے معرا ہوتی ہیں۔ یہاں ساری بات دل سے نکلنے اور دل میں اترنے کی ہے۔ ایک شاعر نے یہ سوال کیا کہ "سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے۔" سخن میں سوز آتا ہے سوز دل سے، سخن میں سوز آتا

www.musapakshaheed.com

ہے اس آگ سے جو اہل اللہ کے دلوں میں ہر وقت بھڑکتی رہتی ہے۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ کا بیان ہے کہ شیخ کبیر شیخ فریدالدین مسعودؒ بار بار کسی کو دعا دیتے کہ خدائے عزوجل تجھے درد عطا فرمائے۔ وہ شخص حیران ہوتا کہ یہ کیا دعا ہے۔ اس دعا کی معنویت یہ بھی ہے کہ دل میں درد ہوگا تو سخن میں سوز اور زبان میں تاثیر بھی ہوگی۔ یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ علمائے کرام کا تعلق اہل عقل سے ہے ان کی تصانیف میں عقل کا غلبہ ہوتا ہے۔ اہل اللہ کا تعلق عشق سے ہے ان کے آثار و افکار پر عشق کا غلبہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے فرمودات بھی عشق کے جذبے سے مملو اور کیف و اثر کے حامل ہوتے ہیں۔ شیخ الکل ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہیدؒ کی کتاب تیسیر الشاغلین کو بھی یہی امتیاز حاصل ہے کہ یہ عشق کا مظہر اور ہدایت و رہنمائی کا دفتر ہے بظاہر بڑے سادہ اسلوب اور زبان میں بڑی سادہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ عام قاری کو ان کی تفہیم میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو۔ جو کچھ بیان کیا جائے اتنے سادہ انداز سے بیان ہو کہ دل میں اترتا چلا جائے۔

جس عہد میں یہ کتاب تصنیف ہوئی وہ عبارت آرائی کے وفور، انشا پردازی کے زور اور قافیہ پیمائی کے سرور کا عہد تھا۔ نثر لکھنے والے نثر کو شعر کی طرح سجاتے تھے اور عالم اپنی کتابوں میں دقیق پیرایہ بیان اختیار کرتے تھے۔ تاکہ قاری کے دل میں ان کے علم و فضل کا سکہ بیٹھ جائے۔ اولیا اللہ نے یہ طریقہ کار اختیار نہیں کیا کہ ان کا تعلق صرف خواص یا اہل علم سے نہیں تھا بلکہ ان بزرگوں کو تعلق خاطر تھا عوام سے اور انہی کی رہنمائی کو فرضِ اولین سمجھتے تھے۔ چنانچہ اولیااللہ کی کتابیں اسی نقطہ نظر سے مرتب ہوئیں کہ سادگی اور سلاست کی وجہ سے ان کا دائرہ اثر وسیع سے وسیع تر ہو۔ اور ان کا فیض معنوی سے معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی محروم نہ رہے۔ تیسیر الشاغلین اسی نقطہ نظر سے مرتب کی گئی ہے اور اسکا فیض آج بھی پوری طرح نمایاں ہے۔ مگر چونکہ فارسی کا چلن ملک سے تقریباً ختم ہوگیا لہٰذا اردو ترجمے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ترجمے میں بھی اصل کی سادگی اور سلاست پوری طرح جھلکتی ہے۔

اگرچہ تیسیر الشاغلین قادریہ سلسلے کے اشغال کا ایک مجموعہ ہے لیکن اس مجموعے میں عرفان و آگہی کا وہ خزانہ ہے جس سے ہر شخص بآسانی استفادہ کرسکتا ہے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اس مختصر سی کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا حصہ جو چھ عنوان پر مشتمل ہے صلوٰۃ خمسہ و اذکار و ادعیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی یہ باب فرض نمازوں اور ان کے اوراد و اذکار اور متعلقات کے بیان میں ہے۔ اس باب کی ابتدا میں دعا کے حوالے سے جو کچھ قلم بند کیا گیا ہے وہ بڑا معنی خیز ہے۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو دعا کو شکست ذات اور شکست انا سے تعبیر کرتا

www.musapakshaheed.com

ہے اس کا خیال ہے کہ دعا ایک طرح کی شکایت ہے اور یہ جناب الوہیت ماب کے حضور ترک ادب ہے اس خیال کو ایک شاعر نے اپنے شاعرانہ انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

یہ جان کر کہ دعا ہے شکست کا احساس
یہ دل ہلاک فریبِ دعا نہیں ہوتا

مگر حضرت موسیٰ پاک شہید نے اس مسئلے کو بڑی آسانی سے حل فرما دیا ہے۔ آپ کے بقول!

"دعا کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے اس خاص وقت میں مانگی ہوئی دعا فضیلت کا مرتبہ رکھتی ہے۔ ایسے لمحے میں بندہ دعا کے ذریعے اپنے دل کے اندر ایک خاص رغبت، ایک سچا ذوق اور ولولہ اور کشادگی قلب کی کیفیت محسوس ہی نہیں کرتا بلکہ ان کا مشاہدہ اور معائنہ بھی کر لیتا ہے۔ اسی طرح خاموشی کے لئے بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ ان لمحات میں خاموش رہنے کو فضیلت حاصل ہے۔"

چلیئے بات واضح ہو گئی نہ دعا مانگنا احساسِ شکست، نہ خاموش رہنا گستاخی۔ دونوں کی اہمیت اپنے اپنے وقت پر مُسلم ہے۔ یہ بات ذہن نشین ہو جائے اور وقتِ خاص سے آگاہی حاصل ہو جائے تو پھر الحمدللہ!

دوسرے حصہ کا تعلق غیر موقتہ نمازوں سے ہے اس میں بھی چھ عنوان ہیں (نماز اشراق، نماز ضحیٰ، نماز فی الزوال، نماز اوابین، نماز تہجد، اور صلوۃ التسبیح، اور ان کے اوراد و اذکار اور متعلقات)

تیسرے حصہ کا تعلق آداب سے ہے قرأت قرآن و بیان روشِ اذکار جہر و ذکر باطن وغیرہ سے ہے۔

تلاوت کے حوالے سے یہ ہدایت ہے

"باید کہ تلاوت یا استماع کلام الٰہی بر وصفے کند کہ ہر گاہ از زبان او یا از زبان غیرے کلمہ یا آیتے از قرآن مجید بر آید گویا کہ از متکلم حقیقی سماع کند و زبان خود را یا زبان دیگرے را درمیان واسطہ داند کہ حق تعالیٰ بداں واسطہ کلام خود بسمع او می رساند"

اس ہدایت سے علامہ اقبال کے والد کا وہ قول ذہن میں آتا ہے جو انہوں نے تلاوت کے سلسلے میں علامہ سے کہا تھا کہ تم جب تلاوت کرو تو اس طرح کرو کہ جیسے یہ معنی و مطالب تمہارے قلب پر نازل ہو رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے تلاوت و استماع کلامِ الٰہی کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ اگرچہ بہت مختصر ہے تاہم بے حد فکر انگیز اور معنی خیز ہے۔ اولیاءاللہ کم سے کم الفاظ میں بڑی باتیں آسانی سے کہہ دیتے تھے۔ آداب تلاوت کے بیان میں حضرت موسیٰ پاک شہید نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے یہ ہدایت کہ تلاوت کرتے یا سنتے وقت یہ تصور کرنا کہ متکلم حقیقی تلاوت اور سماع کے توسط سے اپنا کلام سنا رہا ہے، صرف سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ عامۃ المسلمین کے لئے ہے۔ یعنی **تیسیر الشاغلین** کا مطالعہ ہر

www.musapakshaheed.com

مسلمان کے لئے فائدہ مند ہے اور اس میں درج ہدایتوں کو زندگی کا دستور العمل بنانے سے ہر شخص کو روحانی سر بلندی حاصل ہو گی۔

اس تیسرے باب میں مراقبے، محبت و ادب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آداب مرید باشیخ۔ حلیہ مبارک القاب و آداب حضرت غوث الاعظم اور ادعیہ و اذکار مختلفہ کا بیان بھی ہے۔ اگرچہ یہ سارے بیان بہت مختصر ہیں لیکن عاقل کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ مختصر پیرایے میں بھی جو کچھ بیان کر دیا گیا ہے اگر صدق دل اور نیک نیتی سے اس پر عمل کیا جائے تو شاید انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو بطریقِ احسن حل نہ ہو۔ بزرگ لمبی چوڑی گفتگو نہیں کرتے۔ مختصر الفاظ سے دلوں میں پاکیزگی پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی باتوں میں اثر ہوتا ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں وہ محض قال نہیں ہوتا سراپا حال ہوتا ہے۔ تیسیر الشاغلین میں یہ کیفیت ہر جگہ محسوس ہوتی ہے۔

تیسیر الشاغلین کے خطی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اور فارسی متن ۱۳۰۹ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر اس کی عمیق معنویت اور افادیت کے پیش نظر ایک صحیح اردو ترجمے کی ضرورت تھی جسے مرتب کی مساعی جمیلہ سے اشاعت کا موقعہ ملا ہے۔ اس عاجز کی رائے میں مرتب اس مفید کتاب کی اشاعت پر ہم سب کے شکریے کے مستحق ہیں۔

تیسیر الشاغلین جیسی اہم کتابوں کی اشاعت سے علم و عمل اور عرفان و آگاہی کا در کشادہ ہوتا ہے۔ صراط مستقیم روشن ہوتی ہے۔ مومن کی زندگی کا دستور العمل سامنے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ عظام کی محبت میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ عشق کے اسرار، معرفت کی بہار، قلب کا نکھار اور رفعت ذہنی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ بزرگوں کے کارناموں کو منظر عام پر لانا بذات خود بہت بڑا کام ہے۔ اور پھر جب کارنامہ اس نوعیت کا ہو کہ جس کی معنویت اور افادیت ہر دور میں مسلم ہو تو پھر اس بڑے کام کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اس اشاعت کے حوالے سے اس عاجز کا یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ مختلف تذکروں، تاریخوں اور دوسری کتابوں میں حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے بارے میں جو کچھ قلم بند کیا گیا ہے اسے یکجا اور مرتب کر کے شائع کرنا چاہئیے تاکہ ہماری نئی نسل کو اپنے بزرگوں کی سیرت سے آگاہی ہو سکے۔ اکیسویں صدی کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام روحانی بزرگوں کے کارناموں کو آسان زبان میں از سر نو مرتب کرنا پڑیگا۔ تاکہ جدید ذہن ان سے پوری طرح ہم آہنگ ہو سکے اور اپنے بزرگوں کے کارناموں کا صحیح تناظر میں جائزہ لے سکے۔ یہ کام اگرچہ مشکل اور صبر آزما ہے، کسی نہ کسی کو یہ کام انجام ہی دینا ہے۔ اس عاجز کو یقین ہے کہ مرتب اور حضرت موسیٰ پاک شہید سے محبت رکھنے والے اس اہم کام کی طرف بھی ضرور توجہ کریں گے۔

www.musapakshaheed.com

Preface

TAISEER UL SHAGHILEEN...... OPENINGS-UNTO-SELF REALIZATION

BY: DR. SHAHZAD QAISER.

Taiseer ul shaghileen is a treatise on *Gnosis* (Irfan).

The book is a manifestation of Islamic Spirituality. It delineates the steps a novice has to take during the Spiritual voyage reaching the state of annihilation. The theme of the book centers around the remembrance of God (dhikr Allah) which is essentially forgetfulness of the hman self (nafs-i-ammarah) and for that the canonical and supererogatory prayers play a vital role.

Gnosis is not a part time affairs. It is total commitment with God involving the whole man. It fosters a direct contact with God which essentially is a contact with roots of one's own being. This vision of God characterizes the reality of Gnosis. The principal idea of the book is to distinguish between the Real and the Illusory and to remain concentrated on the Real. The concentration on the One leads to corresponding detachment from the non-divine. In this method of meditation, prayer becomes a dialogue, a contact and a vision. Man starts living permanently in Divine Presence.

Hazrat Musa Pak shaheed says:

> ' listen o' Saint (Durwash). Be present. Reality is present in its Transcendence and Glory in the Outward and the Inward. He is witnessing every moment and every state. It is your great loss that by diverting the eye of the heart from Him and by distancing it from His vision you see towards other. You follow other ways by discarding the way of His will. Separate all these others from your heart and concentrate on Allah alone. Detach yourself from otherness and be attached with the Absolute. In all things of the world in which you see beauty, majesty and perfection, it is essentially the manifestation of His Beauty, Majesty and Perfection. Any seer wherever he may be is the fruit of His seeing and where you are acquainted with one who knows, it is agian the fact of His Knowledge and Wisdom. Thus, it is necessary that you move from manifestation to the Absolute: from multiplicity to Unity and turn your direction from constraint to Freedom. Though man by dint of his body is engulfed in carnal desires yet due to the subtlety of the Spirit he is also very subtle for he absorbs the colour of that to which he diverts his attention. And wherever he fixes his heart he obeys his commands. Thus, o' friend try and hide yourself from your eyes. Adopt the vocation which engages you with Reality and which frees you from yourself. Deepen this vocation to such an extent that it becomes part of your essence and your existence is detached from you.'

Hazrat Syed Musa Pak Shaheed Gilani in this treatise has pointed towards Islamic intellectuality and spirituality. He not only gives a doctrine which is

www.musapakshaheed.com

contained in the Shahadah but also lets us know about the effective methods of realization.

The study of this book reveals that:-

The Quran is a Divine book with celestial aura and it has to be recited with spiritual receptivity. The novice must realize that the tongue is merely a medium he is hearing the speech from the Divine Himself.

The love and respect for the Prophet is exceedingly imperative in this spiritual journey. It is an accomplished fact that the Prophet is the Beloved of God. He is the Chosen and the intermediary. Love of God is testified by the love of the Prophet. The Prophet is visibly hidden but in reference to the attributes of spirituality, he is openly manifest in the eyes of the seer and the men of insight. The Prophet is the Most Perfect Man. No one can attain light except him.

The role of the Spiritual Master (Murshad) is pivotal in the path of Gnosis. The novice has to orient his life totally arround him. The love of the Spiritual Master is the love of God. The novice has no other object than the Divine Itself.

The saint enjoins on his followers to have a total commitment with God which necessitates an equal commitment with the living prophet of Islam. It is the reality of Muhammad by virtue of which we come into contact with the reality of God.

The message of Musa Pak Shaheed has a great relevance for the modern times which have turned the religious doctrine into abstract philosophy; the methods of realization into mechanical rituals and inherent virtues into mere moral and social values. The need of the contemporary man is to have a living relation with God for, in the ultimate analysis, *religion is an experience.*

"HAZRAT MAKHDOOM-UL-KUL AL-SYED ABUL HASSAN MUHAMMAD JAMALUDDIN MUSA PAK SHAHEED GILANI, a descendant of HAZRAT GHAUSAL AZAM SHAIKH SYED ABDUL QADIR JILANI, born at Uch Sharif in 952 A.H. He received instruction in Aloom-i-Sharia from his allustrious father Makhdoom Syed Hamid Jahan- " Ganj Bakhsh" and traversed the paths to spiritual heights under his guidance. He Spent a great part of his life in Agra, Dehli, Fateh-pur Sikri and the Daccan, propagating the doctrine and practice of Islam. He was held in great esteem for his deep love for Islam, his piety, his affection for people and his spiritual attainments. Who-so-ever came in contact with him was in inspired and felt enamoured of his charming personality. He had his followers not only in this country Pakistan but also in Afghanistan, Iran, India and Balakh & Bukhara i.e., Central Asia. Among others, Shaikh Abdul Haq Mohades Dehlvi, a renowned scholar of Hadith was a passionate devotee of the saint. He observes that his spiritual leader (Murshed) strove hard for the revival of Islam and to check the wave of Kufr-o-Ilhad during the reign of the Mughal King Akbar. Hazrat Musa Pak was martyred on 23rd Shaban, 1010 A.H. He was buried at Uch Sharif but his blessed body was subsequently removed first to the village of Mouza Mangha Hatti and afterwords to Multan for burial. His descendants, the dynasty known as "GILANI".

www.musapakshaheed.com

مقدمہ

"سیر الشاغلین .... اور اکیسویں صدی

ڈاکٹر مہر عبدالحق

انسانی شعور نے جب پہلی مرتبہ آنکھ کھولی تو اس کے ارد گرد بے پناہ طاقتوں اور ہیبتناک قوتوں کے عجیب و غریب مظاہر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ ــــــ اس کے ناپختہ شعور نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے نقصان پہنچانے والی چیزوں اور نفع دینے والے مظاہر دونوں اس لائق ہیں کہ وہ ان کے سامنے جھک جائے اور وہ انکی خوشامد کر کے ان سے مفادات حاصل کرے۔ اس طرح نفع و ضرر اور امید و خوف انسانی شعور کا وہ معیار بن گیا جس پر اُلوہیت (Divinity) کو پرکھا جانے لگا۔ چونکہ وہ ان جابرانہ یا گریز پا قوتوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتا تھا اس لئے اس نے ان کے آگے سر تسلیم خم کر لینے میں اپنی عافیت دیکھی۔ کچھ وقت کے بعد اس کا شعور آگے بڑھا، اشیائے فطرت آہستہ آہستہ اس کے قابو میں آنے لگیں، اس نے چیزوں کی ماہیت سمجھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ فطرت تو کسی ایک مقام پر ٹھہرتی ہی نہیں، ہر لمحے بدلتی چلی جارہی ہے۔ بڑے بڑے مظاہر مثلاً سورج، چاند ستارے وغیرہ طلوع ہو کر پھر غروب ہو جاتے ہیں۔ فطرت کی کوئی چیز سکون آشنا نہیں ہے۔ لمحہ بہ لحہ بدلتی رہتی ہے جو چیز بدل جانے والی ہو وہ اس کی امیدوں کا مرکز کیسے بن سکتی ہے۔لہذا انسان کی اطاعت کے لائق آفلین میں سے نہیں بلکہ قائم بالذات ہی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ غروب ہو جانے والے مظاہر ارض و سماوات خدا نہیں ہوسکتے۔ قرآن حکیم: فلما جن علیه الیل راکوکباً قال‌هذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین (٦:٧٧) چنانچہ عہد طفلی کے اس شعور کے سامنے یہ سوال اُبھرنے لگے:

۱۔ فطرت کا رنگ روپ، انداز، رویہ بلکہ حُسن و قُبح تک ہر لمحے بدلتا رہتا ہے جیسے یہ کوئی بے چین، مضطرب، پریشان، متحرک، ہر دم رواں دواں اور سکون نا آشنا وجود ہو۔ گویا استقلال صرف تغیر کو حاصل ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ہستی ایسی بھی ہے جو مستقل، قائم بالذات اور غیر مبدل ہو؟

۲۔ دوسرا سوال جو عہد عتیق کے انسان کے ذہن میں اُبھرا یہ تھا کہ کیا حقیقتِ مطلق (Absolute Reality) ایک ہے یا ایک سے زیادہ ہیں؟

۳۔ اس حقیقت مطلقہ کی ابتدا کیا ہے، انتہا کیا ہے، کنہہ کیا ہے، صفات کیا ہیں؟

۴۔ اس کے اجزاءِ ترکیبی، اسکی حالتیں یا شئون یا بنیادی عناصر کا باہمی تعلق کیا ہے؟

۵۔ کیا اس حقیقت مطلقہ کو اُلوہیت (Divinity) کا مقام دیا جاسکتا ہے؟

ڈاکٹر مہر عبدالحق کو اُن کی مسلسل علمی، ادبی و تحقیقی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان نے "پرائیڈ آف پرفارمنس" کا ایوارڈ دیا ہے اور اکادمی ادبیات پاکستان نے تاحیات فیلوشپ کا اعزاز بھی بخشا ہے۔

www.musapakshaheed.com

۶- کیا کائنات (Universe) کسی حسین ترتیب یا ترکیب سے مربوط ہے؟

۷- کیا اس میں کوئی توازن اور تناسب بھی ہے؟ اگر ہے تو کیا اس میں کوئی مقصدیت بھی کار فرما ہے؟

۸- کیا اس دنیا کے علاوہ، جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، کوئی اور دنیا بھی ہے جسے ہم مابعدالطبیعات (Metaphysical World) کہہ سکیں؟

۹- اس دنیا کا اس دنیا سے کیا تعلق ہے؟ یہ تعلق کس نے پیدا کیا ہے اور کیوں؟

حق - کے متلاشیان کو ان سوالوں کے جواب پیغمبران عظام علیہم السلام کے ذریعے وقفے وقفے کے بعد اور جزواً جزواً ملتے رہے۔ جزواً جزواً اس لیے کہ انسانی عقل و شعور ابھی ناپختہ اور صداقتِ تامہ کے کلی ادراک سے قاصر تھا۔ انسانی عقل حقیقتوں کے سمجھنے کے لئے حواس کا سہارا لیتی ہے اور حواس صرف مقرون اشیاء کا ادراک کر سکتے ہیں جبکہ حقیقت مطلقہ بے مثال اور منفرد ہے اور اسکی ہلکی سی جھلک بھی بصارت کی بجائے بصیرت دیکھ سکتی ہے۔کیونکہ "بصیرت Insight ایسی زبردست قوت ہے جو زمان و مکان Time and space کی مضبوط دیواروں کو بھی توڑ کر لازمان اور لامکان کی سلطنت میں داخل ہو جاتی ہے اس لئے انسانی دل و دماغ کو ارتقاء کے اس اعلیٰ اور ارفع مقام تک پہنچنے کیلیئے صدیوں کی تعلیم اور عملی تربیت کے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔ ان مراحل کے دوران عقل و شعور کے سامنے صرف فلسفے اور منطق کی راہیں کھلی تھیں جن میں ظن و گمان اور اندازہ و تخمین کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ ظن و تخمین سے تحیر (Wonder) کے دروازے تو کھل جاتے ہیں لیکن ایمان اور یقین (Belief and Faith) سکینت اور طمانیت بخشی کا لازوال خزانہ ہاتھ نہیں آتا۔

اس میں شک نہیں کہ علم حاصل کرنے کیلئے دل و دماغ کی قوتوں کو مجتمع کر کے حل طلب مسئلے پر مرکوز کر دینا بھی ضروری ہے لیکن صرف یہی ایک طریقہ کافی نہیں ہوتا۔ اس کے لئے قلب و نظر کی تطہیر کے ساتھ اور بھی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ پھر بھی اس سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ "العلم" نہیں کہلا سکتا۔ العلم وہ خالص علم ہے جو انبیاء کرام کو بذریعہ وحی ربانی عطا ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں اپنے آخری نبی حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبل از نبوت کے بعض واقعات اور تجربات یاد دلاتے ہوئے ایک آیت جلیلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"و وجدک ضالاً فھدی" (۹۳: ۷)

اس ہدایت کاملہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قلب و نظر کے مکمل اطمینان کی دولت مل گئی اور ان تمام سوالوں کا حتمی جواب مل گیا جو سطور بالا میں مختصراً لکھے جا چکے ہیں۔ توحید باری تعالیٰ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا۔

قل ھو اللہ احد O اللہ الصمد O لم یلد و لم یولد O ولم یکن لہ کفواً احد (۱ تا ۴: ۱۱۲)

حقیقت کاملہ کے اس انکشاف نے تلاش اور جستجو کے سب دروازے بند کر دیئے۔ اب اگر کوئی شخص از سر نو "تلاش حق" کے راستے پر گامزن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو گویا وہ جاء الحق و زھق الباطل (۸۱: ۱۷) یعنی حق آ گیا ہے اور باطل چلا گیا ہے کیونکہ بے شک باطل کو جانا ہی تھا" کی آیت جلیلہ کا منکر ہے اور ختم

www.musapakshaheed.com

نبوت کے توڑنے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ جس "حق" کی تلاش انسانیت کو صدیوں سے پریشان کر رہی تھی وہ حق اپنی تمام جزئیات اور عقل و شعور کے جملہ شکوک و شبہات کے ازالے کے ساتھ نہ صرف "موجود" کر دیا گیا ہے بلکہ اسے لفظاً و معناً تا قیامت محفوظ و مامون بھی بنا دیا گیا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسط سے ملنے والی "وحیِ ربانی" کا کتنا بڑا احسان ہے پوری انسانیت پر کہ اس نے اسے تلاش و جستجو کی صعوبتوں سے بچا لیا ہے۔ اب علم صحیح کے حاصل ہو جانے کے بعد ظن و تخمین کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی۔ صداقت ہر پہلو سے صاف اور واضح ہو کر سامنے آچکی ہے۔ اور الوہیت کے بارے میں جو بھی سوال تھے سب کے مکمل اور شافی جواب دے دیئے گئے ہیں۔ لہذا تصوف کے معنے اگر "تلاشِ حقیقت" تک محدود کر لئے جائیں تو واضح رہے کہ اسلام کے اندر اسکی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسلامی تصوف کیا ہے ——————— اور اولیائے کرام نے اس کے ذریعے تبلیغ دین کو اہمیت کیوں کر دی تاکہ اکیسویں صدی کی دہلیز پر پہنچی ہوئی نسل اس کے ثمرات سے افادہ حاصل کر کے اپنی دنیا اور آخرت میں فلاح پا سکے۔ علماء اور اتقیاء و دانشور ہمیں بتاتے ہیں کہ اسلامی تصوف کی بنیاد اس واضح حدیث قدسی پر رکھی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ

"میں ایک چھپا ہو خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں، پس میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا"

واضح رہے کہ حقیقت کبریٰ، خالق ارض و سماوات، وجود واجب و مطلق کی "ذات" کی پہچان کوئی آنکھ نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے ادراک میں صرف مقرون اشیاء آسکتی ہیں جبکہ حقیقت مطلقہ حد و مقدار اور ابعاد ثلاثہ وغیرہ سے پاک تجریدی وجود واجب ہے۔ لہذا اسکی پہچان یا معرفت اسکی صفات کے ذریعے ہو سکتی ہے جو کل یوم هو فی شان (۲۹:۵۵) کے رنگ میں ہر لمحے نئے پرو میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ نور السموٰت والارض (۲۴:۳۵) ہے۔ سماوات اور ارض کی جملہ مخلوقات دو طرح کی ہیں یا تو یہ شیشے کی مانند شفاف (Transparent) ہیں جیسے ملائکہ وغیرہ۔ جن میں سے روشنی کی شعائیں گزر کر باسانی پار نکل جاتی ہیں۔ یا یہ جمادات کی طرح غیر شفاف یعنی (Opaque) ہیں جو روشنی کی شعاعوں کو قبول ہی نہیں کرتیں، اوپر کی سطح پر رہ جاتی ہیں۔ اشیاء کی کثافت انہیں غوص نہیں ہونے دیتی۔ اللہ سماوات والارض کا نور ہے تو اسکی تمام صفات بھی تجلیاتِ انوار ہیں جو شیشے کی طرح کی مخلوق کے پار نکل جاتی ہیں۔ اور پتھر جیسی کثیف مخلوق کے اندر داخل ہی نہیں ہوتیں۔ مذکورہ حدیث قدسی میں لفظ "پہچانا جاؤں" کا تقاضا یہ تھا کہ جملہ مخلوقات میں سے کوئی ہستی ایسی ہو جو انوارِ ربانی کو اپنے اندر جذب بھی کر سکے اور پھر سیرت و کردار کے آئینے کے ذریعے جذب شدہ انوار کو اپنے دائرہ اختیار و ارادے کی حد تک منعکس بھی کر سکے۔ ملائکہ کے پاس روح تھا۔ لیکن جسم نہیں تھا۔ پتھروں جیسی کثیف چیزوں کے پاس جسم تھا روح نہیں تھی۔ اور (i) علم (ii) عقل و فہم، (iii) احساسات (iv) اور اختیار و ارادے سے یہ دونوں عاری تھے۔ "پہچانا جاؤں" کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ان چار صفات کی بھی ضرورت تھی تاکہ انجذاب تجلیات میں آسانی ہو۔

قدرت کاملہ نے کیا یہ، کہ شیشے کی مانند شفاف مخلوق کی پشت پر جسم کے زنگار کی ایک ہلکی سی تہ چڑھا دی اور

www.musapakshaheed.com

یوں ایک آئینہ بن گیا جو نور کو نہایت خوبی کے ساتھ منعکس کر سکتا تھا۔ اب اس استعاراتی آئینہ نما مخلوق کے اندر اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے اپنی روح میں سے کچھ پھونک دیا تو علم، فہم، احساسات ، اور اختیار و ارادے کی صفات عطا کر کے اشعۂ نور کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت بھی بخش دی۔ اور اس طرح انسان بہت بلند و بالامقام (Status) کے ساتھ وجود میں آ گیا۔ یہ Status اسے بطور امانت عطا کیا گیا تھا۔ امانت میں وہ خیانت بھی کر سکتا تھا، اپنی انسانی ذات کو تحفظ دے کر مضبوط و توانا بھی بنا سکتا تھا اور اسے توڑ پھوڑ بھی سکتا تھا۔ اسکی صلاحیتیں نہایت کار آمد مگر ناقص اور نامکمل تھیں۔ خالق اکبر نے ایک اور مہربانی یہ کی، کہ اسے شکست و ریخت سے بچانے کیلئے رشد و ہدایت کا طویل سلسلہ جاری کر دیا جو بالآخر حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پر ختم کر دیا گیا کیونکہ انسانیت لاکھوں سالوں کی آزمائشوں اور خطاؤں Trials & Errors کے بعد عقل و شعور کی بلوغت کو پہنچ چکی تھی اور ہدایت ربانی کو بھی اتمام و تکمیل کی آخری حد تک پہنچا دیا گیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرائض رسالت نہایت حسن و خوبی سے سر انجام دے کر اور کتاب اللہ اور اس پر اپنے طریق عمل کو امت کی رہنمائی کیلئے چھوڑ کر اس دنیا سے تشریف لے گئے تو خلافت علیٰ منہاج النبوت سامنے آئی۔ ان خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کے بعد اولیائے کرام نے تعلیم و رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا اور یوں عمل تواتر کے ذریعے ترسیل شعائر اسلامی میں کوئی کمی پیشی نہ ہو سکی۔ ملوکیت نے صوفیائے غلط پندار کی حوصلہ افزائی کر کے، اپنے ظالمانہ رویوں کو جائز قرار دینے کی خاطر علمائے سوء کو آگے بڑھانے کی مذموم کوششیں کیں لیکن صاف باطن، پاک سیرت، بلند کردار اور قرآن و سنت کی تعلیمات پر سختی سے عمل کرنے والے عالم فاضل اولیائے کرام نے جابر سلاطین کے سامنے بھی حق گوئی اور بیباکی سے کام لے کر دینِ برحق کو اپنے اصلی رنگ میں برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ گو اسرائیلیات کی پے در پے یورشوں سے عقائد و عمل کی بنیادیں متزلزل ہوتی رہیں پھر بھی ان صاحب نظر بزرگوں کے قائم کردہ تربیت اور تبلیغی سلسلوں نے عوام الناس کو راہِ راست سے بھٹکنے نہ دیا اور تزکیۂ نفس کے مختلف طریقوں سے روحانی دنیا کو پاک و منزہ بناتے رہے۔

ملوکیت اور اس کے مفاد پرست کارندے تبلیغ کی مؤثریت سے گھبرا گئے تو انھوں نے اس کا دائرہ کار محدود کر دیا۔ اور اسکی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کر دی جن کے قول اور عمل میں تضاد تھا۔ اس حکم الٰہی
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ۔ (۳:۱۱۰)
کی مؤثریت سے صرف پرانے وقتوں کے بادشاہ ہی خوفزدہ نہیں ہوئے تھے آج کی وہ سپر پاورز بھی لرزہ براندام ہیں جنھوں نے شہنشاہت سے کہیں زیادہ آزادی اور خود مختاری پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بات ہمیں ایک اسلام دشمن مصنف کی کتاب پڑھنے سے معلوم ہوئی جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حکم کو اسلام کے بنیادی ارکان میں شمار کرتا ہے اور اسے خنجر اسلام (The Dagger of Islam) کا نام دیتا ہے۔ اس نے ارکان دین کی فہرست میں کلمہ طیبہ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے کیونکہ توحید اور رسالت اسلام کی آئیڈیالوجی ہے اور باقی تمام ارکان اس آئیڈیالوجی کو مشہود (Actualise) کرنے کے ذرائع ہیں۔ دوسرے نمبر پر اس نے امر بالمعروف و

www.musapakshaheed.com

نہی عن المنکر کو رکھا ہے اور اس کے بعد باقی چار ارکان یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو درج کیا ہے۔ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے عملی پروگرام سے خوفزدہ اس لئے ہے کہ اس کے ذریعے باقی تمام ارکان کو تقویت ملتی ہے اور اسلام کی عمارت کے انہدام کا کوئی احتمال اور خدشہ نہیں رہتا۔ ہمارے اولیائے کرام اس رکن کی اہمیت کو بخوبی سمجھتے تھے چنانچہ ان کے جاری کردہ سلسلہ ہائے عالیہ سبھی کے سب لازمی تعلیم کے اس پروگرام پر عمل پیرا رہتے ہیں

ان اولیائے کرام کی زندگی کا ہر لمحہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ حسنہ کی مکمل پیروی میں گزرتا ہے اور ان سے بھول کر بھی کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوتا جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو یا جو ایمان و عمل میں تضاد پیدا کرے۔ چونکہ انکی زندگی کا مقصد عوام کی اصلاح ہوتی ہے اس لئے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخشندہ مثال کی متابعت کرتے ہوئے "بے ہمہ" اور "باہمہ" رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ پیر دستگیر حضرت سیدی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ "بے ہمگی اور باہمگی" کے محمدی رنگ میں بدرجہ اتم رنگے ہوئے تھے۔ آپ کا جاری کردہ طریق صباغ یعنی سلسلہ قادریہ بھی اسی پاک اور منزہ اصول کی تبلیغ کا ذریعہ ہے جو اپنے ارادتمندوں کی جھولی حق و صداقت کے دائمی فیوض و برکات سے بھر دیتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے مرشد خانوادہ کیلئے دل کی گہرائیوں سے اخبار الاخیار میں دعا مانگتے ہیں کہ

باد یارب تا قیامت دولت جیلانیاں
کم مباد از قدرت حق صولت جیلانیاں

اکیسویں صدی میں داخل ہونے والا نوجوان اکتایا ہوا اور بے زار (Frustrated) دکھائی دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے تند مزاج (Aggressive) بنتا جا رہا ہے۔ اسے کہو کہ فلاں کام نہ کرو اور فلاں کام کرو تو وہ بھڑک اٹھتا ہے۔ اور جواباً کہتا ہے کہ تم کون ہوتے ہو مجھے نیک و بد سمجھانے والے؟ میں بخوبی جانتا ہوں کہ میرے لئے کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ ایسے خود سر نوجوان کو پیار، ہمدردی اور پر خلوص رہنمائی کی ضرورت ہے۔ یہ وہ اوصاف جمیلہ ہیں جو سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیروکار نہایت حسن و خوبی کے ساتھ پیدا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ سالکین کو ایسے نصاب کے مطابق تربیت دی جائے جو قدیم اور جدید عناصر تصوف کے امتزاج سے ترتیب دیا گیا ہو اور جو قرآن و سنت کی تعلیمات کا تکملہ ہو۔ **ولی العصر حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کی گراں قدر تصنیف "تیسیر الشاغلین" کو یہی امتیاز حاصل ہے۔**

"ذات انسانی" (Human Self) میں نور خداوندی کو جذب اور منعکس کرنے کی صلاحیت کو کیسے ابھارا جائے، اسی سوال کو باحسن طریق حل کرنے کیلئے ہمارے اولیائے کرام نے اذکار و اوراد کی مشقیں ترتیب دی ہیں۔ انسانی ذات کے اندر یہ امکان رکھ دیا گیا ہے کہ وہ علی حد بشریت نشو و ارتقاء حاصل کر سکتی ہے۔ اس کے سامنے صفات ربانی کا معیاری نمونہ رکھ دیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ ان صفات کو اپنا آئیڈیل بنا لو اور ان کو اپنی شخصیت کے

www.musapakshaheed.com

اندر جذب کرتے چلے جاؤ- تمہاری شخصیت مضبوط اور توانا بن جائیگی- اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ عظیم چیز ٹوٹ پھوٹ جائیگی اور تم مایوسی اور ناکامی (Frustration) کا شکار ہو کر اسے ضائع کر بیٹھو گے

قرآن حکیم: فالھمھا فجورھا و تقوٰیھا (۵) قد افلح من زکٰھا (۵) و قد خاب من دسھا○(۸ تا ۱۰:۹۱)

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسماء الحسنیٰ کہلاتے ہیں- عام طور پر انکی تعداد ننانوے بتائی جاتی ہے- یہی وہ صفات ربانی ہیں جو ہماری شخصیت کی نشو و ارتقا کیلئے آئیڈیل معیارات ہیں- ان کے معانی اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد اگر انہیں مشق کے طور پر زبان و قلب و فہم کی قوتوں کو یکجا کرکے بار بار دہرا لیا جائے تو جن صفات کے حامل اسماء الحسنیٰ ہیں وہ صفات بحد بشریت سالک کی سیرت اور کردار کا جزو لاینفک بنتی چلی جائینگی اور یوں آہستہ آہستہ جذب و انعکاس کا وہ عمل پورا ہوتا چلا جائیگا جس کا ذکر ہم فریضۂ انسانی کے نام سے اوپر کر چکے ہیں-

علم نفسیات اب تو سائنس کی حد تک منتظم ہو چکا ہے- تاہم اس کے اولین ماہر اور اس پر عمل پیرا ہونے والے ہمارے اولیائے کرام تھے جو مصلحین، مرشدین، معلمین اور مبلغین ہونے کے ناطے سے علم و عمل میں کامل اور پابندیٔ شریعت میں راسخ بزرگ تھے- سالکین اور شاغلین کی تربیت کیلئے انہوں نے جو نفسیاتی طریقے استعمال کئے ان کے کامیاب نتائج دیکھ کر یورپ کے ماہرین نفسیات ششدر رہ گئے- انہوں نے اپنے طور پر تجربات کرکے یہ اصول دریافت کیا کہ خارجی اور داخلی ایمایابی (Suggestion and Auto Suggestion) ایسی بے پناہ قوت ہے جو یقینی طور پر اور قلیل مدت میں قلب و نظر کی برائیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے اور سیرت و کردار کو اعلیٰ معیار پر لا سکتی ہے- چنانچہ انہوں نے یہ طریقہ وضع کیا کہ جو شخص اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے وہ خود ایمائی (Auto Suggestion) کے اصول پر نصف شب کے بعد نیم بیداری کی حالت میں اپنے آپ کو اپنے نام سے مخاطب کرکے پر اعتماد لہجے میں بار بار یہ کہے کہ ہر روز، ہر طرح سے، بہتر اور بہتر ہوتا چلا جاؤں گا- (یا فلاں خرابی کو دور کر دوں گا) چند دنوں یا ہفتوں کے بعد جب اس کے اندر ایمان اور یقین پیدا ہو جاتا ہے تو وہ پہلے کی طرح اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ میں تو ہر روز، ہر طرح سے، بہتر اور بہتر ہوتا جا رہا ہوں- (یا فلاں خرابی دور ہوتی جا رہی ہے) اب واقعی اس کے اندر بہتری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں- اس مشق کو جاری رکھا جاتا ہے- تاوقتیکہ اس کے یقین میں پختگی نہ آجائے- اس کے بعد تیسری اور آخری مشق کے طور پر اپنے آپ سے کہا جاتا ہے کہ اب میں واقعی ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہوں اور اب میرے بھٹک جانے کا کوئی احتمال نہیں ہے- ان مشقوں سے فی الحقیقت کردار و عمل میں ایسی تبدیلی آجاتی ہے کہ انسان کے اندر سیرت فولاد پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے عزم راسخ سے تمام شکوک و شبہات خارج ہو جاتے ہیں آپ نے دیکھا کہ یہ بالکل وہی اصول ہے جس پر اذکار، اوراد اور وظائف قلب کی تطہیر و تزکیہ کا کام کرتے ہیں- سالک بار بار کی دہرائی کے اسی عمل سے صفات ربانی (اسمائے الحسنیٰ) کو اپنے اندر اُتارتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے ظاہر و باطن کے وجود سے ان صفات کی کرنیں پھوٹنا شروع ہو جاتی ہیں اور اس کا قول و عمل ان صفات کے انوار و تجلیات کا مظہر بن جاتا ہے- احکامِ شریعت اور شعائر اسلامی کی پابندی کا مقصود بھی یہی ہے کہ زندگی کی اعلیٰ اور ارفع قدروں (Value) کو صرف زبان و کلام تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں روزمرہ کے معمولات زندگی کا جزو اعظم بنالیا جائے- اسلام نے رہبانیت یعنی ترک دنیا اور ترک علائق کو سختی سے منع کیا ہے تو اسی لئے کیا ہے کہ دنیا کے

www.musapakshaheed.com

بغیر دین اور دین کے بغیر دنیا کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ بہشت جاودانی کی طرف جو شاہراہ جاتی ہے وہ بھرے بازاروں اور گلی کوچوں میں سے ہو کر جاتی ہے۔ ان سے بائی پاس کر کے نہیں جاتی۔

ان اذکار و وظائف اور اوراد کو اصطلاحاً اشغال اور ان کی مشق کرنے والے سالک کو شاغل کہتے ہیں سلسلۂ عالیہ قادریہ کے محی الدین ثانی[1] حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کی گراں بہا تصنیف "تیسیر الشاغلین" تربیتی نصاب کی کتاب ہے جو مبتدی کو منتہی بنا دینے میں بڑی کار آمد ہے۔ تیسیر کے معنے آسانی اور سہولت کے ہیں گویا یہ کتاب شاغلین کو کسی مشکل میں نہیں ڈالتی بلکہ ان کے لئے آسان اور باسہولت نصاب پیش کرتی ہے۔

"تیسیر الشاغلین" میں دیئے گئے اوراد و وظائف سے ہر ذہنی سطح کا شخص اپنی خواہش، ضرورت اور استطاعت کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے۔ طویل اوراد ان لوگوں کے لئے ہیں جو منازل سلوک طے کرنے کے بعد عوام الناس کے رشد و ہدایت کی ذمہ داری اپنے سر لینا چاہتے ہیں۔ مختصر لیکن نہایت مؤثر وظائف و اذکار ان احباب کے لئے ہیں جو اپنی دنیاوی زندگی کو حرص اور ہوس اور دوسری آلودگیوں سے پاک صاف رکھنا چاہتے ہیں روح کی بالیدگی کے لئے ان اذکار سے زیادہ مؤثر نصاب اور کوئی نہیں ہے۔ ارتکاز توجہ کے اسی عمل سے خالق اور خلق کے درمیان حائل پردے اٹھ جاتے ہیں۔ آہ سحر گاہی کی پکار کو تمغۂ قبولیت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ اضطراب قلب و نظر کو سکون و طمانیت کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور ذات انسانی کی فعالیت کو توازن اور تناسب کا حسن مل جاتا ہے۔ دین کے اندر شدت آرزو ہی سب سے زیادہ طاقتور جذبہ ہوتا ہے اور اسی کو ایمان کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ شدت آرزو کا یہ جذبہ دعا بن کر ابھرتا ہے تو ارباب قضا و قدر کے سینے متلاطم ہو جاتے ہیں اور در حق سے قبولیت اور استقبال کے لئے چل پڑتے ہیں۔

پوری انسانیت ــــــــــــ محی الدین ثانی حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کی ممنون احسان ہے، جنہوں نے "تیسیر الشاغلین" میں ان کے لئے اذکار و اوراد وظائف و ادعیہ کو نہایت خوبی کے ساتھ ترتیب دے کر ایک انمول خزانہ جمع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر پیر ان کے فیوض و برکات کے طفیل ینگ گیلانی ایسوسی ایشن ملتان کے اراکین کے سینوں کو بھی منور کر دے جنہوں نے اس خزانے کو عام کر دینے کا اہتمام کیا ہے۔ اور توفیق عطا فرمائے کہ اپنے عملی پروگراموں کو جدید طریق ہائے تبلیغ و اشاعت پر استوار کر کے اپنے اسلاف کی عظیم الشان روایات کو آگے بڑھائیں۔ آمین

○

---

[1] محی الدین:۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ارتقائی اور تکمیلی مدارج میں ایک مرتبے کا نام ہے جس طرح دوسرے سلسلوں میں ابدال، غوث، قطب وغیرہ ہوتے ہیں۔ حضرت غوث الثقلین پیر دستگیر السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اس آخری مرتبے پر فائز تھے۔ اس سے بالاتر مرتبہ صمدیت کا ہے جسے ابھی ظاہر ہونا ہے۔ اس سے اگلا بلند مقام نبوت کا ہے جو اب ہمیشہ کیلئے ختم ہو چکا ہے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید اپنی گراں قدر تصنیف تیسیر الشاغلین میں سالکین کو درویش کہہ کر پکارتے ہیں جو قادریہ مراتب میں نواں مقام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود ان کا مقام یقیناً بلند تر ہے۔ چنانچہ آپ کو محی الدین ثانی کہنے والے حق بجانب ہیں۔

www.musapakshaheed.com

جائزہ

تیسیر الشاغلین...... قادریہ سلسلہ کا نصاب

رضا علی عابدی
(بی بی سی، لندن)

www.musapakshaheed.com

بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے اسلاف کی امانتوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں ان سے خود بھی فیض اٹھاتے ہیں اور ان امانتوں کے فیوض و برکات کو چار دانگ عالم میں پھیلاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ پاک شہید کی تاریخی تصنیف "تیسیر الشاغلین" کے بارے میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اسے سلسلہ قادریہ کے نصاب کی حیثیت حاصل ہے۔ اگرچہ اس کتاب کے چند قلمی نسخے مختلف مقامات پر موجود اور دستیاب ہیں اور یہ کتاب ایک بار اشاعت پذیر بھی ہو چکی ہے لیکن اشاعت و طباعت کی جدید سہولتوں سے استفادہ کرتے ہوئے اور ترتیب و تدوین کی عرق ریزی کی منزلوں سے گزر کر "تیسیر الشاغلین" کی اب جو اشاعت اردو میں ہو رہی ہے یہ ایک بزرگ کامل کو اس کے عقیدت مندوں کا بہت بڑا خراج ہے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید کے وظائف اور آپ کی دعاؤں کا یوں یکجا ہونا اور زمانے کی دستبرد سے محفوظ رہنا کسی معجزے سے کم نہیں۔ اور اب مترجم کی رحلت کے بعد مصحح نے اس کی ترتیب و تدوین اور طباعت و اشاعت میں جو مشقت فرمائی ہے اس کا اجر وہ امام عالی مقام حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے دربار سے پائیں گے جہاں سے پھوٹنے والے فیوض کے چشموں سے سرزمین ملتان تاقیامت سیراب ہوتی رہے گی۔

جو لوگ تحقیق اور تدوین کی مشقت سے اور پھر اسکی تکمیل سے حاصل ہونے والی راحت اور سرشاری کے احساس سے واقف ہیں وہ "تیسیر الشاغلین" کے مرتب پر رشک کریں گے۔ خود میں یوں سوچتا ہوں کہ کاش یہ سعادت مجھے حاصل ہوئی ہوتی۔ کاش یہ رحمتوں کا سایہ میرے سر پر بھی ہوتا۔

میری چشم تصور دیکھ رہی ہے کہ سلسلہ قادریہ سے وابستگی رکھنے والوں کو اس تاریخی تصنیف کی جدید اشاعت کیسی ذہنی آسودگی اور روحانی طمانیت عطا کرے گی۔

خدا کرے یوں ہو کہ حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہ دعا قبولیت کے اعلیٰ ترین مدارج تک پہنچے کہ

"اے اللہ!

ہماری اور تمام مسلمانوں کی عاقبت بالخیر کردے"

○

ذکر حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

برصغیر کی تاریخ میں نویں صدی ہجری اس لئے اہم ہے کہ اس میں انتظامی و سیاسی عدم استحکام اور مذہبی و روحانی انتشار سے فکر و نظر کے پُرانے رویوں میں تبدیلی شروع ہو گئی اور مسلم سوسائٹی میں نئی اقدار اور نئے رویوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ ہندو اکثریتی مخلوط معاشرہ کے اندر اسلامی کلچر کو اپنے احیائے جدید کیلئے ایک منظم روحانی تحریک کی ضرورت تھی، ایسے عالم میں خالق کائنات نے عنایت خاص فرمائی اور اشاعت اسلام اور اصلاح احوال کیلئے سلسلہ عالیہ قادریہ برصغیر میں بھرپور طریقہ سے متحرک ہوا اور یہ دینی اور اصلاحی تحریک اسی تحریک کا تسلسل و احیاء تھی جو بغداد میں چھٹی صدی ہجری میں اسکے مؤسس حضرت غوث الاعظم پیران پیر دستگیر سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے شروع کی تھی۔ اسوقت بھی مسلم معاشرہ عقیدہ اور عمل کے تضاد میں مبتلا تھا گمراہ عقل پرست کتاب اور سنت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر رہے تھے اسلام کا کلچر اپنی بنیادوں سے سرک گیا تھا ان حالات میں حضرت غوث الاعظم نے مسلم سوسائٹی کو کفر و زندقہ سے بچانے اور اسلام کی اقدار کو بحال کرنے کے لئے اصلاحِ احوال کی زبردست جدوجہد شروع کی جس کے نتیجے میں ایک منظم تحریک کی صورت میں تمام مسلمان ممالک میں اسلامی مراکز قائم ہوئے جو بعد میں مسند ارشاد قادریہ کی صورت میں سرگرم عمل رہے۔ حضرت غوث الاعظم نے اسلام کو ایک حیات نو بخشی اور "محی الدین" کے لقب سے مشہور ہوئے آپ مجتہد فی المذھب تھے۔ حضرت غوث الاعظم نے مسلسل اصلاح و تربیت کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بیعت کا کامیاب طریقہ اختیار کیا اور سلسلۂ عالیہ قادریہ کے وسیلے سے اسلام کو پھر سے مستحکم بنیادیں فراہم کردیں امام ابنِ تیمیہ کا قول ہے کہ

"حضرت غوث الاعظم کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئیں ہیں،
سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی ہے۔"

حضرت غوث الاعظم کی وفات کے بعد ان کی اولاد پاک خلفاء اور باعظمت اہل سلسلۂ قادریہ نے تمام ممالک اسلامیہ میں دعوت الی اللہ اور تجدید ایمان کا یہ سلسلہ جاری رکھا، لاہوتی گرج اور کڑک کے ساتھ اسلامی ایمانیات کے گھنگھور بادل جو بغداد کے باب الازاج سے اٹھے وہ آج بھی مراکش سے چین تک کو سیراب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ آپ کی ثناخوانی میں کہتے ہیں ؎

خداوندا بحق شاہ جیلانؒ — محی الدین، غوثِ قطبِ دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے — ولیکن آں کہ زد پیداست حالے

بایں ہمہ نویں صدی ھجری میں اسلام کو برصغیر پاک وہند میں ایک دفعہ پھر شدت کا مقابلہ اپنی بقاء کیلئے کرنا پڑا تو

www.musapakshaheed.com

اسوقت سیاسی و انتظامی اور مذہبی اور روحانی انتشار میں سلسلہ قادریہ برصغیر میں اصلاح احوال کے لئے سرگرم عمل ہوا جسکے مورث اعلیٰ خانوادہ غوث الاعظم کے فرزند جلیل صاحب عظمت و کرامت واقف منقول و معقول حضرت مخدوم سید محمد الحسنی قادری المعروف **مخدوم محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ** تھے۔ جو حلب سے اُوچ شریف میں اقامت پذیر ہوئے آپ نے غوث الاعظم کی مذہبی اور روحانی تحریک کے ذریعے ہندوستان میں اصلاحِ احوال کے لیے تصوف و عرفان کو اسلام کے زریں اصولوں کی نشر و اشاعت کا ایک دفعہ پھر قابل ذکر ذریعہ بنا دیا اور قادریہ سلسلہ کی دینی اصلاحی تحریک کے ذریعے اسلام کو برصغیر میں لازوال استحکام حاصل ہو گیا جسکے ثمرات بعد میں شمالی مغربی ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست پاکستان کی صورت میں نکلے رود کوثر میں لکھا ہے۔

"زمانِ وسطیٰ کے ہندوستان میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا لیکن سیاسی استحکام اور علوم اسلامی کی اشاعت کیساتھ حالات سدھر گئے۔ اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلہ سے بھی مدد ملی جس نے شمالی ہندوستان بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا۔ جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم نہیں۔ یہ سلسلہ حضرت پیران پیر غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا جو ۱۱۶۵ء میں بغداد میں فوت ہوئے اور جن کے نام پر یہ سلسلہ قادریہ کہلاتا ہے اسوقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہو گیا تھا۔" (۱)

قادریہ سلسلہ کی اس اصلاحِ احوال کی تحریک کا اولین مرکز ابتداً ملتان بنا (۲)۔ یہاں پر حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ نے حلب سے آکر قادریہ سلسلے کو برصغیر میں مؤثر طور پر جاری فرمایا۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے

"آپؒ کے وجود مسعود سے سلسلۂ قادریہ برصغیر میں پھیلا۔"

بعد ازاں آپ مستقل طور پر اُچ شریف منتقل ہو گئے۔ اور اُچ شریف برصغیر میں قادریہ سلسلے کا مرکز و محور بن گیا۔ اور یہاں سے کی سادات حسنیہ؎ قادریہ کی مسندِ ارشاد سے برصغیر میں علم و عرفان کی ضیا پاشیاں ہر سو پھیل گئی۔ عوام و خواص اس سلسلہ سے منسلک ہو گے۔ بادشاہ ہند سکندر لودھی اور حاکمانِ ملتان قطب الدین لنگاہ اور شاہ حسین لنگاہ بھی حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ حضرت مخدوم محمد غوث بندگی تخلص قادری رکھتے تھے "مفتاح الاخلاص" کے ناظم و مؤلف ہیں۔

حضرت مخدوم بندگیؒ کی وفات کے بعد ۹۲۳ھ میں برصغیر میں قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین آپکے فرزند ارجمند حضرت مخدوم سید عبد القادر ثانی قدس سرہ ہوئے جن کا کوئی زمانے میں ثانی نہ تھا۔ آپ روحانیت میں حضرت غوث الاعظم کے وراث حقیقی تھے۔ اگرچہ آپ کا حلقہ ارادت کافی وسیع تھا مگر آپ گوشہ نشین بزرگ تھے لیکن جب شاہ ارغون کے ملتان پر تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے ملتان ویران ہو گیا تو اس ویرانی کو دور کرنا حضرتِ مخدوم عبد القادر ثانی نے اپنا فریضہ سمجھا۔ اور آپکی کوششوں سے اس

؎ بلکہ حسینیہ

www.musapakshaheed.com

اجڑے دیار میں پھر سے تراوٹ آ گئی۔ حضرت مخدوم عبد القادر ثانی "اورادِ قادریہ" کے مؤلف ہیں۔

حضرت مخدوم ثانیؒ کی وفات کے بعد ۹۴۰ھ میں آپکے صاحبزادے حضرت **مخدوم سید عبد الرزاق گیلانی** قدس سرہ ناگور سے اُوچ شریف میں آ کر مسندِ ارشادِ قادریہ پہ متمکن ہوئے اور رشد و ہدایت کے سلسلے کو رونق افروز کر دیا۔

پھر ان کے بعد ۹۴۲ھ میں ان کے بلند اقبال صاحبزادے حضرت مخدوم **سید حامد المعروف گنج بخش جہاں بخش** قدس سرہ برصغیر میں قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین ہوئے آپ اپنے وقت کے شیخ زمانہ تھے۔ سخاوت ہی کی وجہ سے القاب پائے ہیں اور حلقہ ارادت بلخ تک پہنچا ہوا تھا۔ حضرت شاہ داؤد بندگی کرمانیؒ (صاحب خانقاہ شیر گڑھ اکاڑہ)، حضرت شیر شاہ مشہدی ملتانیؒ (صاحب خانقاہ شیر شاہ ملتان) اور حاکم اوچ میر میراں بھی آپکے حلقہ ارادت میں تھے۔ نیز بادشاہ ہمایوں نے بھی آپ کی بارگاہ میں حاضری دی اور طالبِ دعا ہوا۔

ہمایوں کے بعد جب اکبر بادشاہ ہند بنا اور مغلوں کے عروج سے مسلمانوں کے گرتے ہوئے سیاسی ستون کو سہارا مل گیا اور انتظامی اور سیاسی استحکام کا نیا دور شروع ہوا لیکن دوسری طرف اکبری عہد میں مذہبی انتشار اور دینی گمراہیوں نے جنم لینا شروع کیا۔ جس کی ابتداء ۹۸۲ھ میں ایک عبادت خانہ تعمیر کرنے کے اکبری حکم سے ہوئی۔ جہاں پر مذہب کے مختلف مسائل پر مباحثے ہونے لگے۔ گمراہ عقل پرستوں نے ایک بار پھر کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا۔ فتویٰ بازی اور ریاستی سختی کے اثرات کے تحت دربار اکبری بدعات کا مرکز بن گیا جس کے نتیجے میں اسلام کو ایک دفعہ پھر شدت سے اپنی بقا کیلئے اولیائے کرام کے امداد کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ لہذا قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین حضرت مخدوم سید حامد المعروف گنج بخش و جہاں بخش قدس سرہٗ کے جانشین فرزند محی الدین ثانی حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ[1] قدس سرہ اور ان جیسے چند دیگر بزرگوں نے دربار اکبری میں رہتے ہوئے تبلیغ کا فریضہ اپنے ذمہ لیا۔ اور اپنے مخصوص انداز میں اصلاح میں منہمک ہو گئے۔ کیونکہ ان کا مذہبی شعور بیدار تھا اور وہ کسی قیمت پر ضمیر کی آواز کو دبانے کیلئے تیار نہ تھے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہی جرأتِ ایمانی کی دینی و اصلاحی تحریک تھی کہ اکبری عہد میں صراط مستقیم کیلئے حضرت امام المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی جیسے حق پرستوں نے آپکے دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ آپ ثانی محی الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ رودِ کوثر میں لکھا ہے کہ

"شیخ محدث نے اخبار الاخیار میں مرشد کا تذکرہ بڑی عقیدت واحترام سے کیا ہے۔ اس سے بھی پتہ چلتاہے کہ شیخ موسیٰ اکبری دور میں احیائے اسلام کے سرگرم ترجمان تھے۔"

---

[1] آپ کا نام نامی "محمد جمال الدین موسیٰ" ہے جبکہ آپ حضرت موسیٰ پاک شہید کے نام سے معروف ہیں۔

www.musapakshaheed.com

حضرت شیخ محدثؒ کی اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ سے یہ عقیدت فقط رسمانہ تھی بلکہ خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں کہ

" یہ دونوں جملے شیخ محدث کی اپنے پیرو مرشد سے عقیدت کی وجہ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں،
شیخ موسیٰ رح :- (۱) قدم بہ قدم مصطفی بود
(۲) دین اسلام زندہ گردانید
خود شیخ محدث کی زندگی انہی دو جملوں کی تفسیر ہے" (۴)

حضرت موسیٰ پاک شہید کے کردار کی بلندی کی ایک واضح مثال جو کتب تواریخ میں ملتی ہے کہ نماز کا وقت ہونے پر باوجود پابندی کے اعلانیہ دیوان خانہ خاص میں اذان دے کر باجماعت نماز پڑھانے پر جلال الدین اکبر نے حضرت سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا گیا، فوجی نظم وضبط کا پابند ہونا چاہیے تھا؟ حضرت موسیٰ پاک شہید نے بڑی جرأت سے فرمایا کہ لشکر شاہی سے وابستگی کے حوالے سے میں آپکے ماتحت ہوں لیکن اصلی بندگی اور عبودیت میری اللہ سے وابستہ ہے جو کل جہانوں کا مالک و مختیار ہے۔ اُس کے احکام کو اولیت اور دوسرے تمام احکام کو ثانوی درجہ حاصل ہے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی اس مخلصانہ جرأت سے بغیر روک ٹوک کے دیوان خانہ خاص و عام میں اذان و نماز کا یہ سلسلہ اُن کا جاری رہا۔

رودِ کوثر میں لکھا ہے۔

"شیخ موسیٰ گیلانی ایک عرصہ تک لشکر شاہی اور دارالسلطنت میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے
اور کئی شہر نشینوں کو اس بادیہ پیمائی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی"

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے مذہبی اور روحانی رہنمائی کے ساتھ دکن کی مہمات میں بھی حصہ لیا اور یوں دین کے ساتھ ساتھ رزم گاہ حیات میں بھی سرخرو ہوئے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید برصغیر میں قادریہ سلسلہ کے روحانی پیشوا، سجادہ نشین اور عظیم المرتبت بزرگ ہے۔ رسالہ وصیت میں شیخ محدث لکھتے ہیں۔

"دے دریں سلسلہ علیہ عالیہ مطلع انوار و مہبط اسرار تجلی بود و جمال صورت و معنی داشت۔"

حضرت موسیٰ پاک شہید کی اصلاحی و دینی تحریک کا محور اسوۂ رسول اللہ پر ثابت قدمی سے عمل کر کے مردہ دلوں کی مسیحائی کرنا تھا۔ آپ نے دین کے متوالوں کے ذریعے گمراہ عقل پرستوں کا شدت سے مقابلہ کیا اور اسلام کو ایک بار پھر استحکام مل گیا۔ اخبار الاخیار میں شیخ محدث اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے بارے بیان کرتے ہیں۔

"در خلق و خلق وارث نبوی است صلی اللہ علیہ وسلم"

حضرت موسیٰ پاک شہید نے بعدہ مستقل طور پر ملتان سکونت اختیار کر لی اور یہاں پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی، سید شیر شاہ مشہدی ملتانی و حضرت میاں شیر کرم علی قادری سیالوی جیسے اکابر اہل اللہ نے آپ سے اکتساب فیض حاصل کر کے ہزارہا گم گشتگان کو صراط مستقیم پہ گامزن کیا۔ ملتان میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہ مسند ارشاد اُچ شریف میں رونق افروز ہونے والی سادات حسنیہ قادریہ کی مسند ارشاد کا تسلسل بلکہ تکامل تھا۔ جس کی

www.musapakshaheed.com

وجہ سے ملتان برصغیر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ کا مرکز و محور بن گیا۔

سراج الدین دے دلبند شمس الدین پیارے
آئے بغداد وچوں چمکدے وچ حلب ستارے

بنایا عرش اعظم اچ نوں غوث زمانی نے
محمد غوث بندگی مخدوم اس فیض رسانی نے

نصیر الدین عبدالقادر جو اس دے پیارے نے
لقب ہے ثانی غوثِ جہاں جگ تھیں نیارے نے

دلوں جانوں میں صدقے عبدالرزاق توں جاواں
میں اکھیاں وچ اس اچ پاک دی او خاک نوں پاواں

عبدالرزاق دے فرزند قطب الدین لاثانی
حامد جہان بخش لقب جن کا شیر یزدانی

اے چارے ہستیاں ہن لاجواب وچ اچ سمایاں
شہید پاک دیاں عظمتاں ملتان وچ آئیاں

ملتان میں قادریہ سلسلہ کے توسل کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ پیر حسام الدین راشدی لکھتے ہیں

"روحانی اعتبار سے گیلانی مخادیم کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ انہوں نے ملتان کو ایک دفعہ پھر "سجدہ گاہ ملائک" بنا دیا تھا۔ محدث دہلوی سا عالم با عمل، مفسر، محدث اور فقیہ کئی سالوں تک ان کی خدمت میں رہ کر فکر و ولایت کی منزلیں طے کرتا رہا۔ اسے ملتان سے اتنی عقیدت اور محبت ہو گئی تھی کہ اسے "مدینۂ خورد" سے موسوم کرتا تھا۔ سہروردیوں کی طرح قادریہ خانوادہ کے ان جلیل القدر فرزندوں کو بھی ملتان کی باطنی حکومت کے ساتھ ساتھ ظاہری اقتدار تفویض ہوا چنانچہ جہانگیر کے زمانے میں نواب یحییٰ سخی اور شاہجہاں کے عہد میں نواب موسیٰ گیلانی یکے بعد دیگرے صوبہ ملتان کے گورنر رہے۔ اور انتہائی نیک نامی سے حکومت کی اول الزکر کے جود و سخا کی اور ثانی کی نمک حلالی اور صدق مقالی سے ملتان کی تاریخیں مزین ہیں۔" (۵)

حضرت موسیٰ پاک شہید نے متوسلین کی اصلاح و راہنمائی کیلئے "تیسیر الشاغلین" تصنیف فرمائی جس کے وہ خود عملی نمونہ تھے۔ تیسیر الشاغلین جہاں تصوف پر ایک گراں قدر کتاب ہے وہاں سلسلۂ عالیہ قادریہ کے نصاب کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ یہ کتاب علم و اخلاق اور رشد و ہدایت کا انمول خزانہ ہے جس پر عمل کر کے انسان دین اور دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

آئیے اب حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید کے حالات زندگی پر ایک نظر ڈالیں کہ اس پاک باز مرد خدا نے اپنے شب و روز کس طرح بسر کئے اور اسلام کے عالمگیر نظام حیات کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کرنے کیلئے انہوں نے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دیا تھا آج اگر ہم عالم اسلام پر نظر دوڑائیں تو ہمیں کم و بیش وہی حالات ہر مسلمان ملک میں نظر آئیں گے۔ ان حالات میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی دعوت احیائے دین، اصلاح و تبدیلی کا موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ پاکستان کی ایک مذہبی و سیاسی جماعت نے اپنے منشور کے ابتدائیہ میں جس کا اعتراف بھی کیا ہے: (۶)

www.musapakshaheed.com

یقیناً حضرت موسیٰ پاک شہید جیسی ہستیاں ادوار بعد پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حکیم سنائی نے کہا ہے۔

دورھا باید تایک مردِ حق پیدا شود
با یزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

خانوادہ

خانوادہ غوث الاعظم حسبی نسبی حسنی حسینی سادات کا محترم خانوادہ ہے۔ جن کا نسب سبطِ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت سید حَسن مثنیٰ کے صاحبزادے حضرت سید عبداللہ المحض سے ملتا ہے۔ جن کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ صغرا دختر نواسہ رسول سیدنا امام حسین شہید کربلا بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں۔ "یہ حسنی حسینی بتولی علوی و نبوی نسبت اللہ اللہ!!

گویم زکمال توجہ غوث الثقلینا
محبوب خدا ابن حسنؓ آلِ حسینا
سر در خدمت جملہ نہادند وگفتند
تاللہ لقد اثرک اللہ علینا

(حضرت جامیؒ)

خانوادہ غوث الاعظم کے فرزند جلیل محی الدین ثانی حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ کا نسب یوں چلتا ہے۔

حضرت شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید بن سید حامد گنج بخش جہاں بخش بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث بندگی بن سید شمس الدین بن سید شاہ میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید [illegible] بن سید [illegible] عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن سید شیخ عبدالقادر جیلانی بن سید ابی صالح بن سید عبداللہ ثالث بن سید [illegible] زاہد بن سید محمد عابد بن سید داؤد امیر بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید حَسن مثنیٰ بن سبط رسول جگر گوشہ علی و بتول سیدنا امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام و رضی اللہ عنہ)

تم آلِ نبی اولادِ علی اور غوث جہاں کے نائب ہو
ملتان کے مہ ماہِ انور یا موسیٰ پاک جمال الدینؒ

(مخدوم سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانیؒ)

ولادت باسعادت:

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ کا اسم گرامی **محمد جمال الدین موسیٰ** ہے اور آپکی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت برصغیر کے قدیم روحانی مرکز اُچ شریف میں شریعت و طریقت

www.musapakshaheed.com

معرفت و حقیقت میں وحید العصر حضرت مخدوم سید حامد المعروف گنج بخش و جہان بخش گیلانی قدس سرہٗ کے ہاں ۹۵۲ھ ہجری میں ہوئی۔ ابو الفضائل تاریخی مادہ ہے۔ سلطان المحققین، عمدۃ الکاملین اسوۃ الواصلین، قطب العالم، شیخ المشائخ والاولیاء سلطان الشہداء غوث الدنیا و الدین، جمال الاسلام و المسلمین، ثانی محی الدین القاب ہیں۔ اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ القاب لکھے ہیں۔ "سید سندی و شیخی مشکوٰۃ مصباح الاحدیۃ مرآۃ جمال الحقیقۃ المحمدیۃ، النور الازھر والسر الاقدس الاطہر صاحب المجد والمفاخر کامل الباطن والظاھر، المتحلی بحلیۃ المصطفیٰ والمتخلق باخلاق المرتضیٰ، الشیخ الوصی الرضی البہی جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ سلمہ اللہ والبقیٰ" اور زبدۃ الآثار میں "جمال اللہ جمال الدین" نیز حضرت کلیم اللہ شیخ موسیٰ بن شیخ حامد گیلانی لکھتے ہیں۔ آپ کی پاکبازی اور بزرگی کی نسبت سے حضرت شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید حسنی الحسینی الگیلانی؛ ثانی محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک سے یاد کیا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت:

تذکرہ نگاروں نے حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید کے ذاتی و خاندانی حالات کے بارے میں بڑے اختصار سے کام لیا ہے اس لئے تفصیلات کی جستجو کرنے والوں کی تشنگی برقرار رہتی ہے۔ ہمارے نزدیک آپ کے سوانح حیات کا سب سے باوثوق ذریعہ "بحر السرائر" (۲) ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپکے ذاتی حالات پر روشنی پڑتی ہے اس میں جا بجا آپ کی اپنی زبانی روایت کو نقل کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد علوم ظاہری کی تحصیل شروع کی۔ صرف و نحو، کافیہ، جملہ علوم متداولہ نوعمری میں حاصل کر لئے اور اسی عمر میں علوم احادیث، فقہ، و تصوف میں خاصی دسترس حاصل کر لی۔ اوراد و وظائف کے دلدادہ تھے۔ خوشنویسی کیلئے کثرت سے مشق کرتے تھے۔ سلوک کے مدارج بھی والد محترم کی ہدایت میں طے کئے۔ والد ماجد نے آپکی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔ اس تعلیم و تربیت کی بدولت حضرت موسیٰ پاک شہید شروع ہی سے ریاضت و عبادت کے عادی ہو گئے۔ خود موسیٰ پاک شہید کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ

"مجھے پہلا اپنے جد امجد سے فیض حاصل ہوا۔ اور بعد ازاں والد گرامی سے۔ میں ہر وقت والد صاحب کی خدمت میں حاضر رہتا۔ طفولیت میں بھی مجھے یہ شوق تھا کہ جہاں تک ہو سکے "یادِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ"۔ مجھے یاد ہے کہ میرے والد قدس سرہ میری یہ کیفیت اور ریاضت دیکھ کر فرماتے کہ

"بابا زود شود کہ از دوستان حق شوی"

(ترجمہ: بابا! جلد وہ وقت آئے گا کہ تمہارا شمار اولیائے حق میں ہو گا)

اگرچہ استاد صاحب کے پاس میں نے کافیہ تک تعلیم حاصل کی لیکن تائید غیبی نے مجھ سے وہ کتب فہمی کرائی کہ تحصیل ختم کئے ہوؤں کو وہ کم نصیب ہو گی۔ تلاوت قرآن شریف و ذکر طیبہ ذوق و شوق سے کرتا۔ ذکر کی یہ حالت تھی کہ کھانا کھانے میں تساہل کرتا، میری والدہ شریفہ بعض

www.musapakshaheed.com

اوقات میرے والد صاحب سے شاکی ہوتیں کہ ذکرِ خدا میں کھانے تک کی پروا نہیں کرتا۔ کھانا سرد ہو جاتا ہے۔ والد صاحب فرماتے کہ

"بابا ریاضت کیلئے ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ نفس کے آرام کے لئے بھی کچھ ہونا چاہیے۔"

صبح کی نماز کے بعد والد صاحب مجھے اپنے سامنے بٹھا کر وظائف پڑھواتے اور ذکر جہر بطور قاعدہ قادری کراتے۔ میں ۹ سال کا تھا کہ آپ نے مجھے بعض اسمائے الٰہی اور ادعیہ مسنون کی تلقین کی۔ اب میری عمر ۵۲ سال کی ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی وہ وظیفہ ترک کیا ہو۔"

عمر وچ چوداں سالاں دے علم سی پڑھ لیا سارا — ہوئے قرآن دے حافظ حدیثاں دا علم پیارا

نہ سوندے رات نوں سن غوث الاعظم دے یہ دلارے — عبادت وچ رہندے ہر وقت موسیٰ پاک پیارے

کمال خلق سی اس ناطق قرآن ثانی وچ

صائم دہر رہتے تھے یہ ساری زندگانی وچ

والد ماجد سے بیعت:

تحصیل علم اور ریاضت کے بعد مرشد کامل کی تلاش کا مرحلہ آیا اور آپکی طلب صادق پر اللہ تعالیٰ نے وقت کے شیخِ زمانہ، شریعت و طریقت، معرفت و حقیقت کے وحید العصر آپکے والدِ ماجد حضرت مخدوم سید حامد المعروف گنج بخش وجہاں بخش قدس سرہ تک آپ کی رسائی کرا دی۔ جنکی حسنِ تربیت اور فیض نظر کے باعث آپ آسمان معرفت پر آفتاب عالم تاب بن کر طلوع ہوئے اور اب تک دنیا انکی ضوفشانیوں سے فیض یاب ہو رہی ہے۔

خود روایت فرماتے ہیں کہ

"جب معلوم ہوا کہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ فرمانِ الٰہی ہے یہ شوق دامن گیر ہوا کہ چونکہ وسیلہ پکڑنا شرط سالک ہے اس لئے یہ دولت بھی حاصل ہو۔ عرصہ تک اس خیال میں مضطرب رہا۔ آخر کار خلاقِ عالم نے میری عقدہ کشائی کی کہ مجھے والد نے ایک دن بحالت ذوق فرمایا کہ

"بابا آؤ! جو فیض مجھے دست بدست حضرتِ جدِ اعلیٰ حضرتِ غوث صمدانی قدس سرہ سے پہنچا ہے وہ لینے کو ہاتھ دراز کرو"

میں نے نہایت مسرت سے اپنے ارادہ کا ہاتھ حضور کے دستِ تصرف میں دے دیا۔ بمرتبہ یداللہ فوق ایدیھم کی شاہراہ کا معائنہ ہوا۔ نیز والد ماجد نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

"جو کچھ کرو گے وہ نقد بہ نقد حاصل ہو گا۔ شریعت و ایمان کو ملحوظِ خاطر رکھ کر حقیقت کے درجہ پر پہنچنا، اول پرسش شریعت ہے۔ اگر شریعت نے کسی کی شکایت کی تو پھر مشکل ہے۔"

www.musapakshaheed.com

اور یہ بھی فرمایا

"فخذ ما اتیتک و کن من الشاکرین"

(ترجمہ: جو کچھ تمہیں عطا کیا اسے پکڑو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ)

بعد ازاں خاص خرقہ مبارک و سجادہ و تسبیح عطا فرمائی اور ایک انگوٹھی بھی جو اسوقت آپ پہنے ہوئے تھے مرحمت فرمائی۔ فرامینِ اوقات لنگر و سندات، جاگیرات، وظائف بھی میرے سپرد کئے اور فرمایا کہ

"برو کار کن و ایں نعمت را بہر کہ خواہد اظہار کن"

(ترجمہ: جاؤ اپنے فرائض و معمولات ادا کرو اور اس نعمت سے، جسے چاہو، نوازو)

اس سعادت کے حاصل کرنے میں جو اس بے نوا کو مسرت و شادمانی ہوئی اس کا اندازہ خبیر و علیم ہی جانتا ہے۔ والحمدللہ علیٰ ذالک"

حضرت موسیٰ پاک شہید اولیائے کرام کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جس کے ترجمان حضرت شیخ الطائفہ جنید بغدادی تھے۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لا کر آداب نہ سکھائیں اور امر و نہی نہ فرمائیں اسوقت تک صوفی کوئی نہیں بن سکتا۔ حضرت موسیٰ پاک شہید بھی اس سعادت جلیلہ سے فیض یاب ہوئے۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ

"پدر بزرگوار سے سلوک و معرفت میں مقامات بلند مدارج ارجمند حاصل کر کے جمال الدین ابوالحسن کا خطاب پایا تھا۔ عبادت و ریاضت اور ارشاد و ہدایت میں یگانۂ روزگار تھے، حضرت غوث الاعظم کے اویسی تھے نیز حالت بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آراء سے بھی مشرف ہوئے تھے اور بطریقہ کشف قبور حضرت سید عبدالقادر ثانی گیلانی اوچی سے اخذِ فیض کیا اور بیعت سے سرفراز ہوئے۔"(٨)

خود حضرت موسیٰ پاک شہید کی زبانی منقول ہے کہ

"ایں ہمہ فیوضات جو کہ اس بندہ پر خدا تعالیٰ نے بوسیلہ جلیلہ حضرت والدِ ماجد عطا فرمائے یہ تمنا تھی کہ خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الاولین والاخرین بشیر و نذیر کی جناب میں اگر باریاب ہو کر اجازت ارشاد حاصل ہو تو نور علیٰ نور پر پورا مصداق ہوگا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ یہ بندہ شرمندہ اور زیارت فیضِ بشارت نبی الانبیاء کجا آسمان کجا ریسمان کا معاملہ ہے۔ لیکن یہ سعادت ازلی قسام ازل نے میرے نام ہی ثبت فرمائے تھے۔ کہ یکایک بابِ رحمت کھلا حجاب عمل و پندار نیست و نابود ہوا، خلاق عالم نے اپنے فضل و کرم سے اس ناچیز کو شکستہ نواز غریب پرور، رحمت اللعالمین، سید الثقلین کے جمال باکمال کے شرف رویت کا اعزاز بخشا۔ اسوقت جس مسرت اور سرور کا اندازہ ہوا احاطہ تقریر و تحریر سے خارج ہے۔ اس ہادیٔ جہاں نے جس کے شان میں انک لتھدی الیٰ صراط المستقیم ہے۔ اس عاجز کو اپنے سامنے

www.musapakshaheed.com

ٹھا کر ہاتھ پکڑ لیا کلمۂ شہادت و استغفار اور تین قل پڑھا کر دعائے قنوت اور ایمان مجمل و مفصل کی تقریر کرائی۔ اور تین تین بار دہرایا اور نظر توجہ میرے ہاتھ پر رہی جو حضور پُر نور کے ہاتھ مبارک میں تھا۔ بعد ازاں قلم دوات عنایت کر کے فرمایا ان کلمات کو لکھ۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و جلال مجھ پر غالب آ گیا۔ طاقت نہ رہی میں نے با ادب عرض کی کہ مجھ میں اتنی سکت کہاں کہ حضور کی موجودگی میں ہاتھ ہلا سکوں۔ ساتھ ہی مجھ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے مرحمت خاص سے میری دلداری فرما کر لکھنے کو فرمایا۔ پھر میں نے سب تحریر کر لیا۔ اس کے بعد مجھے پیرِ دستگیر حضرت غوث صمدانی کے شرف زیارت کا بھی فخر حاصل ہوا۔ فرمایا اب مرید کیا کرو اور دست دادن بخلق کی اجازت فرمائی۔ الحمد للہ کہ مسرور شدم و مامور شدم۔"

آل نبی اولاد علی ہو محرم راز حقی و جلی ہو
بے شک رب دے خاص ولی ہو حافظ ہو قرآن مجید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

سلسلہ طریقت:

(خلیفہ ملتانی)

حضرت موسیٰ پاک شہید کا حضرت غوث الاعظم سے سلسلہ طریقت یوں جا ملتا ہے۔ حضرت سیدی موسیٰ پاک شہید، حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش و جہان بخش، حضرت مخدوم سید عبدالرزاق، حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی، حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی، حضرت مخدوم سید شمس الدین محمد، حضرت مخدوم سید محمد شاہ میر، حضرت سید شاہ نورالدین، حضرت سید شاہ مسعود، حضرت شاہ ابوالعباس، حضرت شاہ حسین صوفی، حضرت سید شاہ صفی الدین عبدالسلام، حضرت سید شاہ عبدالوہاب، حضرت پیران پیر دستگیر سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی (قدس) اللہ سرہ العزیز۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے کیا خوب کہا ہے۔

بحر و بر شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن
کونسے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

سجادہ نشینی:

جب آپکے والد ماجد نے آپکی تربیت کی طرف سے اطمینان حاصل کر لیا تو اپنے بڑے بیٹے کی بجائے آپ کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ

"میرے سردار، میرے آقا، قندیلِ احدیت، آئینہ جمالِ حقیقت محمدیہ، نورِ روشن، واقف اسرارِ قدسی، صاحبِ بزرگی و عظمت، کامل ظاہر و باطن، مشابہ حلیہ مصطفیٰ، آراستہ اخلاق مرتضیٰ، شیخ زمانہ، صاحب وصیت سجادگی، پیکرِ تسلیم و رضا، سدا بہار نورِ ولایت، جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ سلمہ

www.musapakshaheed.com

اللہ والبقی کو کل لوازمات توابع اس امر شریف یعنی خلافت اور اشغال باطنی و اوضاع ظاہری سپرد کیئے۔
چونکہ حضرت مخدوم حامدؒ کو اُن (موسیٰ پاک شہیدؒ) سے محبت بہت تھی اس سبب سے اُنکی قابلیت اور استحقاق کو دیکھا اور بسبب اذن صریح یا اشارہ کے جو حضرات قادریہ سے اسباب میں پایا، پھر تلقین و تفویض کے تھوڑے دن بعد انتقال فرمایا، وفات حضرت حامد گیلانیؒ کی اُنیسویں ذیقعد ۹۷۸ ہجری میں ہوئی۔ حضرت شیخ موسیٰ گیلانیؒ خلقت اور خلق میں حضرت نبوی ﷺ کے وارث تھے اور اپنے زمانہ میں صاحب سجادہ راستین سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہیں انکو حضرت غوث الثقلینؒ سے سوائے نسبت نسبی کے اور بھی خصوصیات تھیں کہ بارہا شرف زیارت آنحضرتؐ اور حضرت ﷺ سے مشرف ہوتے تھے اور حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر ثانیؒ سے بھی بطریق کشف قبور کے ملاقات کی اور بیعت سے مشرف ہوئے اور شجاعت و سخاوت، علم و حلم میں حضرت مرتضوی علیہ السلام کے وارث ہیں اور حسنِ صورت و سیرت میں ائمہ اثنا عشریہ سے مودت رکھتے ہیں۔"

لہذا حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنے والدِ ماجد کی وصیت کے مطابق اُچ شریف میں قادریہ سلسلہ کی مسندِ ارشاد کو رونق افروز فرمانا شروع کیا۔ اور رشد و ہدایت اور وعظ و تلقین کی محافل کو گرم کر دیا۔

دربار اکبری میں:

بڑے بھائی سید نظام الدین عبدالقادر کو اُن سے رشک ہوا اور نوبت دارالسلطنت تک جا پہنچی سید نظام الدین عبدالقادر نے اپنے والد محترم کا قرآن شریف، مجموعہ اوراد اور چند تبرکات بطور وجہ پیش کیئے، کہ سجادگی ان کو ملی ہے۔ طے پایا کہ قرآن مجید سے استفسار کیا جائے۔ قرآن مجید کھولا گیا تو پہلے پہل یہ آیت کریمہ تھی۔

"فخرج منها خائفا يترقب قال رب نجني من القوم الظلمين" (۲۸:۲۱)

(ترجمہ: پھر نکلا (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے ڈرتا راہ دیکھتا، بولا اے رب! خلاص کر مجھ کو اس قوم بے انصاف سے۔)

چونکہ یہ آیت شریفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب تھی اس لئے فیصلہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید کے حق میں برقرار رہا، تاریخ ۲۲ ربیع الاول ۹۸۵ھ ہے۔ لہذا حسب معمول حضرت موسیٰ پاک شہید قادریہ سلسلہ کے برصغیر میں سجادہ کی حیثیت سے مصروف ہوئے۔

اونہاں نے فیصلہ قرآن تھیں یہ صاف کروایا
ڈٹھاں جاں کھول کے تو موسے دا قصہ نظر آیا
گیا ہو فیصلہ قرآن نے یہ صاف فرمایا
کہ موسے دا بلند رتبہ اشارا سمجھ وچ آیا
اشارے ایس تھیں اے فیصلہ قرآن فرمایا
تے موسے پاک دے وچ حق گدی دا شرف آیا

حضرت موسیٰ پاک شہید دارالسلطنت میں کئی بار قیام پذیر ہوئے انہی دنوں گمراہ عقل پرستوں نے دربارِ اکبری کو بدعات کا مرکز بنایا ہوا تھا۔ ایسے عالم میں آپ اصلاح احوال کیلئے سرگرم عمل رہے اور قادریہ سلسلہ کی سجادہ نشینی کے منصب جلیل کے وسیلے سے دارالسلطنت اور لشکر شاہی میں گہرے اثرات مرتب کر گئے۔

www.musapakshaheed.com

حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے اپنے متوالوں کو احیائے اسلام کی تحریک سے منسلک کر کے مذہبی و روحانی رہنمائی کی۔ مثلاً قاضی جاوید کا اس ضمن میں یہ تجزیہ قابل غور ہے کہ "صوفیانہ آزادخیالی کے ماحول میں پرورش پانے کی بنا پر فتح پور سیکری کے فکری و ثقافتی ماحول میں خود کو جذب کرنا شیخ عبدالحق کے لئے دشوار نہیں تھا۔ تاہم نتائج اس کے برعکس نکلے۔ فیضی ابوالفضل اور اکبر اس قدر آگے نکل چکے تھے کہ شیخ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔ وہ اس قدر آگے بڑھنے کو خطرے سے خالی تصور نہیں کرتے تھے لہٰذا انہوں نے نفسیاتی طور پر پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ ردعمل پر اتر آئے۔ ان کے اس رویے کو شیخ موسیٰ گیلانی کی رہنمائی اور رفاقت سے مزید تقویت پہنچی۔ شیخ موسیٰ گیلانی اکبری دربار کے منصب دار ہونے کے باوجود راسخ العقیدہ اور قدامت پسند تھے۔ ۱۵۷۷ء میں شیخ عبدالحق نے انہیں اپنا روحانی رہنما تسلیم کر لیا۔" (برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کی خدمت میں:

اسی احیائے اسلام کی تحریک سے متاثر ہونے والے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی تھے جو حضرت موسیٰ پاک شہید کی محبت و عقیدت میں محو ہو کر رہ گئے۔ خود شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی حضرت موسیٰ پاک شہید سے وابستگی کے بارے میں زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں۔

"راقم الحروف (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) بھی اشارہ غیبی اور حکم خداوندی سے اپنے والد مکرم کی اجازت لے کر اُن (حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ) کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہا ہے اور اس سلسلہ عالیہ کا بگوش رہا ہے۔ اُن کا مخلص محب اور مرید رہا ہے۔"

مرید ہو یا سی دہلی وچ شاہ عبدالحق پیارا
اے موسےٰ پاک دا پایا محدث پاک نظارا

ہویا فرمان شاہ عبدالحق نوں شاہ جیلانی دا
مرید ہو جا سخی موسےٰ اے میرے دل جانی دا

محی الدین ثانی ایس دا رتبہ نیارا اے
اولاد لبنی دے وچوں اے وینوں سب تھیں پیارا اے

دکھایا خواب وچہ نقشہ جمال الدین ثانی دا
پیارے لاڈلے لختِ جگر غوثِ زمانی دا

کرم کو ناز ہے تجھ سے روئے شاہ جیلانی ہو
بعین شکل قرآنی فرخندہ فیض رسانی ہو

علی کے لاڈلے حسنینؓ کے دل جانی ہو
شاہ غوث الورا نورالھدا کے نور ثانی ہو

بڑا ہی کرم عبدالحق تے سرکار نے فرمایا
خدا جانے کیا کیا مراتبہ اللہ تھیں پایا

اس کے پس منظر میں رود کوثر میں یہ لکھا ہے کہ

"شیخ عبدالحق کے علمی انہماک کا یہ عالم تھا تو جائے تعجب نہیں کہ بیس بائیس برس کی عمر میں آپ نے جہاں تک دہلی میں ممکن تھا تکمیل تعلیم کرلی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ فتح پور سیکری تشریف لے گئے جو ان دنوں اکبر کا دارالسلطنت اور علمی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ یہاں آپ نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ اختیار کیا۔ لیکن علمی اور روحانی ترقیوں کا

www.musapakshaheed.com

سلسلہ برابر جاری رہا اور ایک برگزیدہ اور نڈر قادری بزرگ (حضرت موسیٰ پاک شہید) سے اسی زمانے میں بیعت ہوئی۔ سیکری میں شیخ عبدالحق کا قیام کوئی دس بارہ برس رہا ہوگا۔ آپ کی علمی قابلیت نے کئی علمائے دربار مثلاً فیضی، مرزا نظام الدین بخشی مصنف طبقات اکبری، ملا عبدالقادر بدایونی کو مسخر کیا۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اکبر سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی اور شاید فیضی، ابوالفضل، اکبر کی خواہش تھی کہ آپ ان کے ہم خیال ہو جائیں آپؒ زاد المتقین میں اختتام تعلیم کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

"جب اللہ کے فضل و کرم سے مجھے (علم کا) خاصہ حصہ مل گیا تو بعض اہل حقوق مجھے اہل دنیا کی طرف بلایا اور میں بادشاہ وقت اور امراء کے پاس گیا انہوں نے نے میری طرف بہت توجہ کی بلکہ ارادہ کیا کہ میرے ذریعے اپنی جماعت بڑھائیں اور مجھ ضعیف سے اپنی قوت میں اضافہ کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔"

شیخ محدث اور اکبری دربار کے تعلقات کی تفاصیل نہیں ملتیں لیکن اتنا معلوم ہے کہ فیضی ان کا بڑا مداح بلکہ شیدائی تھا۔ اور شیخ امان پانی پتی کے جس گھرانے سے آپکے والد نے فیض حاصل کیا تھا اسکے کئی افراد اکبر کی مذہبی بے راہ روی میں اسکے راہ نما تھے۔ عجب نہ تھا کہ آپکا قدم بھی صراط مستقیم سے دور جا پڑتا لیکن عنایت ایزدی اور نیک نفس باپ کی تربیت کا فیض تھا، آپ (شیخ محدث) پر اکبری دربار کے اثرات غالب نہ آسکے آپ نے بیعت کی تو وہ بھی ایک ایسے بزرگ (حضرت موسیٰ پاک شہید) سے جو اس زمانے میں بھی اکبر کے دیوان خانے میں اذان دیکر باجماعت نماز شروع کر دیتے تھے۔"

شیخ محدث اپنی اس بیعت کے احوال کو اخبار الاخیار کے خاتمے پر قلم بند کرتے ہوئے عقیدت و محبت میں ڈوب جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"جب اس آفتاب دین و دولت نے طلوع کیا میں نے ایسا جانا کہ گویا میرے طالع نے طلوع کیا۔ بمجرد انکے جمال کے دیدہ روشن اور دل منور ہو گیا۔ پہلی ہی ملاقات میں دل ہاتھ سے دے دیا انکے قدم پر سر رکھ دیا۔

مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم
لاجرم روئے تو من دیدم و از جا رفتم

(ترجمہ: میں مدتوں آپ کے دیدار کا مشتاق رہا۔ آخر کار آپ کا نظارۂ جمال کیا اور بے خود ہو گیا۔)

تھوڑے عرصے کے بعد عرض حال کا موقع ہوا انہوں نے خود ہی میرا حال صفائے باطن سے مجھ سے پہلے ہی دریافت کر لیا۔ اور میرے مقصود کو جان لیا تھا۔ مگر امتحاناً مجھ سے تفتیش کی اور فرمایا "اے پیاسے سن! ہم سب ایک ہی نہر کی موجیں اور ایک ہی دریا کی

www.musapakshaheed.com

لہریں ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو اسی دریا کا طالب ہے جو ہم کو پہنچا ہے۔ وہی ان لوگوں کو بھی پہنچا ہے جو ہمارے ساتھ شرکت ڈھونڈتے ہیں۔ اور اپنے تئیں ہماری طرح اسی دریا کی لہر سمجھتے ہیں۔ اب تم جس کو صاف اور شیریں دیکھو اسکی طلب میں کوشش کرو۔ اور اگر تم یہ کام نہیں کر سکتے تو اپنے آپ کو اس دریا کے سُپرد کرو اور دیکھو کہ تم کو کس طرف سے بلاتا ہے۔ اور کہاں پہنچاتا ہے۔"

میں نے فریاد کی کہ

"میں سرابِ تخیل میں ساحلِ تحیر پر پڑا ہوا ہوں مجھ کو دریا سے کیا نسبت اور آشنائی ہے۔ کہ میری آواز وہاں تک پہنچے۔ میں نے اپنے تئیں آپکی خدمت میں پہنچا دیا، اب آپ جہاں چاہیں مجھ کو پہنچا دیں"

فرمایا!

"ناامید نہ ہو تجھ کو دریا سے خاص آشنائی ہے اگر نہیں ہے جب بھی وہ دریائے رحمت ہے سب پر محیط کیا مرکب کیا بسیط سب کو شامل کیا ناقص اور کیا کامل، ایسا نہیں ہو سکتا کہ فریاد کو نہ پہنچے اور وقت درماندگی میں دستگیری نہ کرے۔"

پس انکے فرمان سے میں نے کوشش کی اور پہلی ہی شب میں غیب سے بشارت پائی اور صبر واختیار ہاتھ سے جاتا رہا۔ بے توقف ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور بے اختیار انکے قدموں میں گر پڑا اور اس روز چھٹی ماہ شوال تھی ۹۸۵ھ والحمد للہ رب العالمین جو سعادت و نعمت عظیم انکی خدمت سے حاصل ہوئی اگرچہ وہ اسرار مخفی رہنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ مگر باعثِ شوق کے انکو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

از معشوق حکایت بزبان می آید

سن لو جب سے سعادت ازلی نے مجھ کو اس نعمتِ ابدی کے حاصل کرنے کی ہدایت کی، ہمیشہ سے مجھ کو اشتیاق تھا کہ مطلوب کی بشارت پاؤں اور اطمینان حاصل کر کے آگے قدم رکھوں۔

من و وصالِ توہیہات بس عجب ہوس است ایں
ہمیں کہ نام توام بہ زباں رود نہ بس است ایں

(ترجمہ: میں اور تیرا وصال۔ ہائے ہائے یہ تو عجیب آرزو ہے بس میری زبان پر تیرا نام رہے، یہی بہت ہے)

رات دن اسی وسوسے میں رہتا تھا اکثر رات رات بھر نیند نہ آتی تھی اور دن کو بھی خواب وخیال رہتا تھا کہ شاید کوئی نشاں وصال کا پاؤں۔

www.musapakshaheed.com

اگر تو وعدہ وصلم دہی بہ بیداری
حرام باد سر خود اگر بخواب برم

(ترجمہ: اگر تو مجھے عالم بیداری میں وصال کا مژدہ سنائے تو مجھ پر یہ بات حرام ہوجائے کہ میں سوؤں)
جس وقت عقل و پندار طلب کا حجاب درمیان سے اٹھ گیا فضل و کرم نے اپنا کام کیا اور مجھ مسکین کو بے واسطے اپنے در پر پہنچا دیا۔ اور اس تمام بیداری کا نتیجہ ایسے خواب ہوئے جو ہزار مرتبہ بیداری سے بہتر ہے۔

بخیالی ز تو راضی و بخوابی خوشنود
حاصل از وصل تو خوابی و خیالی دارم

(ترجمہ: میں تیرے خیال میں راضی ہوں اور تیرے خواب میں خوش ہوں گویا میں نے تیرے وصل سے محض خواب و خیال ہی حاصل کیا ہے۔ (یعنی ہمہ وقت تیرے خواب و خیال میں رہنا ہی میرے لئے منزلِ وصال میں رہنا ہے)

اس حکایت کا اجمال یہ ہے۔

حق بیانِ شوق بپایاں کے رسد
کوتاہ ساز قصہ دور و دراز را

(ترجمہ: سچ تو یہ ہے کہ بیان شوق کی کوئی حد نہیں ہے اس لئے قصہ دور دراز کو مختصر کر۔ (یعنی داستانِ عشق کی کوئی انتہا نہیں ہے)

پھر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی حضرت موسیٰ پاک شہید سے بیعت اور خرقہ خلافت عطا ہونے پر نازاں ہو کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

"میرے واسطے ایک

عیسیٰ نفس — کو بھیجا جنکا ہر سانس آسمانِ معرفت سے نازل ہونے والا مائدہ تھا۔ اگلے پچھلوں کے واسطے عید و سرور۔

موسیٰ مقام — جن کا جمال شجرۂ وحدت کی نار اور حقیقت کا نور ہے۔

خلیل خلت — جنکا رخسارہ زیبا گلزار بوستان خلت اور گلستانِ دین و ملت ہے۔

مصطفیٰ جمال — کہ جن کا دہان نمکدان خوان انا املح اور جنکی زبان زبانِ تبیان قرآن انا افصح ہے۔

مرتضیٰ کمال — جنکا دل مدینۂ علم و فتوح ہے۔ اور ان کے ضمیر دل پر ابوابِ اسرار کشف مفتوح ہیں۔

حسن سیرت — وارث مرتبہ انک لعلیٰ خلق عظیم و نائب منصبہ بالمومنین روف الرحیم۔

حسین سریرت — جنکے مصداق آیت تطہیر ہے۔ اور مصداق الا المودۃ فی القربیٰ۔ زین العابدین امام السید النقی التقی والعلوی العلی المہدی سمی کلیم اللہ و محبوب حبیب اللہ۔

www.musapakshaheed.com

احمد خوئے کہ عالم بندہ اوست
یوسف روئے کہ ماہ شرمندہ اوست
عیسیٰ نفسے کہ جان و دل زندہ اوست
موسیٰ کہ لقائے دوست خواہندہ اوست

(ترجمہ: احمد ﷺ جیسی سیرت، کہ دنیا ان کی غلام ہے۔ یوسف علیہ السلام جیسا چہرہ کہ چاند اس سے شرمندہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام جیسا سانس کہ جس سے جان و دل زندہ ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام جیسی شخصیت کہ خود دوست کا دیدار جس کا طلبگار ہے)

جو کلام کلامِ کلیم میں وارد ہوا ہے ان پر صادق ہے کہ ان کے حال کے مطابق گویا کہ انکو قلبِ موسوی پر پیدا کیا گیا ہے کیونکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہیں۔"

اس بیان کے بعد اخبار الاخیار میں شیخ محدث مرشد کے بارے میں عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک رباعی لکھتے ہیں جس کا اعادہ وہ زبدۃ الآثار میں اس طرح کرتے ہیں۔

"فقیر (شیخ محدث) نے آپ (حضرت موسیٰ پاک شہید) کے بارے میں یہ رباعی کہی تھی

ای دیدہ بیا لقائے منظور بہ بیں
آں جبہہ و آں جمال و آں نور بہ بیں
در وادیِ ایمنِ محبت بگزر
ہم موسیٰ و ہم درخت و ہم طور بہ بیں

(ترجمہ: اے میری آنکھ آ، اور میرے محبوب کا چہرہ دیکھ، وہ پیشانی، وہ جمال اور وہ نور مشاہدہ کر۔ وادیٔ ایمن میں محبت سے گزر موسیٰ کو بھی دیکھ، درخت کو بھی اور طور کو بھی دیکھ۔ (یعنی حضرت موسیٰ پاک شہید کے مشاہدہ جمال سے تمہیں حیات، کائنات اور الہیات کی تمام تجلیات نظر آ جائیں گی۔)

اوچ شریف میں آمد:

دہلی سے حضرت موسیٰ پاک شہید اپنے وطن اُچ شریف میں تشریف لائے اور اپنی آبائی مسندِ ارشاد کو رونق افروز فرمایا۔ اور جوق در جوق لوگ آپکے دامن سے وابستہ ہونے لگے حضرت سے منقول ہے کہ

"خلاقِ عالم نے اپنے انعام و اکرام سے مجھے وہ شرابِ شوق پلائی کہ غیر اللہ سے بے نیاز کر دیا۔ مصاحبتِ خلق سے تنفر و اختلاط اغیار سے بیگانگی پیدا ہو گئی۔

مرا بیگانگی از خلق باحق آشنا کر دست

(ترجمہ: مجھے دنیا کی بے نیازی نے حق سے آشنا کر دیا۔)

www.musapakshaheed.com

بفضلہٖ تعالیٰ مجھے غنائے قلبی نصیب ہوا کسی اپنے پرائے کی پروا نہ رہی۔ یادِ الٰہی کا وظیفہ حرزِ جان وقوتِ ایقان تھا۔ بنائے روزگار جن کا شعار ہی ضرر رسانی تھا۔ وہ باز نہ آئے اور میری خلعت نشینی سے اور بھڑک اٹھے۔ رہے سہے مکروفریب سے حکومت کو اُکسایا۔ لوگوں میں بے چینی پیدا کی بہتان واتہام کا بازار گرم کیا۔

شرح ایں ہجراں و ایں خونِ جگر
ایں زماں بگزار تاوقت دگر

(ترجمہ: اس فراق اور اس خونِ جگر کی تشریح کسی اور وقت پر چھوڑ دے (یعنی اس بیان درد کا تحمل ہم میں نہیں)
مگر خدا کا فضل شاملِ حال رہا میں دیکھتا تھا میرے قلب پر ان کے حملوں سے کوئی صدمہ نہ پہنچتا تھا۔ وہ خود نادم و بدنام ہوتے تھے۔"

ملتان میں تشریف آوری:

چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت موسیٰ پاک شہید اُچ شریف سے یکسوئی اختیار کر کے ملتان تشریف لے آئے (۱۰)۔ حالانکہ والد ماجد کی وصیت اور ۲۲ ربیع الاول ۹۸۵ ہجری کے فیصلہ کے تحت اُچ شریف آپؒ کے تصرف میں تھا روایات یہ ہیں کہ آپ کی ملتان میں اقامت گاہ موجودہ دربار حضرت پیران پیر صاحب؎ اور موضع منگے ھٹی ہوا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی ملتان میں تشریف آوری مرکز روحانیت سلسلہ قادریہ اُچ سے ملتان میں منتقلی کا مصداق ثابت ہوئی اور ملتان بھی برصغیر میں قادریہ سلسلے کا مرکز و محور بن گیا۔

اُچ کوں وانگ کنعان بنایو
مثل یوسف اے شان ڈیکھایو
میم مصر ملتان سجھایو
حق شہید بے شک شہید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

یہی وہ زمانہ ہے کہ دربارِ اکبری میں محضر نامے کے ذریعے گمراہ عقل پرست اکبر کو دینی و دنیاوی رہنمائی عطا کر رہے تھے۔ اور اسی زمانے میں اہل اللہ ایمان کی تازگی و استقامت کیلئے حضرت موسیٰ پاک شہید کی طرف ملتان میں رُخ کر رہے تھے۔

مدینہ بن گیا چھوٹا یہ ملتان پیر دا صدقہ — ملا ہے دین تے ایمان سانوں پیر دا صدقہ
پڑھایا درس بھی ملتان وچ اس موسئے جیلانی نے — بجایا دین کا ڈنکا بھی اس نورِ نورانی نے
لقب پایا محی الدین ثانی موسئے پاک جیلانی
ہویا وچ جگ دے مشہور موسئے پاک ملتانی

؎ حویلی رند بلوچاں

شیخ محدثؒ ملتان میں:

ان میں سے ایک نامور ہستی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی تھے جو ۹۸۷ھ میں اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کی زیارت کیلئے ملتان تشریف لے آئے اور کئی سال تک دامنِ معرفت تھامے ہوئے فقر و ولایت کی منازل طے کرنے کے ساتھ ساتھ درس و تدریس میں بھی مشغول رہے (۱۱)۔ نیز اخبار الاخیار بھی تالیف کرتے رہے۔ انہیں اپنے مرشد سے اتنی عقیدت و محبت ہو گئی تھی کہ وہ ملتان کو "مدینۂ صغیر" (۱۲) سے موسوم کرنے لگے۔ فرماتے ہیں۔

ملتان کہ عجب دلپذیر افتادہ است
چوں منزل پیر دستگیر افتادہ است
دہلی است گرچہ مکہ خورد ولے
ملتان چوں مدینۂ صغیر افتادہ است

(ترجمہ: ملتان بھی عجب دلپذیر شہر ہے۔ کہ یہ حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی منزل بنا۔ اگرچہ دلی چھوٹا سا مکہ ہے لیکن ملتان چھوٹے سے مدینے سے کم نہیں ہے۔ (یعنی موسیٰ پاک شہید کی آمد اور قیام سے ملتان روحانی، عرفانی اور وجدانی تجلیات کا مرکز بن گیا)

حضرت محدث حج و حصول تعلیم کے بعد حجاز سے واپسی پر ۱۰۰۰ ہجری میں اپنے مرشد حضرت سیدنا موسیٰ پاک شہید کی زیارت کے لئے پھر ملتان آئے اور بعد ازاں کئی بار زیارت کیلئے تشریف لاتے رہے جیسا کہ آپ کے مکتوبات سے ظاہر ہوتا ہے۔ شیخ محدث جب دہلی میں ہوتے تو اپنے مرشد کے فراق میں اکثر باد نسیم کو عشق و مستی میں ڈوب کر مخاطب کر کے فرماتے ہیں ۔؎

اے باد گزر کن بدیار ملتان
زیں راہ نشین خاکسار ملتان
ایں تحفہ جاں ببر بیار ملتان
یک جان چہ ہزار جان نثار ملتان

(ترجمہ: اے باد نسیم! اس خاکسار (شیخ محدث) کی طرف سے ملتان شہر کی جانب جاتے ہوئے میری جان کا یہ تحفہ ملتانی محبوب (حضرت موسیٰ پاک شہید) کی خدمت میں پیش کر کیونکہ ایک میری جان کیا چیز ہے اگر ہزار جانیں ہوں تو بھی محبوب کی نسبت سے ملتان پر قربان کردوں۔)

شیخ محدثؒ نے دوسرے سلسلوں سے بھی اکتسابِ فیض حاصل کیا لیکن قادریت کا اُن پر غلبہ رہا اور وہ اپنے نام کے ساتھ فقط "قادری" ہی لکھا کرتے اور خود حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے بھی ان پر خاص توجہ فرمائی۔ رسالہ وصیت میں شیخ محدث لکھتے ہیں!

"غایت محبت بمن داشت، و مرا بفرزندی قبول کرد و تلقین نمود و خلافت داد۔"

www.musapakshaheed.com

حضرت میاں شیر کرم علی سیالویؒ آپکی خدمت میں:

سیال شریف کی مسند ارشاد کے بانی حضرت بابا شیر کرم علی قادری بھی بغداد سے بہ اشارہٗ غیبی حضرت موسیٰ پاک شہید کی خدمت میں ملتان تشریف لے آئے اور بیعت اور خلافت سے نوازے گئے۔ "تذکرہ اولیائے چشت" میں اس کا احوال یوں بیان کیا گیا ہے۔

"(حضرت بابا شیر کرم علی) نے علم کی مزید تعلیم و تکمیل کے لئے دس سال تک اس مقدس شہر (مدینہ منورہ) میں سکونت فرمائی۔ مسجد نبوی میں امامت کی خدمت انجام دیتے رہے بعد میں بغداد شریف روانہ ہوگئے۔ بغداد شریف میں دربارِ پر انوار سے حسب اشارہ دور دراز کا سفر طے کرکے ملتان کے قریب وارد ہوئے اور وہاں کے باشندوں سے حضرت موسیٰ پاک شہید کے متعلق پوچھا تو پتہ چلا کہ انکے ایک بڑے خلیفہ شیر شاہ علی (مشہدی) قریب ہی جلوہ فرما ہیں۔ وہ اکثر اپنے شیخ کے دربار میں حاضری دیتے رہتے ہیں تو انکے پاس حاضر ہو کر سارا ماجرہ عرض کیا اور شاہ صاحب نے حضور کی درخواست کو قبول کرلیا اور آپکو ہمراہ لیکر اپنے پیرو مرشد کے دربار میں پہنچے خدام دربار نے حضرت موسیٰ پاک کو اطلاع دی کہ

"عالیجاہ! شیر علی آئے ہیں"

آپ نے فرمایا

"انکے ہمراہ شیر کرم علی بھی تو ہیں"

غرض یہ کہ دونوں غلامانہ آداب بجالائے" (۱۳)

حضرت موسیٰ پاک شہید نے حضرت شیر کرم علی سیالوی کو بیعت سے مشرف فرما کر ظاہری اور باطنی نور سے منور فرمایا اور خرقہٗ خلافت بھی عطا فرما کر تربیت کا اہتمام بھی کیا۔ حضرت بابا میاں شیر کرم علی قادری سیالوی کی حضرت موسیٰ پاک شہید سے بیعت ایک زبردست مجاہدہ و مکاشفہ کا ثمر تھا تذکرہ اولیائے چشت میں لکھا ہے۔

"آپ (حضرت میاں شیر کرم علی قادری سیالوی) نے اپنی زندگی میں بزرگان کرام کے معمول کے مطابق بلاد اسلامیہ کی سیرو سیاحت اور بزرگان عظام کی زیارت کی۔ جب آپ مدینہ طیبہ سے واپس ہوئے تو حضرت غوث پاک کے شہر بغداد شریف بفرمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ کافی عرصہ تک مجاہدہ و مکاشفہ جاری رہا۔ آخر حضرت غوث اعظمؒ نے عالم رویا یعنی خواب میں زیارت کرائی اور فرمایا کہ

"تیرا باطنی حصہ میری پشت سے مرد کامل حضرت موسیٰ پاک شہید کے پاس موجود ہے شہر ملتان جا کر لے لو"

خواب ہی میں موسیٰ پاک شہید کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر رخصت فرمایا۔ چنانچہ جناب موسیٰ پاک شہید سے تکمیل مدارج باطنی کے بعد واپس وطن لوٹے اور اپنے اصلی مسکن سیال شریف پہنچے تو ہزارہا انسانوں کی رشد و ہدایت کا سبب بنے۔"

حلقہ ارادت:

حضرت موسیٰ پاک شہید نے ملتان میں قال اللہ و قال الرسول اللہ سے مسند ارشاد قادریہ کے متوسلین کے

www.musapakshaheed.com

دلوں کو گرما دیا اور یہ حلقۂ ارادت بلخ و بخارا، ایران، توران افغانستان اور ہندوستان تک پھیلتا چلا گیا(۱۴) کیونکہ اسوقت آپ حضرت غوث الاعظمؒ کے نائب کی حیثیت سے برصغیر میں روحانی پیشواء اور قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی صحبت میں جو پہنچ جاتا آپ ہی کا ہو کر رہ جاتا۔ آپ زبردست مہذب الاخلاق اور معمارِ کردار شخصیت تھے۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے۔

"حدیث "کانت فی عینی موسیٰ ملاحتہ من راہ احبہ" کے مصداق تھے۔ یعنی موسیٰ کی آنکھوں میں نمکینی تھی جو ان کو دیکھتا تھا ان سے محبت کرتا تھا"۔

آپکے حلقہ ارادت میں عوام الناس و خواص کے علاوہ دور دراز کے علاقوں سے آنے والے تاجر، طالبانِ علم و عرفان و صاحبانِ علم و عرفان تھے۔ ایک طرف جنوبی ہندوستان سے لے کر دوسری طرف وسط ایشیاء تک کے لوگ اکتساب فیض کے لیے حاضر خدمت ہوتے تھے۔ اور مسند ارشادِ قادریہ تہذیب الاخلاق اور تعمیر کردار کا انسٹی ٹیوشن تھی جس کی وجہ سے ملتان برصغیر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کا مرکز و محور بن گیا زبدۃ الاثار میں شیخ محدث لکھتے ہیں کہ

"شرفا گیلان جو بعد میں ملتان لاہور اور اوچ شریف آ کر قیام پذیر ہوئے حضرت غوث پاک کی اولاد سے ہیں اور یہ سارے گیلانی سید حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب کی اولاد میں سے ہیں یہ سچے خلفاء صاحب عزو تمکین سید ہیں صوری و معنوی کمالات کا خزینہ ہیں۔ ان میں سے حضرت کلیم اللہ شیخ موسیٰ بن شیخ حامد گیلانی بڑے معروف ہوئے ہیں"۔

چینی، ترکی، ایرانی
ھندی، سندھی، افغانی
خاص خلیفہ ملتانی
ہر جا وسن تھاڈے مرید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید
سئیں
بھالو اساں ول لطفوں دید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

شہادت و تدفین:

حضرت موسیٰ پاک شہید کی زندگی کا یہ تابناک ترین پہلو ہے کہ آپ ایک زبردست زاھد و مرتاض ہونے کے باوصف بے مثال مجاھد بھی تھے اور جہاد فی سبیل اللہ میں جان شیریں جان آفرین کے سپرد کردی

بنا کردند خوش رسمے، بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کناد ایں عاشقان پاک طینت را

شیخ محدث زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں:

"آپ کے کسی مرید نے آپ کو شہید کر دیا تھا اور ملتان میں مدفون ہوئے"

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک بستی میں قیام فرماء تھے کہ شب کو شور و فغاں کی آواز سمع مبارک تک پہنچی تو دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ لنگاہ غارت پر تلے ہیں ارشاد فرمایا۔

"اشارہ صحیح ہوا بس زمانِ رحلت قریب ہے"

ہاتھی پہ سوار نہایت ہی اجلال و شوکت کیساتھ مع چند ہمراہیوں کے انکی طرف گئے سواری دیکھتے ہی قزاق فرار ہو گئے لیکن سلطان لنگاہ نے چھپ کر ایک تیر ایسا مارا جو حضرت کے وجود کرامت آسود کے پہلو پر لگا جس کے صدمے سے آپ شہادت کے منصبِ جلیل پر فائز ہو گئے۔ "وکان ذالک ثلث و عشرین من شعبان ۱۰۱۰ھ انا للہ و انا الیہ راجعون"

مقبول خدا محبوب جہاں ملا جام شہادت ورثہ میں
اے سبط نبی کے لختِ جگر یا موسیٰ پاک جمال الدین

پہلے پہل آپ کو اپنے والدِ ماجد کے قدموں میں اوچ شریف دفن کیا گیا پھر آپکو منگے ہٹی اور بعد ازاں ملتان میں آسودہ خاک کیا گیا۔

آئے چھڈ سپہ سالاری اے موسےٰ پاک پیارے — او اپنے باپ دادے دے پائے آ پاک نظارے
دعا ہر وقت کردے سن درِ مولا تے جیلانی! — شہادت دا وہو رتبہ اے میرے رب یزدانی!

مراقبے وچہ سی موسےٰ پاک نے سی سیس جھکایا — تھوڑی ہی دیر پچھوں الحمدللہ آپ فرمایا
تاں تھوڑی دیر پچھوں بندہ سی اک دوڑیا آیا — تو موسےٰ پاک دے قدماں تے آ کے سیس جھکایا،

پکارا اے مرے آقا مصیبت پیش آئی ہے، — دہائی ہے تیری میراں دوہائی ہے دہائی ہے
ہوئے اسوار پہنچے سخی موسےٰ اے جیلانی — پہنچے اک آن کی اک آن میں شیرِ یزدانی،

جاں پہنچے سن جتھے دے موسےٰ پاک پیارے — تو پائی چوروں نے ہیبت گئے سن دوڑ او سارے
سی لنگاہ ڈاکو وچہ انہاں دے ظالم نکارا سی! — گیا او بیٹھ لے کے بوٹی دا ظالم سہارا سی!

برابر ہاتھی جد پہنچا تو اس نے تیر چلایا — زخم کاری سخی موسےٰ دی اک وکھی دیوچہ آیا
تداں نوں پہنچ گئے ساتھی جو پچھے دوڑے آوندے سی — دلاں دے وچہ سارے بہت ہی اوہ گھبراوندے سی

جاں ڈٹھا زخم کاری آ گیا موسےٰ جیلانی نوں، — لے آئے ہاتھی تے پا، شہنشاہِ غوث زمانی نوں،
شہادت پائی تھوڑی دیر پچھوں موسےٰ جیلانی — شہید المجتبیٰ دا پایا رتبہ نورِ نورانی،

سن جنازے تے ہزاراں تے کروڑاں لوک آئے سن — شہید المجتبیٰ نے نور دے چشمے بہائے سن

www.musapakshaheed.com

جنازہ پڑھ کے دفنایا شہید پاک پیارے نوں — پیو دادے دے قدماں دل اس سید دلارے نوں

محمد غوث اک دن خواب وچ پوتے نوں فرمایا — تساں اے غوث ثانی وچ قدماں دے ہے دفنایا

لے جاؤ کڈھ کے صندوق مینگے ہٹی دفناؤ — میرے اے لاڈلے موسےٰ نوں قدماں دیوچوں چاؤ

شہید پاک نوں وچ منگے ہٹی آ کے دفنایا — تے روضہ وچ آ ملتان دے حامد نے بنوایا

رہے چوداں برس وچ منگے ہٹی پیر ملتانی — آئے اسوار ہو گھوڑے تے پھر یہ شیر یزدانی

عجب ہے اے کرامت پاک موسےٰ پیر پیراں دی — شہید بے گناہ عالی قدر اس میر میراں دی

اے وچ ملتان دن دے دس بجے غمخوار آئے سن — بمعہ اولاد موسےٰ پاک اے سردار آئے سن

ہویا دروازہ بھی اے پاک پہلے سی اے سلطانی
شہید پاک دی ہے خاص کرا اے بھی ہے مہربانی

تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ پندرہ سال مدفون رہنے کے باوجود حضرت کا وجود مسعود بالکل صحیح حالت میں تھا۔ لوگ حیران تھے کہ ولی اللہ کی لاش بالکل زندہ آدمیوں کی طرح ہے (۱۶)۔

امانت کی طرح رکھا زمیں نے روز محشر تک
ہوا اک موئے تن میلا نہ اک تارِ کفن بگڑا

ملتان کا پاک دروازہ حضرت موسیٰ پاک شہید کی پاکبازی و بزرگی سے منسوب ہو کر پاک دروازہ کہلاتا ہے اور آپ کا مزار مبارک دربار حضرت "پیران پیر صاحب" کے نام سے زیارت گاہ خلق ہے۔ آپ کے اہل خانہ کی حرمت کی نسبت سے ملتان کا ایک اور دروازہ حرم دروازہ کہلاتا ہے۔

ازدواجی زندگی و اولاد

حضرت موسیٰ پاک شہید کا عقد مبارک حسینیہ سادات میں حضرت سید صفی الدین گازرونی کی اولاد میں سے سیدۃ النساء امۃ القوی عصمت خاتون سے ہوا جو اوصاف جمیلہ کی حامل و پارسا خاتون تھیں[1]۔

حضرت موسیٰ پاک شہید کے چار صاحبزادگان تھے۔

(۱) حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنی حیات ہی میں صاحبزادہ اول حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی کو خلافت و سجادگی تفویض کر دی۔ جو علم و عمل میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے آخر میں ملتان میں مستقل سکونت پذیر ہو گئے۔ اور باقاعدہ رُشد و ہدایت اور درس و تدریس کا اہتمام دربار پیرانِ پیر پر کرتے کیونکہ آپ کے والد ماجد کا زیادہ تر وقت جنوبی ہندوستان کی طرف گزرتا تھا۔ موجودہ مسجد آپ نے ہی تعمیر کرائی بعدہ خانقاہ کی تعمیر بھی کرائی۔ والد ماجد کی وفات کے بعد آپ اُچ شریف اور ملتان کی مسانِد ارشاد قادریہ کے سجادہ نشین ہوئے

[1] دیگر عقد کے بارے بحرالسرائر خاموش ہے۔

www.musapakshaheed.com

لیکن بعد میں از خود اپنے چچازاد کو اُچ کی سجادگی تفویض کر دی۔ آپ کے جانشین فرزند حضرت نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی شاہجہان کی طرف سے ملتان کے صوبیدار بھی رہے۔ ور دار لشکوہ کو اورنگ زیبی عتاب میں پناہ بھی دی۔ یہ مورث اعلیٰ گیلانی خانوادہ دربار حضرت پیران پیر صاحب، مضافات ملتان، شیخ پور شجرہ، خانگڑھ، جالوالہ، ڈیرہ غازی خان کے ہیں۔ انہیں کی اولاد نے دربار حضرت پیران پیر صاحب پرینگ گیلانی ایسوسی ایشن اصلاح احوال کیلئے بنائی ہوئی ہے۔

(۲) صاحبزادۂ ثانی سید جان محمد بڑے متقی، پرہیز گار اور صاحب علم و حلم تھے۔ آپ ملتان سے دہلی چلے گئے۔ دہلی میں متصل قلعہ فیروز شاہ مدفون ہیں۔ سادات گیلانی آگرہ انھی کی اولاد میں سے ہیں۔

(۳) صاحبزادۂ ثالث سید عیسیٰ بڑے پاکباز، صاحبِ کرامت، عارفِ ربانی و محبوبِ یزدانی تھے۔ آپ برلب النگ حرم دروازہ اپنے علم و معرفت کے گوہر صاحبزادگان حضرت عنایت ولایت کے نام سے مشہور روضہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد تحصیل شجاعباد و جلال پور پیر والا اور مظفر گڑھ میں قیام پذیر ہے۔

(۴) صاحبزادۂ چہارم حضرت سید یحییٰ جو کہ جہانگیر اور شاہجہان کے زمانے میں علی التواتر صوبیدار ملتان رہے آپ نے نہایت راست بازی سے صوبہ داری کی۔ سخاوت کی وجہ سے نواب سخی کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور حرم دروازے اور پاک دروازہ کے درمیان بغیر گنبد کے مقبرے میں مدفون ہیں آپکی اولاد ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

خلفاء:

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنے مریدوں میں سے امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور حضرت بابا میاں شیر کرم علی قادری بانی مسند ارشاد چالیہ شریف ضلع سرگودھا کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا نیز حضرت شاہ داؤد بندگی کرمانی بانی مسند ارشاد شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ اور حضرت سید شیر شاہ مشہدی بانی مسند ارشاد شیر شاہ ملتان کا شمار بھی حضرت موسیٰ پاک شہید کے خلفاء میں سے ہوتا ہے (۱۵) گرچہ وہ مرید آپکے والد ماجد حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش و جہان بخش کے تھے۔ جبکہ سجادگی و خلافت فرزند رشید حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی کو عطاء ہوئی۔

گیلانی خانوادہ نے برصغیر پاک و ہند میں ملتان اور اُچ شریف کی قادریہ مسانند ارشاد کے ذریعے جودینی، علمی و تہذیبی خدمات سرانجام دیں ہیں اسکا اعتراف شیخ محدث نے یوں کیا ہے۔

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

(ترجمہ: وہ نور جو مشرق میں جیلان سے چمکا۔ اسی نُور نے دنیا کو اور تمام انسانوں کو منور و تاباں کر دیا۔ اسی سے آخر مشرق اور مغرب بھی روشن ہو گئے اور اسی سے اُچ اور ملتان کو بھی شہرۂ آفاق ملا۔ (یعنی خانوادہ غوث الاعظم کے فیض سے ہی ملتان اور اُچ کو فضیلت و مرتبیت و مرکزیت روحانی حاصل ہے۔)

www.musapakshaheed.com

سیرت:

اخبار الاخیار میں حضرت امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی بیان کرتے ہیں کہ اُنکے مرشد حضرت محی الدین ثانی سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کی سیرت مبارک اس آیت کا مصداق تھی۔

"انک لعلی خلق عظیم"

زبدۃ الآثار میں بھی شیخ محدث "سلسلہ عالیہ قادریہ کے آداب" بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اُن کے پیرو مرشد حضرت موسیٰ پاک شہید کی زندگی کا ہر لمحہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگوں کی طرح کلام اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و نفاذ میں گزرا، اور ان بزرگوں کے بارے شیخ محدث بیان کرتے ہیں کہ

"یہ چیزیں ہم نے بزرگانِ قادریہ کے معمولات اور تصانیف سے جمع کر دی ہیں اور بعض احوال ہم نے بزرگانِ سلسلہ قادریہ سے بچشم خود مشاہدہ کئے ہیں۔ ہمارے شیخ سید جمال اللہ جمال الدین بن حامد بن عبدالرزاق بن عبدالقادر بن محمد بن شمس الدین بن شاہ میر بن علی بن مسعود بن احمد بن الصفی بن عبدالوہاب بن شیخ الاسلام شیخ السموات والارضین محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ الحسنی والحسینی نے ماہ شوال ۹۸۵ ہجری کو ہمیں بعض معمولات کی اجازت عنایت فرمائی اور اس میں ظاہری شریعت کا احترام مقدم فرمایا اور کلام اللہ اور سنت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان بزرگانِ قادریہ نے ہمیشہ عقاید اہلسنت پر عمل کیا۔ ریاضت نفس، صبر جمیل، طلبِ مولیٰ، مصائب پر تحمل، لگاتار جدوجہد، علوم دینی کی پیاس، فقراء کی مجلس، بادشاہوں سے اجتناب، اغنیاء سے دوری، اللہ سے ہر وقت دعا و التجا، شیطان کے مکر سے توبہ و استغفار، اللہ کی رحمت کے امیدوار، دل میں حزن و رقت، جولانی فکر، اخوت و مودت، مساکین پر رحم، جود و سخا کا اختیار کرنا، بخل سے پرہیز، تمام امور میں میانہ روی، فواحشات سے اجتناب، الحب فی اللہ والبغض للہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، دین کے معاملات میں سختی سے پابندی، نزاعی امور کو چھوڑنا، طبیعت میں خوش مذاقی، احوال و کرامات کو ترک کر دینا، حکم قضا پر سر تسلیم خم کر دینا، محبت شیخ میں غرق رہنا، اپنی توجہ شیخ میں لگائے رکھنا، تمام احوال میں جمیعتہ قلب کا اختیار کرنا، تمام اشیاء میں مشاہدہ حق کرنا"

حضرت موسیٰ پاک شہید کی تصنیف تیسیر الشاغلین:

تیسیر الشاغلین حضرت موسیٰ پاک شہید کی واحد گراں قدر کتاب ہے جسے سلسلہ قادریہ کے نصاب کی حیثیت حاصل ہے اس کتاب کے پاکستان بھر میں مختلف جگہوں پر قلمی نسخے موجود ہیں۔ نیز ۱۳۰۹ھ میں مطبع صدیقہ فیروز پور انڈیا نے اسکو شائع کیا تھا۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو "فہرست مشترک نسخہ ھائی خطی، فارسی، پاکستان" جلد سوم عرفان از احمد منزوی۔ تیسیر الشاغلین تین حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ چند ابواب پر مشتمل ہے، جو علم و اخلاق اور رشد و ہدایت کی باتوں سے پُر ہے۔ اسمیں اذکار و ادعیہ ہیں جو آپکے اجداد سے مسلسل چلے آتے ہیں۔

www.musapakshaheed.com

حلیہ مبارک:

حضرت امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول ہے کہ

"میرے پیر و مرشد حضرت موسیٰ الجیلانیؒ حضور اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے" (۱۷)۔

جس کی ایک خوبصورت دلیل شیخ محدثؒ مدارج نبوت میں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کے ضمن میں حدیث شریف

" کان رسول اللّٰہ احسن البشر قدماً۔ " (رواہ ابن سعد)

نقل کرتے ہوئے اپنے پیرو مرشد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"کاتب الحروف عفی اللہ عنہ (یعنی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ) کہتا ہے کہ میرے پیرو مرشد سیدی الشیخ موسیٰ (پاک شہید ملتانی) الجیلانیؒ کی ایڑیاں صفاء و لطافت میں اس حد تک تھیں کہ کسی حسین و جمیل کے رخسار بھی ایسے نہ ہونگے۔"

عالم اسلام کے عظیم المرتبت محدث کا اپنے مُرشد کو حضور ﷺ سے مشابہت دینا اُن کے کمالاتِ صوری و معنوی کا اعتراف ہے کیونکہ حضرت محدثؒ نے

آنحضرت ﷺ کا حلیہ مبارک جو احادیث میں دیکھا، اُس کا عین مظہر اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کو پایا۔

اور

شیخ محدثؒ نے جو روحانی مشاہدات جمال مصطفیٰ ﷺ میں کئیے، اُنکی ظاہری و باطنی مشابہت اپنے مُرشد میں پائی۔

گویا حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ عکس مصطفیٰ یعنی "المتحلی بحلیۃ المصطفے" تھے (اخبار الاخیار)۔

خالقِ کائنات کا وعدہ ہے کہ "اے میرے بندو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا"

حضرت موسیٰ پاک شہید نے ساری زندگی احیائے شریعت اور قیام امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں گزار دی۔ اور یوں اپنی تمام تر زندگی اسلام کے عالمگیر نظامِ حیات کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کرنے کیلئے وقف کی ہوئی تھی اور اس پاکباز مردِ خدا نے اپنے شب و روز اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے صرف کر دیئے۔ اور اسوۂ رسول اللہ ﷺ پر ثابت قدمی سے عمل کر کے مردہ دلوں کی مسیحائی فرمائی آپ نے دین کے متوالوں کے ذریعے گمراہ عقل پرستوں کا شدت سے ایسا مقابلہ کیا کہ اسلام کو ایک بار پھر استحکام مل گیا۔ آپ محی الدین ثانی کے لقب سے اپنی زندگی میں ہی مشہور ہوئے اور تا بعد اسلام

www.musapakshaheed.com

کا یہ فرزند عظیم لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیگا، کیونکہ اللہ جو وعدہ کرتا ہے وہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔

ای دیدہ بیا لقائے منظور بہ بیں
آں جبہہ و آں جمال و آں نور بہ بیں
در وادیٔ ایمن بہ محبت بگزر
ہم موسیٰ وہم درخت وہم طور بہ بیں

(شیخ محدثؒ)

حواشی اور کتابیات:۔

۱۔ رود کوثر از شیخ محمد اکرام۔
۲۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔
۳۔ ملتان۔ ماضی وحال کے آئینے میں از سبطین گیلانی۔
۴۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی از خلیق احمد نظامی۔
۵۔ تاریخ ملتان فریدی II میں تقریظ کے عنوان سے پیر حسام الدین راشدی کا مضمون۔
۶۔ منشور مرکزی جمعیۃ العلمائے پاکستان۔ ۱۹۷۰ء۔
۷۔ "بحر السرائر" کو فارسی زبان میں سید سعد اللہ رضوی نے تصنیف کیا ہے
یہ گیلانی خانوادہ کا تذکرہ ہے۔ یہ قلمی نسخہ ہے۔
۸۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری۔
۹۔ زبدۃ الآثار از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔
۱۰۔ اولیائے بہاولپور، خطہ پاک اوچ از مسعود حسن شہاب۔
۱۱۔ تاریخ ملتان ذیشان، آئینہ ملتان از منشی عبدالرحمان خان۔
۱۲۔ تاریخ ملتان جلد دوم، خانقاہی نظام از مولانا نور احمد فریدی۔
۱۳۔ تذکرہ اولیائے چشت از مولانا سلطان احمد فاروقی سیالوی۔ نیز انوار قمریہ
۱۴۔ مرقع ملتان از سید اولاد علی گیلانی۔
۱۵۔ ماہنامہ "درویش" لاہور۔ اولیائے اللہ نمبر حصہ دوم اپریل ۱۹۹۴ء۔
۱۶۔ تواریخ ملتان از حکم چند۔
۱۷۔ مدارج نبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔
۱۸۔ رسالہ وصیت از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔
۱۹۔ پنجاب گزٹیر حصہ دوم۔
۲۰۔ گیلانی چشمۂ رحمت (منظوم) از عزیز مہاجر امرتسری۔ سوانح حیات کے اشعار اسی سے نقل کئے گئے ہیں۔
۲۱۔ تفسیر آیت نور از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۲۲۔ برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء از قاضی جاوید
۲۳۔ فہرست مشترک نسخہ خطی فارسی پاکستان جلد سوم، ۶ نائن از احمد منزوی

www.musapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَحْزَابِہٖ مُحْیِیْ دِیْنِہٖ وَمِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تیسیر الشاغلین

حضرت سیدی سندی و شیخی مشکوٰۃ مصباح الاحدیۃ مرآۃ جمال الحقیقۃ المحمدیۃ النور الازہر والسر الاقدس الاطہر صاحب المجد والمفاخر کامل الباطن والظاہر المتحلی بحلیۃ المصطفیٰ والمتخلق باخلاق المرتضٰے الشیخ الوصی المرضی البہی جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ پاک شہید الحسنی الحسینی الگیلانی ثم الملتانی قدس سرہ کی نادر روزگار تصنیف "تیسیر الشاغلین" کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ تیسیر الشاغلین علم و اخلاق اور رشد و ہدایت کا ایک ایسا انمول خزانہ ہے جس کے صاحب کتاب خود عملی نمونہ تھے۔ ان میں جو عبادات و تقربات و ادعیہ و اذکار و اشغال درج ہیں وہ کتب معتبرہ اور ثقہ روایات کے تواتر کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ متوارث ہیں۔ اور تواتر و تسلسل کا یہ سلسلہ حضرت غوث الثقلین قطب الخافقین شیخ شیوخ العالم محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مربوط و منوط ہے۔

www.musapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

صبح کے اذکار و دعائیں

دعا و سکوت

پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ سوال کرنے 'دعا مانگنے' خاموشی اختیار کیے رہنے یا ان کو روک رکھنے کے بارے میں نیز اس مسئلے پر کہ ان میں کونسا عمل افضل ہے یا کس کو کس پر ترجیح حاصل ہے علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے دُعا کو خاموشی پر فضیلت دی ہے اور بعض نے خاموش رہنے کو دُعا پر ترجیح دی ہے کیونکہ ان کے خیال میں دُعا ایک طرح کی شکایت ہے یا اللہ کے فیصلوں پر عدم رضامندی کا اظہار ہے یا پھر حق تعالیٰ سُبحانہٗ کی تدبیر و اختیار کو ناکافی سمجھنا ہے اور یہ جناب اُلوہیت مآب کے حضور ترک ادب ہے۔ لیکن اہلِ تحقیق ان میں سے کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز پر ہرگز ترجیح نہیں دیتے۔ ہاں البتہ یہ شرط اور قید ضرور لگاتے ہیں کہ دُعا کیلئے ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ اس خاص وقت میں مانگی ہوئی دُعا فضیلت کا رتبہ رکھتی ہے۔ ایسے لمحے میں بندہ دُعا کے ذریعے اپنے دل کے اندر ایک خاص رغبت سچا ذوق اور ولولہ اور قلب کے کُھل جانے کی کیفیت محسوس ہی نہیں کرتا بلکہ ان کا معائنہ و مشاہدہ بھی کر لیتا ہے۔ اسی طرح خاموشی کیلئے بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ ان لمحات میں خاموش رہنے کو فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس خاص وقت میں دل پر انقباض کی حالت طاری ہوتی ہے بندہ اپنے دل میں حشمتِ ربّانی کا تسلّط پاتا ہے یا پھر اس کے اندر استغراق اور حضوری کی جلوہ پاشیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں دُعا مانگنا اس خاص کیفیت کے مخالف اور خلل پیدا کرنے والا عمل ہے۔ لہٰذا اس لمحے خاموش رہنے کو فضیلت اور ترجیح حاصل ہے۔ سکوت اور دُعا طلبی دونوں کی اصل اور بنیاد ایک ہی ہے۔ یعنی عجز و انکسار، خشوع و خضوع دل کی حضوری اور کشائشِ قلب۔ پس سالک کو جیسا وقت اور جیسی حالت و کیفیت میسر ہو وہ اس کے مطابق عمل کرے۔ خواہ وہ درویشی کے مرحلے میں ہو، اشغال میں مصروف ہو یا اُسے قلب کی حضوری مل چکی ہو۔

اے درویش! ہوشمندی سے کام لے اور پوری سعی و کوشش کر کہ تو غیر اللہ سے دُور رہے اور صرف اسی ایک کی یاد میں محو رہے۔ بلکہ اسی کی حاضری میں رہے اور کوئی ایک سانس بھی اس کی یاد سے خالی نہ ہو۔

www.musapakshaheed.com

ورنہ تو خود دیکھ لیگا کہ حسرت اور ناکامی اپنے پر پھیلا کر تمہارے اوپر چھا جائے گی پس ضروری ہے کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض جس حالت میں بھی تو ہو اپنی زبان کو ذکرِ حق سے تر رکھ تاکہ تر و تازہ اور بے اندازہ رحمتیں دم بدم تجھ پر برستی رہیں۔ خاص طور پر آدھی رات، پچھلی رات اور وقتِ سحر کا خیال رکھو کیونکہ یہی گھڑیاں محمود ہیں اور انہی میں جلوہ ریزیاں ہوتی ہیں۔ یہی مقصود ہے۔

صبح کے اوراد و اذکار

صبح کے وقت آہ و زاری کرو، استغفار کرو اور دُعائیں مانگو۔ خاص طور پر وہ دُعائیں جو قادریہ سلسلے کے درویشوں میں رائج ہیں۔ کہو:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

اور یہ بھی کہو:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا

اور سورۃ انعام کی پہلی تین آیات کا ورد کرو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ۔

اور یہ آیت

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ ایک بار پڑھو:

پھر کہو:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور اس کے بعد کہو:

عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

www.musapakshaheed.com

نیز کہو:

اَللّٰهُمَّ هٰذا یوم جَدِیْدٌ فَافْتَحْهُ عَلَیَّ بِطَاعَتِكَ وَاخْتِمْهُ لِیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ حَسَنَةً وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَزَكِّهَا لِیْ وَمَا عَفَالِیْ وَمَا عَلِمْتُ فِیْهِ مِنْ سَیِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا لِیْ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اب تین مرتبہ کہو: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْوَهَّاب

اور تین سو گیارہ مرتبہ کہو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آخری اور شروع کے لفظ کو ملا کر

سات سو گیارہ مرتبہ کہو: اَللّٰه اَللّٰه

ایک ہزار ایک مرتبہ "یا" کا لفظ بڑھا کر کہو: یَا اللّٰهُ یَا اَللّٰه

اور سو مرتبہ اُس محبوب پر درود پڑھو جو سلسلۂ قادریہ کا مختار ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

آیت الکرسی کا حصار

ہر صبح اور شام کو بلا ناغہ اپنے گرد حصار باندھ لیا کرو جو حضرت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور جس کا طریقہ یہ ہے:

"آیت الکرسی" اَلْعَظِیْمُ تک ایک بار پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ پر دم کرو پھر یہی آیت پڑھ کر اپنے بائیں ہاتھ پر دم کرو۔ اسی طرح تیسری بار پڑھ کر اپنے سامنے اور چوتھی بار جانب پُشت اور پانچویں بار اپنے سر اور آسمان کی طرف اور چھٹی بار اپنے تمام اعضا پر دم کر کے ساتویں بار اس کے ساتھ ملا کر کہو حَصَّنْتُ نَفْسِیْ وَرُوْحِیْ وَجَسَدِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَمَا اُحِبُّ وَمَا اَمْلِكُ فِیْ خَزَائِنِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْفَالُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَفَاتِیْحُهَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَكَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا۔

اور اپنے دائیں طرف، بائیں طرف اور اپنے سامنے اور پیچھے دم کرو اور اپنے ہاتھوں کو تمام جسم اور اعضا پر ملو۔ اس کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھو۔

یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْكَافِیْ

www.musapakshaheed.com

دوسرا باب

نماز فجر - اذکار و دعائیں

وضو

اے طالب! چاہیئے کہ ہر نماز کے واسطے تم تازہ وضو کرو۔ اور وضو کے جو اسرار ہیں اُن کے معانی کو بھی جانو۔ ہر عضو کا اپنا الگ الگ وضو ہوتا ہے۔ اُن کے رموز کو سمجھو اور ہر عضو کو پورے خلوص اور حضوری کے ساتھ دھوؤ تاکہ مختلف اوقات کے نورِ حضور کی برکت تم پر ظاہر ہو جائے۔ نماز کے اندر حضوری کا دارو مدار وضو کی حضوری کے مطابق ہوتا ہے اور نماز میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی وضو میں غلطی اور غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ پانی گرانے کا بھی خیال رکھو اور شیطان کے وسوسوں کا دروازہ اپنے اوپر نہ کھولو۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے: لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ وَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ۔

نماز سنت

واضح رہے کہ نماز مسنونہ دو طرح کی ہے: (۱) موقتہ (جس کیلئے وقت اور مقام مقرر ہو) اور (۲) غیر مؤقتہ (جس کیلئے وقت یا مقام مقرر نہیں ہے)۔ غیر موقتہ نمازوں کیلئے کوئی بندش اور پابندی نہیں ہے۔ تاہم موقتہ نمازیں یا راتبہ والی ہوتی ہیں، یا غیر راتبہ۔ راتبہ یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ کچھ زائد نماز بطور وظیفہ[1] مقرر کر لی جاتی ہے اور غیر راتبہ وہ ہے جس کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔ راتبے فرائض کے بعد پانچ ہیں۔ دو رکعت راتبہ فجر۔ چھ رکعت راتبہ ظہر یعنی چار رکعتیں نماز فرض سے پہلے اور دو رکعتیں فرضوں کے بعد۔ ایک قول کے مطابق عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعتیں عصر کا راتبہ ہیں۔ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ چار رکعتیں مؤقتہ نہیں ہیں۔ راتبہ مغرب فرض کے بعد دو رکعتیں اور عشا کا راتبہ بھی فرض کے بعد دو رکعتیں ہیں۔

جب تم فجر کی دو رکعت سُنّت اپنے گھر میں ادا کرو تو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سُورۂ اخلاص پڑھو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر بار پڑھو: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ۔

اس کے بعد قلب کو بیدار و زندہ کرنے کی نیت سے اکتالیس مرتبہ پڑھو: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا يَا اَللّٰهُ۔ اور اگر وقت کی گنجائش ہو تو ایکبار

---

[1] وظیفہ ہر اُس کام کو کہتے ہیں جو پابندی کے ساتھ متواتر اور مسلسل کیا جائے۔ یہاں وہ سُنتیں مُراد ہیں جو ہم معمولاً پڑھا کرتے ہیں یعنی سُنّتِ مؤکدہ۔

www.musapakshaheed.com

سورۂ قاف بھی پڑھ لو ورنہ وقت کے تقاضے کے مطابق جو بھی پڑھ سکو پڑھ لو۔ البتہ یہ اوراد ضروری ہیں۔

نمازِ فرض

ہر نماز کے فرائض مسجد میں با جماعت ادا کرنے چاہئیں تاکہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سُنّت کی پیروی کی فضیلتیں تم کو نصیب ہوں۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ پوری نماز، بالخصوص نمازِ فرض عاجزی اور دل کی حضوری[1] سے ادا ہو۔ اللہ کا خوف دل پر طاری ہوگا تو نماز کی تکمیل میں خلوصِ ہمت و استعداد کو تقویت ملے گی۔ ان میں ایک نہایت اہم چیز یہ ہے کہ آیاتِ قرآن کی تلاوت کے دوران توجّہ کو مرکوز رکھو اور دیکھو کہ ہر لفظ جو تمہارے منہ سے نکل رہا ہے تم اس کے معانی سمجھتے ہو اور ان پر غور و فکر کر کے حضوری کے راز کو پا لیتے ہو۔ تمہاری زبان سے نکلی ہوئی آواز بھی تمہارے دل کی ترجمان ہے۔ اس لئے یہ فوراً دل کی آواز بن جاتی ہے جب تک زبان کی آواز اور دل کی آواز ایک ہو کر ترجمان نہ بنیں گی نماز پڑھنے والے کی حمد و مناجات حق سبحانہٗ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام نہ ہو سکے گی۔ اور نہ ہی اس کی شنوائی ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ نماز کی جس ہیئت میں تم ہو (یعنی نماز کی ظاہری شکل کھڑا ہونا، ہاتھ باندھنا، رکوع، سجدہ قعدہ وغیرہ) اُس ہیئت کے جو آدابِ خُشوع و خُضوع ہیں تم انہیں پورے کر رہے ہو یا نہیں۔ جب تک خُشوع کے یہ آداب تمہاری رُوح کے ذوق سے ہم آہنگ نہ ہو جائیں دوسری ہیئت نہ بدلو۔ سوائے البتہ فرائض میں جو با جماعت ادا کئے جائیں کیونکہ ان میں نماز کو طویل کرنا درست نہیں ہے۔ نماز کے اہم ترین امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے دنیاداری کے تمام دھندے، پریشانیاں، تفکرات اور باطن کے غم و اندوہ اور متفرق و مختلف خیالات دل سے یکسر نکال دیئے جائیں۔ دل بالکل خالی اور ایک ہی نقطے پر مرکوز ہوگا تو جان سکو گے کہ تم کیا کر رہے ہو، کیا پڑھ رہے ہو اور کس کے حضور سجدہ ریز ہو۔ اس کے علاوہ تم پر سستی اور غفلت طاری نہ ہوگی۔ غفلت ہو یا کسی قسم کی مستی (مثلاً اقتدار کی، دولت کی، علم کی، نیکی کی نشے کی، یا کوئی اور) باطن کے مزاج کے خلاف ہیں اور ہیئتِ نماز کے بھی منافی ہیں۔ اعتدال دلجمی میں ہے۔

اگر غفلت اور سستی کا اندیشہ ہو تو نماز سے پہلے اسے زائل کر دو۔ بہتر یہ ہے کہ وقت سے پہلے وضو کر لو اور نماز کیلئے مستعد ہو جاؤ۔ اور یہ بھی کہ فرائض سے پہلے کی سنّتوں کو نظر انداز نہ کرو۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر لوگوں سے غلط ملط رہنے کی وجہ سے کوئی جذباتی لہر تمہارے دل میں پیدا ہو چکی ہوگی یا کوئی کدورت آ چکی ہوگی تو وہ سنّتوں کی برکت سے دُور ہو جائیگی اور تمہارا باطن نماز کی شائستگی اور حمد و ثنائے حق تعالیٰ کی صلاحیت کیلئے صاف ہو جائیگا۔

---

[1] حضوری سے مراد توجّہ کی وہ یکسوئی ہے جس سے یہ یقین اُبھرے کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ یا کم از کم یہ کہ خُدا تمہیں دیکھ رہا ہے اور تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔ (مترجم)

www.musapakshaheed.com

یہ بات بھی اچھی طرح جان لو کہ وجود کی جو بڑی بڑی قوتیں ہیں ان میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی خاصیت ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے کسی دوسری میں نہیں پائی جاسکتی۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نماز کی مختلف ہیئتوں میں سے ہر ہیئت کے اندر ایک خاص راز ہے، خاص حکمت ہے جو اس کے سوا اور کسی میں نہیں پائی جاسکتی۔ اہلِ وجدان، ذوق اور حال کے راستے سے اس کی لذت تک پہنچ جاتے ہیں۔
وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْھَادِیْ اِلَی الرَّشَادْ! (صحیح راستے کی طرف اللہ ہی ہدایت اور توفیق دینے والا ہے۔)

صلوٰۃ

اب ذرا پوری توجہ سے سنو اے درویش!
صلوٰۃ کا لفظ اصل میں تو عام استعمال کی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی "دعا" کے ہیں۔ لیکن شریعت میں اس سے مُراد تمام ذِکر اذکار اور بعض قلبی، جسمانی اور عملی شکلیں ہیں۔ پس دُعا کی یہی حقیقت ہے جو انتہائی پختہ اور مکمل ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ بندے کے وجود کے تمام اجزا قولاً، فعلاً، عملاً اور حالاً حق سُبحانہٗ و تعالیٰ کو حد درجہ عجز و انکساری اور خوف و خشیت کے ساتھ یاد کریں۔ یعنی اس طرح یاد کریں کہ گویا یہ خود مجسّم زبان بن جائیں۔ انسانی وجود کے ذرات میں سے کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہ ہو جو اپنے باطن کے اعتبار سے دُعا طلبی میں پیچھے رہ جائے۔
صلوٰۃ کا لفظ صلہ سے بھی نکلا ہے۔ اس لحاظ سے حقیقی مصلّی (یعنی نماز گزار یا دُعا مانگنے والا) وہ ہوگا جو شہود کے نور کے غلبے سے اور وجود کی جستجو اور رسائی میں خلقت سے جدا ہو کر حق کے ساتھ پیوست ہو جائے۔ چنانچہ حضور سرورِ کائنات عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّات معراج میں حق ربوبیت سے واصل ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اِنسیت کے خواص کو حضرت عزّ اسمہٗ کے ساتھ وصل ہو جانے کا ذریعہ بنایا۔ جیسا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کا قول ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے نیز یہ قول کہ الصّلوٰۃ اللہ کے ساتھ وصل ہے اس کے غیر سے کٹ جانے کے بعد (اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ اَلصَّلٰوۃُ صِلَۃٌ بِاللّٰہِ بَعْدَ الْاِنْفِصَالِ عَنْ غَیْرِہٖ)

نمازِ فجر کے اوراد

جب نمازِ فجر کے فرائض سے فارغ ہو جاؤ اور سلام پھیر چکو تو اس سے پہلے کہ التحیات کی نشست سے اپنے پاؤں دوہرے کر چکو دس دفعہ یہ پڑھو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

www.musapakshaheed.com

الحمد یحیی و یمیت و ھو حیٌّ لا یموت بیدہٖ الخیر و ھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

اور اسی جگہ بیٹھے ہوئے دس دفعہ سورۃ اخلاص پڑھو اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علیٰ کل شیءٍ قدیر پڑھو۔ پھر ستّر دفعہ کلمۂ استغفر اللہ دہراؤ۔ اس کے بعد خلوت میں چلے جاؤ اور قبلہ رو بیٹھ کر ان وظائف میں مشغول ہو جاؤ جو نیچے لکھے جا رہے ہیں۔ تاہم ایک بار اس دُعا کا ورد کرو۔

اللّٰھم انی اعوذ بك باسمك المکنون المخزون السلام المنزل القدوس الطاھر الاطھر یا دھر یا دیھور یا دیھار یا ازل یا ابدُ یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد یا ھو یا من ھو یا من لا الہ الا ھو یا من لا یعلم این ھو یا کافی یا کینان یا کائن قبل کل کونٍ یا کائن بعد کل کونٍ اھیاً اشرا ھیاً اذونی اضباوث یا مجلی عظائم الامور سبحانك علیٰ حلمك بعد علمك سبحانك علیٰ عفوك بعد قدرتك فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم۔

لیس کمثلہ شیءٌ و ھو السمیع العلیم۔

اللھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ ال محمد بعددِ کل شیءٍ کما صلیت و سلمت علیٰ ابراھیم انك حمیدٌ مجید۔

اور اب ننانوے اسماء الحسنیٰ کا ورد کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم الملك القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق

www.musapakshaheed.com

البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق
الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع
المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف
الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلی الكبير
الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب
المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث
الشهيد الحق الوكيل القوی المتين الولی الحميد
المحصی المبدی المعيد المحيی المميت الحيی القيوم
الواجد الماجد الواحد الاحد الصمد القادر
المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر
الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنعم المنتقم
العفو الرؤف مالك الملك ذوالجلال والاكرام
الرب المقسط الجامع الغنی المغنی المعطی المانع
الضار النافع النور الهادی البديع الباقی الوارث
الرشيد الصبور الذی ليس كمثله شیٔ وهو
السميع البصير غفرانك ربنا واليك المصير
نعم المولٰی ونعم النصير محمد رسول الله السيد
الصادق المصدوق الامين ورسول رب العالمين

اب یہ دعا پڑھو۔

اللهم انی اسئالك بحق هذه الاسماء كلها
وبحق شرفها وكرامتها وحقائقها ودقائقها
وتفسيرها وتعظيمها وتكريمها ان تعطی لنا
خير الدنيا وخير الآخرة وان تصرف عنا
شر الدنيا وشر الآخرة وان لاتسلط علينا من
لم يرحمنا فی الدنيا والآخرة احدا من خلقك

www.musapakshaheed.com

یا ارحم الرحمین۔ اللھم انا نسألک ان لا تدع لنا ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا دیناً الا قضیتہ ولا فاسداً الا اصلحتہ ولا شراً الا صرفتہ ولا غائباً الا رددتہ ولا عملاً الا تقبلتہ ولا عدوا الا کفیتہ واھلکتہ ولا صدیقا الا کافیتہ وجازیتہ ولا غما الا کشفتہ ولا قبیحاً الا سترتہ ولا سقیما الا شفیتہ ولا فقیراً الا اغنیتہ ولا عسیراً الا یسرتہ ولا نذراً الا وفیتہ ولا خطیئۃ الا کفرتھا ولا سیئۃً الا محوتھا ولا خطرۃ الا سددتھا ولا کربۃ الا کشفتھا ولا نعمۃ الا اتممتھا ولا فضلاً الا اسبغتہ ولا خطاءً الا دفعتہ ولا بلآءً ولا دماءً الا دفعتھا برحمتک یا ارحم الراحمین

اب دس دفعہ پڑھو۔

فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

دس دفعہ پڑھو

اللھم اجرنا من النار یا مجیر۔

پھر تین دفعہ پڑھو۔

بسم اللہ خیر الاسماء۔ بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔

پھر تین دفعہ

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم اھدنا من عندک وافض علینا من فضلک

www.musapakshaheed.com

والشر علینا من رحمتك وانزل علینا من برکاتك ولا تنسنا ذکرك ونجنا من عذابك وجنبنا من تخطك۔

پھر تین دفعہ پڑھو۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ عدد خلقہٖ ورضا نفسہٖ وزنۃ عرشہٖ ومنتہیٰ علمہٖ وملاء سمٰوٰتہٖ ومداد کلماتہٖ

دس مرتبہ پڑھو۔

لآ الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ واستغفر اللہ الاول والاٰخر الظاھر الباطن لہ الملك ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علےٰ کل شیئٍ قدیر۔

تین مرتبہ یہ پڑھو۔

اللّٰھم انت خلقتنی وانت ھدیتنی وانت تطعمنی وانت تسقینی وانت تمیتنی وانت تحیینی وانت ربی لا رب لی سواك ولا الٰہ الا انت وحدك لا شریك لك ولا الٰہ الا انت استغفرك واتوب الیك

ایک بار پڑھو۔ اللّٰھم انت ربی لآ الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علےٰ عھدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علیّ وابوء بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب جمیعًا الا انت وتب علی انك انت التواب الرحیم۔ اللّٰھم انی ضعیفٌ فقوّنی فی رضاك ضعفی واجعل الاسلام منتہیٰ رغبتی وبلّغنی وبشرنی برحمتك وخذ الی الخیر

www.musapakshaheed.com

بناصیتی واجعل لی ودّاً فی صدور الذین اٰمنوا
وعہداً عندک یا ارحم الراحمین اللّٰھم جنبنا
منکرات الاعمال والاخلاق والاھواء والادواء

تین مرتبہ یہ بھی پڑھو۔

اللّٰھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئاً وانا اعلم
واستغفرک لما لا اعلم

اور تین دفعہ پڑھو۔

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم
رب اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک
رب ان یحضرون۔

اسی طرح تین بار کہو۔

اللھم انی اعوذ بک من شر من یمشی علٰی بطنہ
ومن شر من یمشی علٰی اربع یخلق اللہ ما یشآء
واللہ علٰی کل شیئٍ قدیر۔

پانچوں وقت کی ہر نماز کے بعد ایک بار سورۃ فاتحہ، ایک بار آیۃ الکرسی اور آیت "شھد اللہ" سے لیکر "عند اللہ الاسلام" اور آیت "قل اللھم" سے لے کر "بغیر حساب" تک (ایک روایت کے مطابق ان دو آیتوں کی بجائے آیت "اٰمن الرسول" سے لے کر "علی القوم الکفرین" تک) پڑھی جائے اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک بار پڑھو۔

اللھم جنبنا منکرات الاعمال والاخلاق والاھواء
والادواء اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک
شیئاً وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم۔

اب تین مرتبہ یہ پڑھو۔

اللھم صل علٰی محمد وعلٰی اٰل محمد و بارک وسلم اللھم یا ولی
الاسلام واھلہ مسکنا بالاسلام حتی نلقاک بہ
یا اللہ یا اللہ یا اللہ وصلی اللہ علٰی خیر خلقہ
محمدٍ واٰلہٖ وسلم

www.musapakshaheed.com

مسبّعات عشر کی ترتیب

اوپر بیان کئے گئے اوراد و وظائف کے بعد سورج نکلنے سے پہلے مُسبّعاتِ عشر[1] کا وِرد مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ کرو۔

۱۔ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — سات مرتبہ
۲۔ سورۃ الناس مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ″ ″
۳۔ سورۃ الفلق مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ″ ″
۴۔ سورہ اخلاص مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ″ ″
۵۔ سورہ الکٰفرون مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ″ ″
۶۔ اٰیت الکرسی مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ″ ″
۷۔ سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم — سات مرتبہ
۸۔ وعدد ما علم اللہ وزنۃ ما علم اللہ وملأ ما علم اللہ

ایک دفعہ کہہ کر سات مرتبہ یہ درود معلّٰی پڑھو۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمدٍ عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

۹۔ اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیراً اللھم اغفر لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین۔

یہ سات مرتبہ پڑھو:

۱۰۔ اللھم یارب افعل بی وبھم عاجلاً واجلاً فی الدین والدنیا والاٰخرۃ ما انت لہ اھلٌ ولا تفعل بنا یا مولانا ما نحن لہ اھلٌ انک غفورٌ حلیمٌ

---

[1] وہ دس اوراد جو سات سات مرتبہ پڑھے جاتے ہیں مسبّعاتِ عشر کہلاتے ہیں۔ (مترجم)

www.musapakshaheed.com

جوادٌ کریمٌ برٌ رؤفٌ رحیمٌ

اس کے بعد سات مرتبہ کہو۔

سبحان اللہ العلی الدیان سبحان اللہ الحنّان المنّان
سبحان اللہ الشھید الارکان
سبحان اللہ المسبح فی کل مکان سبحان من لا یشغله شانٌ عن شان
سبحان من یذھب باللیل و یأتی بالنھار

لیکن ــــ نماز عصر کے بعد کہو۔

من یذھب بالنھار و یأتی باللیل

اب ایک بار یہ دعا مانگو:

سبحان اللہ و بحمدك علی عفوك بعد قدرتك
سبحان من لهٗ لطیفٌ خفیٌّ سبحان اللہ حین تمسون
وحین تصبحون وله الحمد فی السمٰوات والارض
وعشیا وحین تظھرون یخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتھا
وکذلك تخرجون سبحان ربك رب العزة
عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد
للہ رب العٰلمین فللہ الحمد رب السمٰوات السبع
ورب العرش العظیم وله الکبریا فی السمٰوات والارض
وھو العزیز الحکیم۔

اکیس مرتبہ "یا جبار" کا ورد کرو۔

اس کے بعد کہو۔

اجبر قلبی یا غفار اغفر ذنبی یا ستار استر عیبی
یا رحمٰن ارحمنی یا سلام سلمنی یا تواب تب علی

(ایک بار)

www.musapakshaheed.com

اور ایک بار کہو:

اللھم اعصمنی بالاسلام قائماً واعصمنی بالاسلام
قاعداً واعصمنی بالاسلام راقداً ولا تشمت بی
عدواً ولا حاسداً اللھم انی اعوذ بك من شر
نفسی وشر غیری ومن شر کل دابةٍ انت اٰخذ
بناصیتھا اسالك الخیر والخیر کله بیدك
ان ربی علیٰ صراطٍ مستقیم

اب ستر بار پڑھو "استغفر اللہ" استغفر اللہ" اور ستر بار پڑھو "الحسیب"

اور ایک بار پڑھو۔

اللھم صل علیٰ محمد اذا ذکر الابرار وصل
علیٰ محمدٍ ما اختلف اللیل والنھار صلوٰة لا
ینقطع مددھا ولا یحصیٰ عددھا تشحن صلوٰة
الھویٰ وتملأ الارض والسمٰوٰت العلیٰ صل علیه
وعلیٰ اٰله حتی ترضیٰ صلوٰة لاحد لھا ولا
منتھیٰ وصل علیه حتی لا یبقیٰ من صلوٰتك
شئٌ وارحم محمداً حتی لا یبقیٰ من الرحمة
شئٌ وبارك علیٰ محمد حتی لا یبقیٰ من البرکات
شئٌ وسلم علیٰ محمد المنزّل المقعد
المقرب عندك یوم القیٰمة حتی لا یبقیٰ من
السلام شئٌ وصل علیٰ محمد بعدد ما خلق
وما یخلق الیٰ یوم القیٰمةِ وصل علیٰ محمدٍ
بعدد من قام وقعد اللھم اجعل یومنا
یوم التوبة واجعل یومنا یوم الرحمة
واجعل یومنا یوم المغفرة واجعل یومنا
یوم العتق من النار یارب یارب یارب اللھم

www.musapakshaheed.com

اجعل حبلو سنالك خالصًا و اجعل كلامنالك
خالصًا و اجعل سكوتنا لك خالصًا و اخرج
الرياء و الشك من دينا يارب يارب يارب اللهم
طهر قلوبنا من النفاق و اعمالنا من الرياء والسنتنا
من الكذب و الغيبة وفروجنا من الزناء
وبطوننا من الحرام وعيوننا من الخيانة و ايدينا
من السرقة والظلم فانك تعلم خائنة الاعين
و ما تخفى الصدور اللهم انى اعوذبك من جهد
البلاء ومن درك الشقاء ومن شماتة الاعداء
ومن سوء القضاء انك سميع الدعاء اللهم انى
اسألك بجلالك و عظمتك وبنورك الذى لا
يطفئ و بعزتك التى لا ترام و بما اردت ان
تكون فكان وبما امسكت به السموات و الارض
ان تزولا و لا يعلمه الا انت ان ترحمنى و تتوب
علىّ انك انت التواب الرحيم استغفر الله استغفر
الله استغفر الله استغفر الله استغفر الله
الذى لا اله الا هو الحى القيوم و اتوب الى الله اللهم
انى استغفرك بما قدّمت و ما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اقترفت وما اسرفت وانت اعلم به منى انت
المقدم و انت الموخر و انت على كل شيئ قدير
اللهم انى استغفرك من كل ذنب تبت اليك منه
ثم عدت فيه و استغفرك بما اردت به وجهك
الكريم رضاء ثم خالفتك و استغفرك بما
وعدتك به من نفسى ثم اخلفتك واستغفرك
بما دعانى اليه الهوى من قبل الرخص مما اشتبه

www.musapakshaheed.com

عَلَیَّ وھو عندک حرامٌ و استغفرکَ من نعمتکَ
التی انعمت بھا عَلَیَّ فتقوّیتُ بھا علیٰ معصیتکَ
و استغفرکَ من الذنوب التی لا یعرفھا غیرکَ
ولم یَطَّلِعْ علیھا سواکَ ولم یسعھا الاَّ علمُکَ ولم
یُنْجِیْنِی منھا الا عفوکَ و استغفرکَ من کل
یمین سَلَفَتْ مِنِّی فحنثتُ فیھا عندکَ و انا
ماخوذٌ بھا و استغفرکَ یا عالم الغیب و الشھادۃ
من کل سوءٍ عملتہ فی سواد اللیل و بیاض النھار
فی کل خلاءٍ و ملاءٍ و سرٍ و علانیۃٍ و انت ناظرٌ
بھا اذا اجترحتھا و اتیت بھا من العصیان
یا حلیم لآ الہ الا انت سبحانک انی کنت من
الظٰلمین اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین
و استغفرکَ لکل فریضۃٍ اوجبت عَلَیَّ آناء
اللیل و اطراف النھار فترکتھا عمداً او سھوًا
او خطأً او نسیاناً و انا مسئولٌ بھا و استغفرکَ
لکل سُنَّۃٍ من سنن سید المرسلین محمدٍ صلی
اللہ علیہ وسلم فترکتھا غفلۃً او سھواً او جھلاً او
تھاونًا او قلۃ مبالاۃٍ و انا معاتبٌ بھا واستغفرکَ
لا الہ الا انت وحدکَ لا شریک لکَ سبحان رب
العلمین لکَ الحمد و الثناء لکَ المجد و البقاء
لکَ الجود و العطآء انت حسبنا و نعم الوکیل
نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

چاہیئے کہ اس دعا کو مندرجہ ذیل درود پر ختم کرو۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمدٍ اذا ذکر الابرار
الخیرۃ

الیٰ آخرہٖ دو مرتبہ پڑھو

اگر مسبّعات عشر کسی عذر سے فوت ہوجائیں (یعنی بھول چوک سے کچھ رہ جائیں یا پورے نہ پڑھے جاسکیں، توان کی بجائے ایک بار حرز ابودرداء رضؓ پڑھ لو۔ جو یہ ہے۔

حرز ابودرداء رضؓ

اللھم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ماشآء اللہ کان ومالم یشآء لم یکن لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واعلم ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما واحصٰی کل شیئ عددًا اللھم انی اعوذبک من شر نفسی ومن شر کل دابۃٍ انت اٰخذ بناصیتھا ان ربی علیٰ صراط مستقیم۔

لیکن چاہیئے یہ کہ اس حرز کو ہر نماز کے بعد پڑھو۔

اس کے بعد اگر اللہ توفیق دے توان دعوات واذکار کا ورد کرتے رہو:

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین — سو بار یا پانچ سو بار یا ہزار بار

کلمہ طیب: لآ الہ الا اللہ محمد رسول اللہ — ہزار بار (وقت تنگ ہو تو سو بار)

اس کے بعد تینتیس مرتبہ پڑھو:

یاقدیم یاسمیع یارحیم یابدیع السمٰوات والارض یاذاالجلال والاکرام لآ الہ الا انت برحمتک استغیث ومن عذابک استجیر یاغیاث المستغیثین اغثنی۔

اور نماز کے بعد سورۂ فاتحہ کا ورد دو سو یا ایک سو مرتبہ کرو۔ نیز سورۂ لقمان اور سورۂ آلٓمٓ سجدہ اور سورۂ یٰسٓ اور سورۂ نوح کا ورد کرو۔ اور چاہیئے کہ ماسوے اللہ سے توجہ ہٹانے کے لئے اور حضرت عزوجل کا قرب حاصل کرنے کیلئے اور دنیاوی وآخرت کی حاجات کے پورا ہونے کیلئے پانچوں نمازوں کے بعد یہ وظیفہ پڑھو جو آنحضرت رضی اللہ عنہٗ کا تصنیف کردہ ہے خاص طور پر فجر کی نماز کے بعد تو ضرور پڑھو کیونکہ اس دعا کی رغبتیں اور فضیلتیں بہت زیادہ ہیں۔

www.musapakshaheed.com

وظیفہ غوث الاعظمؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو اللہ الاحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم
یکن لہ کفواً احد لہ الاسماء الحسنیٰ والصفاتُ
العلیا ولہ المثل الاعلیٰ فی السمٰوات والارض
وھو العزیز الحکیم لیس کمثلہ شیئٌ وھو السمیع
البصیر لا تدرکہُ الابصار وھو یدرک الابصار
وھو اللطیف الخبیر ھو الاول والاخر والظاھر و
الباطن وھو بکل شیئٍ علیم امنا باللہ وما انزل
علیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب و
الاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون
من ربھم لا نفرق بین احدٍ منھم ونحن لہٗ
مسلمون ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول
فاکتبنا مع الشاھدین امنا باللہ وملٰئکتہٖ وکتبہٖ
ورسلہٖ والیوم الاخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ
من اللہ حلوہٖ ومرہٖ من اللہ تعالیٰ ربنا امنا بک و
باسمآئک وبصفاتک وبما انت بہٖ موصوف فی
علو ذاتک کما ینبغی بجلال وجھک وکما انت
لہ فی عظیم ربوبیتک وکما ھو لایق بک فی کمال
الوھیتک امنا بکتبک وبرسلک وبمحمدٍ رسولک
ونبیک وبما جاء بہٖ من عندک علیٰ مرادک ومراد
رسولک وکما تحب فی ذالک وترضیٰ وعلیٰ ما ھو
فی علمک الاعلیٰ یا عالم السر وما اخفیٰ یا قیوم
الارض والسمآء انا عاجزون قاصرون برآء
الیک من الزیغ والزلل مطیعون بما آمرت بہٖ
من فعل وقول وعقلٍ وعمل فتعالی اللہ الملک
الحق لا الٰہ الا ھو رب العرشِ الکریم سبحانہٗ وتعالیٰ

عما یصفون بدیع السموات والارض انّی یکون
له ولد ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیئٍ
وھو بکل شیئٍ علیم اللھم فاحینا علیٰ ذلک
وامتنا علیٰ ذالك وابعثنا علیٰ ذالك واھدنا لحقائق
ذالك یارب العالمین یامن ھو الاول قبل کل شیئٍ
والاخر بعد کل شیئٍ والظاھر فوق کل شیئٍ والباطن
دون کل شیئٍ یانور الانوار یاعالم الاسرار یامدبر
اللیل والنھار یامالك یاعزیز یاقھار یاحلیم یاودود
یاغفار یاعلام الغیوب یامقلب القلوب یاغفار
الذنوب یاستار العیوب اللھم صل علیٰ محمد
عبدك ورسولك السید الکامل الفاتح الخاتم بنورك
المبین ورسولك الصادق الامین وآت سیدنا محمدن
الوسیلة والفضیلة والدرجة العالیة الرفیعة
وابعثه المقام المحمود الذی وعدتّهٗ فھو الشفیع
المرتضیٰ ورسولك المجتبیٰ اللھم صل علیه وعلیٰ اٰله
کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارك علیه وعلیٰ اٰله
کما بارکت علیٰ ابراھیم فی العالمین انك حمیدٌ
مجید عدد خلقك ورضاء نفسك وزنة عرشك
ومداد کلماتك وکلما ذکرك الذاکرون وکلما
غفل عن ذکرك الغافلون وعلیٰ آله واصحابه
وسلم تسلیماً کثیراً اطیباً مبارکاً اللھم انا نسئالك
بصفاتك وباسمآئك وبکلماتك التامات وبکتبك
المنزّلة وبکتابك العزیز وبمحمدٍ عبدك ورسولك
یارب الارباب یاسریع الحساب یامن اذا دعی اجاب
یارحیمُ یارحمان یاارحم الراحمین یاقریبُ

www.musapakshaheed.com

يا مجيب يا حنان يا منان ياذا الجلال والاكرام يا حي
يا قيوم ان تجعلنا من خير الفريقين وممن
سلك الايمن من الطريقين وترحمنا برحمتك
وتعصمنا بعصمتك وتدلنا بك عليك لنكون
من الواصلين اللهم اتنا فى الدنيا حسنة وفى
الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم انا
نسألك التقى والهدى والعفاف والغنى ونعوذ بك
من الشر كله عاجله واجله ما علمنا منه
ومالم نعلم اللهم انا نسئلك من خير ماسالك
منه عبدك ونبيك محمد صلى الله عليه وسلم
ونعوذ بك من شر مااستعاذك منه عبدك ونبيك
محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان
والمستعان وبك المستغاث وعليك التكلان لاحول
ولا قوة الا بك اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني
وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت
واعوذ بك من شر ماصنعت ابوء لك بنعمتك
على وابوء بذنبي فاغفرلي فانه لا يغفر
الذنوب الا انت وتب على انك انت التواب
الرحيم اللهم انا نسئلك صحبة الخوف وغلبة
الشوق وثبات العلم ودوام الفكر ونسئلك بسر
الاسرار المانع من الاصرار حتى لا يكون لنا
مع الذنب قرار وثبتنا واهدنا الى العمل لهذه
الكلمات التى بسطتها لنا على لسان رسولك
وابتليت بهن ابراهيم خليلك فاتمهن قلت
انى جاعلك للناس اماما ط قال ومن ذريتي قال

لا ینال عهدی الظالمین فاجعلنا من المسلمین
المحسنین من ذریته ومن ذریة آدم ونوح
واسئلك سبیل ائمة المتقین بسم الله
الرحمٰن الرحیم. بسم الله وبالله ومن الله
والی الله وعلی الله فلیتوکل المتوکلون حسبی الله
امنت بالله لا اله الا انت سبحانك انی کنت من
الظلمین یا علی یا عظیم یا حلیم یا علیم یا
سمیع یا بصیر یا مؤید یا قدیر یا حی یا قیوم
یا رحمان یا رحیم یا هو یا من هو یا اول یا آخر
یا باطن یا ظاهر تبارك اسم ربك ذی الجلال
والاکرام اللهم اهدنا بنورك الیك واقمنا بصدق
المعبودیة بین یدیك اللهم اجعل السنتنا
رطبة بذکرك ونفوسنا مطیعة لامرك وقلوبنا
مملوءة بمعرفتك وارواحنا مکرمة بمشاهدتك
واسرارنا منعمة بقربك ومزیدٍ لمدانانك
انك علی کل شیءٍ قدیر یا من لا یسکن قلب
الا بقربه وانواره ولا یحیی عبدٌ الا بلطفه وابراره
ولا یبقی وجود الا بامداده واظهاره یا من انس عباده
الابرار واولیاءه المقربین الاخیاره بمناجاته
واسراره یا من امات واحیی وافقر واغنی واسعد
واشقی واضل وهدی واقنی وابتلی وقدر وقضی
کل بعظیم تدبیره وسابق اقتداره یا رب الی
ای باب نتوجه الیه غیر بابك وای جناب
نتوجه الیه غیر جنابك انك انت العلی العظیم
الذی لا حول ولا قوة الا بك یا رب الی من اقصد

www.musapakshaheed.com

وانت المقصود والیٰ من التوجه الیه وانت الحق
الموجود ومن ذا الذی یعطینی وانت صاحب الجود
ومن ذا الذی اسأله وانت الرب المعبود رب حقیقیٌ
حقٌ علی ان لا اشتکی الا الیك ولازمٌ لی ان لا التوکل
الا علیك یا من علیه یتوکل المتوکلون یا من الیه
یلجأ الخائفون یا من بکرمه وجمیل عوائده یتعلق
الراجون یا من بسلطان قهره وعظیم رحمته وبره
یستغیثون المضطرون الغیاث الغیاث الغیاث اغثنی
یا من لوسیع عطائه وجمیع فضله ونعمائه
تبسط الایادی ویسئل السائلون المضطرون یارب
فاجعلنی ممن توکل علیك وامن خوفی اذا وصلت
الیك ولا تخیب رجائی اذا صرت بین یدیك یا
قریب یا مجیب یا سمیع یا رقیب اللهم انا ضالون
فاهدنا وانا ضعفاء فقونا وانا فقرآء فاغننا وانا
مذنبون فاغفرلنا یا نور یا هادی یا غنی یا غفور
یا رحیم اللهم بروح من عندك ایدنا ومن علمك
المکنون علمنا وعلی دینك الذی رضیته ثبتنا
واجعلنا ممن سبقت لهم منك الحسنیٰ اللهم
انا نسئلك فی الدنیا طاعتك والفرار عن معصیتك
وفی الاخرة جنتك ورویتك والسلامة من
عقوبتك اللهم اجعلنا فی الدنیا مومنین طائعین
ولتوفنا مسلمین تائبین واجعلنا عند السؤال
ثابتین واجعلنا ممن یاخذ الکتب بالیمین
واجعلنا یوم الفزع الاکبر امنین وثبت اقدامنا
علی الصراط المستقیمؕ واوصلنا برحمتك وکرمك

www.musaparkshaheed.com

الیٰ جنات النعیم ونجنا بحلمك وعفوك من العذاب
الالیم یا بر یا رحیم یا حلیم یا کریم اللهم اصبحنا
لا نملك نفعًا ولا ضرا فقراء لا شئ لنا ضعفاءً لا
قوة لنا واصبح الخیر کله بیدیك وامسیٰ کل شئٍ
راجع الیك اللهم وفقنا لما امرتنا به واعنا علیٰ
ما کلفتنا واغننا عن کل شئٍ بفضلك ورحمتك واجرنا
ما فات بکرمك وعنایتك وایدنا بالتوجه الیك
بحولك وقوتك یا قدیر یا سمیع یا بصیر اللهم ما
قصر عنه راینا ولم تبلغه مسألتنا من خیر ما
وعدته احدًا من خلقك او خیر انت معطیه
احدًا من عبادك فانا نرغب الیك فیه ونسألك
ایاه برحمتك یا ارحم الراحمین اللهم انی اشکو
الیك ضعف قوتی وقلة حیلتی وهوانی علی الناس
انت رب المستضعفین وانت ربی الیٰ من تکلنی
الیٰ عبد صدیق الیٰ عدو یتجهمنی او الیٰ عدو
ملکته امری ان لم یکن لك غضب علی فلا ابالی
ولکن عافیتك اوسع لی اعوذ بنور وجهك الذی
اشرقت به الظلمات وصلح علیه امر الدنیا
والاخرة من ان ینزل بی غضبك او یحل علی
سخطك لك العتبیٰ حتّٰی ترضیٰ لا حول ولا قوة الا
بك یا رب انی اشکو تلون احوالی وتوقف سوالی
یا من تعلقت بلطیف کرمه وجمیل عوائده آمالی
یا من لا یخفیٰ علیه خفی حالی یا من یعلم عاقبة
امری ومالی یا رب ان ناصیتی بیدیك وا موری
کلها ترجع الیك واحوالی لا تخفیٰ علیك واحزانی

www.musapakshaheed.com

www.musapakshaheed.com

وهمومي معلومة لديك قد جل مصائبي وعظم
اكتيابي وتذايل نضرة شبابي وتكدر على صفو شرابي
واجتمعت على همومي واوصابي وتاخر تعجيل
مطلبي وتنجز عتابي يا من اليه مرجعي ومآبي
يا من يعلم هواجس سري وعلانية خطائي
وتعلم ماهية املي وحقيقة مآبي الٰهي قد عجزت
قدرتي وقلّت حيلتي وضعفت قوتي وساءت
حالتي وبعدت امنيّتي وعظمت حسرتي
وتصاعدت ظفرتي ولم يصح مكنون سري سالت
دمعي وانت ملجائي ووسيلتي واليك ارفع
بثي وحزني وشكايتي وارجوك لدفع ملامتي
يامن يعلم سري وعلانيتي الٰهي بابك
مفتوح للسّائل وفضلك مبذول للسائل واليك منتهى
الشكوى وغاية الوسائل الٰهي ارحم دمعي السائل
وجسمي الناهل وحالي الحائل وسناوي المائل
يامن عليه ترفع الشكوى يا عالم السر و
النجوى يامن يسمع ويرى وهو بالمنظر الاعلى
يا رب الارض والسماء يامن له الاسماء الحسنى
يا صاحب الدوام والبقاء عبدك قد ضاقت
به الاسباب وغلقت دونه الابواب وتعذر
عليه سلوك طريق الصواب وازداد به الهم
والغم والاكتياب وانقضى عمره ولم يفتح له
الى فسيح تلك الحضرات ومناهل الصفو وراحات
الباب وتمزقت ايامه والنفس رابقة في ميدان
الغفلة ودنى الاكتساب وانت المرجو لكشف هذا

المصائب یامن اذا دعی اجاب یا عظیم الجناب یا رب الارباب رب لا تحجب دعوتی ولا ترد مسالتی ولا تمتنی بحسرتی ولا تکلنی الی حولی وقوتی وارحم عجزی وفاقتی فقد ضاق صدری و تاه فکری و تحیرت فی امری و انت العالم بسری وجهری المالک لنفعی وضری القادر علی تفریج کربی وتیسیر عسری رب ارحم من عظم مرضه وعز شفاءه وکثر داءه و قل دواءه وضعفت حیلته وقوی بلاءه و انت ملجاءه ورجاءه وغوثه و شفاءه یامن عم العباد فضله وعطاءه ووسع البریة جوده و نعماءه ههنا عبدک محتاج الی ما عندک فقیر انتظر جودک ورفدک مذنب اسال منک الغفران خائف اطلب منک الصفح و الامان عاص فعسی توبته تجلو بانوارها ظلمات الاساءة والعصیان سائل باسط ید الفاقة الیک اسال منک الجود و الاحسان مسجون مقید فعسی ان یفک قیده و یطلق من سجن حجابه الی فسیح حضرات الشهود و العیان جائع عار فعسی ان یطعم من ثمرات التقریب و العرفان و یکسی من حلل الایمان ظمان ای ظمان یتاجج فی احشائه لهب النیران فعسی ان یتبرد عنه لهب الکرب و یسقی من شراب الحب و یکرع من کاسات القرب و یذهب عنه البوس و الالام والاحزان و ینعم من بعد بوسه و المه وحزنه و یشفی من مرضه وسقمه حتی کان لم یکن ما کان ناء غریب

www.musapakshaheed.com

مصاب قد بعد عن الاهل والاوطان فعسى ان
يزول عنه هذه التعب والشقا وليعود له القرب
واللقاء ويتلألو له السلع والتقاء ويلوح له الاثل
والبان وينا له اللطف وتحل عليه الرحمة
والرضوان يا عظيم يا منان يا رحيم يا رحمٰن
يا صاحب الجود والامتنان والرحمة والغفران
يارب يارب يارب ارحم من ضاقت عليه
الكون ولو ليونسه الثقلان وقد اصبح مولها
حيران واضحى غريبا عريانا ولو كان فى الاهل
والاوطان مزعج لا ياويه مكان قلق لا ينهيه
عن شبه تغير الازمان مستوحش لا يانس قلبه
بالنس ولا جان هل فى الوجود رب سواك فيدعى ام
فى المملكة اله غيرك فيرجى ام هل كريم غيرك
فيطلب منه العطايا ام هل حاكم غيرك فترفع
اليه الشكوى ام هل من بجال العبد الفقير عليه
ام هل من تبسط الاكف وترفع الحاجات اليه
فليس الا كرمك وجودك يا من لا ملجاء منه
الا اليه يا من يجير ولا يجار عليه يارب قد
جفانى القريب وملنى الطبيب وشمت بى العدو
والرقيب واشتد بى القريب والنجيب وانت الودود
القريب الرؤف المجيب رب الى من اشتكى وانت العليم
القادر ام بمن استنصر وانت الولى الناصر ام الى من
التجئ وانت الكريم الستار ام من ذو اليد الذى
يجبر كسرى وانت المقلب جابر ام من ذا الذى يغفر
عظم ذنبى وانت الرحيم الغافر يا عالما فى

www.musapakshaheed.com

السرائر يا من هو المطلع على مكنون الضمائر يا من
هو فوق عباده قاهر يا من هو الاول والآخر يا رب
كل شيئ قدرتك على كل شيئ اغفر لي كل شيئ حتى لا
تسئلني عن شيئ يا من بيده ملكوت كل شيئ يا من
لا يضره شيئ ولا ينفعه شيئ ولا يغلبه شيئ ولا يعزب
عنه شيئ ولا يؤده شيئ ولا يستعين عن شيئ ولا
يشغله شيئ عن شيئ ولا يشبهه شيئ ولا يعجزه شيئ
يا من هو اخذ بناصيته كل شيئ و بيده مقاليد
كل شيئ صرف عني كل شيئ و بارك لي في كل شيئ يا من
هو قبل كل شيئ و بعد كل شيئ و اول كل شيئ و آخر كل
شيئ و ظاهر كل شيئ و باطن كل شيئ و معطي كل شيئ و مبدي كل شيئ
و معيد كل شيئ و محي كل شيئ و مميت كل شيئ و خالق
كل شيئ و رازق كل شيئ و محيط بكل شيئ و بصير بكل شيئ
و قائم على كل شيئ و مهيمن على كل شيئ و وارث على
كل شيئ يا من بيده ملكوت كل شيئ اغفر لي كل شيئ حتى
لا تسئالني عن شيئ انك انت السميع العليم اللهم انك
آمن كل شيئ وكل شيئ خائف منك حمن كل شيئ
وخرق كل شيئ منك اغفر لي كل شيئ حتى لا
تسئالني عن شيئ يا من بيده ملكوت كل شيئ و هو
على كل شيئ قدير اللهم يا رجاء المومنين
لا تخيب رجائي يا غياث المستغيثين الغياث
الغياث الغياث يا عون المومنين اعني يا حبيب
التائبين تب على بحق جاه محمد سيد المرسلين
والمصطفى الامين ان الله و ملئكته يصلون على
النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا

تسلیما۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل معلوم لک سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین اختم لنا بخیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین الٰھی من الذی دعاک فلم تجبہ ومن الذی استجارک فلم تجزہ ومن الذی استعانک فلم تعنہ ومن الذی استغاث بک فلم تغثہ واغوثاہ واغوثاہ واغوثاہ اغثنی یا غیاث المستغیثین اغثنی یا اللہ العالمین اغثنی یا خیر الناصرین اغثنی یا حبیب التائبین اغثنی یا ساتر العیوبین اغثنی یا ناصر المضطرین اغثنی یا شفیع المذنبین اغثنی یا حنان یا منان اغثنی یا دیان یا سبحان یا سلطان یا برھان اغثنی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین

اسمائے حسنہ کا خاص وظیفہ

حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں :

جو انسان اِس بات کی خواہش رکھے کہ غیر اللہ سے مستغنی ہو جائے۔ اغنیاء اور اُمراء اس کی حضور حاضری کو اپنی کامیابی کا سبب محسوس کریں۔ نیز اخروی تمام درجات پر فائز رہے تو اُسے چاہیئے ان اسمائے حسنیٰ کے اوّل و آخر میں درود شریف پڑھتے ہوئے وِرد کرے۔ انشاء اللہ اِن اسمائے حسنیٰ کی برکت سے اپنی دعاؤں کو مقبول پائے گا اور اپنی حاجات کو حل ہوتے ہوئے محسوس کریگا۔

(ان اسمائے حسنیٰ کو پڑھنے سے پہلے اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱ یا حیّ انت الذی یمیت الخلائق الاحیاء لا موت بعدہ ۲ یا منعم انت الذی تعجز الخلائق من الشکر لنعمہ ۳ یا غفار انت الذی

يغفر ذنوب عباده بفضله يا مالك انت الذى
تؤتى الملك لمن تشاء بلطفه يا قادر[٥] انت الذى
اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون موجودا
بسرعة يا قاهر[٦] انت الذى تفنى ما شئته وتبقى ما
شئته بمشية يا حافظ[٧] انت الذى تحفظ لمن اردت
من آفة و بلية برحمته يا قدوس[٨] انت الذى
تقدست الملئكة المقربون والانبياء المرسلون
بقدسه يا وكيل[٩] انت الذى ترفع امور المتوكلين
عليك بقدرته وقوته يا مؤمن[١٠] انت الذى
تعطى الايمان والامان للمؤمنين بكرمه ومنه
يا حكيم[١١] انت الذى تحيرت العقلاء والحكماء من
حكمته يا خالق[١٢] انت الذى يخلق اصناف الخلائق
بقدرته يا كريم[١٣] انت الذى يكرم الانسان على
سائر الحيوان بعنايته يا وهاب[١٤] انت الذى
يهب لمن يشاء الاناث ويهب لمن يشاء الذكور بعزته يا مالك الملك[١٥] انت الذى
لم يزل ملكه ولا يزال عزه وعلوه يا غنى[١٦] انت
الذى تؤتى الملك لمن يشاء من عباده ولم
يرفع عنهم الاحتياج بحكمته يا احد[١٧] انت الذى
تثبت ضمائر عباده على وحدانيته يا رؤف[١٨] انت
الذى لا يرد المحتاجين والمساكين محرومين من
بابه يا رشيد[١٩] انت الذى ترزق لاهل معرفته
قربه ووصاله يا قديم[٢٠] انت الذى لم تبلغ الاوهام
الى اوله وآخره يا هادى[٢١] انت الذى يهدى الى
معرفته لمن يشاء من عباده يا رحيم[٢٢] انت الذى
لا يرحم احد على ولده كما رحمت على خلقه
يا غفور[٢٣] انت الذى يظهر الحسنات ويستر السيئات

www.musapakshaheed.com

وتغفر عنها برافته یا کبیر ۲۴ انت الذی تعالیٰ و تکبر بعظمته وجلاله یا علی ۲۵ انت الذی علی شانه و عظم سلطانه وبرهانه یا مصور ۲۶ انت الذی یصور بکمال صنعه وبلاغته یا جلیل ۲۷ انت الذی لا یزال ملکه و بقائه یا علیم ۲۸ انت الذی یرزق العلم لمن یشاء بکرمه یا قریب ۲۹ انت الذی اقرب من کل قریب بعلمه و قدرته یا واحد ۳۰ انت الذی عذب لمن اشرک و انکر وحدانیته بعدله یا عظیم ۳۱ انت الذی لم تبلغ خطرات الموحدین بکنه عظمته یا ولی ۳۲ انت الذی یرزق لولیه مقام الولایة بین عباده بمشیته یا نور ۳۳ انت الذی تنور اهل السموات والارض بنوره یا عزیز ۳۴ انت الذی تذل الکافرین بعدله و تعز المومنین بفضله یا منان ۳۵ انت الذی لا یرد احدا من الیر ایا من منه و اجابته یا حلیم ۳۶ انت الذی یغفر العباد ذنوبهم بحلمه یا شکور ۳۷ انت الذی یکثر نعمته علی من یشاء بجوده یا تواب ۳۸ انت الذی یقبل التوبة من عباده ویعفو عن سیئاته برحمته یا حق ۳۹ انت الذی یثبت الحق و یبطل الباطل بین الخلائق بحقه یا معید ۴۰ انت الذی یحشر الخلائق یوم الحشر للعدل و الفضل بقضائه یا سبحان ۴۱ انت الذی طاهر وبری عما یقول الظالم علی النفس عن جهالته

اللهم انی اسئالک بعزة هذه الاسماء و عظمتها و شرفها وکمالها وجلالها وسلطانها وبرهانها وذکرها و انسها وبحق اسرار حروفها و تعینه ادها و کبیرها و صغیرها و درجاتها

ودعواتها وثوابها وخواصها وتاثيرها وتفسيرها وبحق معانی ظاهرها وباطنها ورسومها وكسورها وسطورها ولوحها واضمارها وخدامها واقدامها وبعظمة جميع اسمائها ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد وان ترزقنا دینا ثابتاً ویقیناً واتقاً واخلاصاً وملاً وشوقاً واشتیاقاً غالیاً وارزقنا ما رزقت لجمیع اولیائك واصفیائك واحفظنا من شر الشیطان والنفس الامارة ومن شر جمیع العقوبات العقبیة بفضلك وكرمك یا اكرم الاكرمین ویا ارحم الراحمین وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین وسلم تسلیماً كثیراً كثیرا برحمتك یا ارحم الراحمین۔

پھر یہ دُعا پڑھو

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللهم انی اسالك بحق هٰذه الاسماء الحسنیٰ كلها وتفسیرها وتاویلها وبحق حكمتك وقدرتك وحرمة المقدسین من رؤساء حضرتك وبحق العقولات الطاهرات والنفوس الزاكیات والعرش المجید والكرسی الحمید والافلاك الدائرات والكواكب النیرات والموالید الظاهرات وبحق حبیبك رقریبك ولبیبك مظهر ربوبیتك مثال حضرتك تمثال قدرتك روح القدس معطی الحیات والفضیلة بامرك مكثر العالم بفیض نواطق النفوس صاحب الظفر والتعالی سروش نورك السالك ان تجعلنی من جملة انوارك ومظاهر اسرارك ومن المشتاقین الیك وتكلمنی وتقربنی لدیك وتصرف

عنی آفات النفس و البدن و تعصمنی من الحوادث والفتن و تجعل لی من کل ھم فرجًا و من کل ضیق مخرجا و تنصرنی علی جمیع اعدائی من الجن والانس و تنصر اھل النور و الاشراق و تبارکھم ایانا و تقدسھم و ایانا الی ابد الآبدین و دھر الداھرین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمدٍ و آلہ اجمعین ٥

عکس شائع شدہ فارسی نسخہ

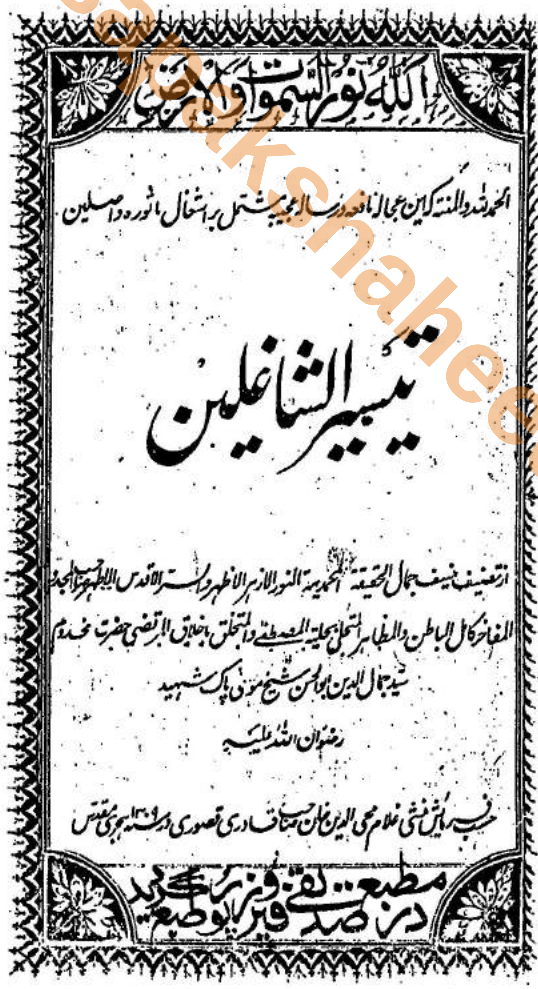

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الحمد للہ والمنۃ کہ این عجالۂ نافعہ رسالۂ عجیبہ مشتمل بر اشغال ماثورہ واصلین

تیسیر الشاغلین

از تصنیف منیف جمال الحقیقۃ المحمدیۃ النور الازہر الاطہر والسر الاقدس الاطہر حسیب الجد المفاخر کامل الباطن والظاہر المتحلی بحلیۃ المصطفےٰ والمتخلق باخلاق المرتضی حضرت مخدوم سید جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ پاک شہید

رضوان اللہ علیہ

حسب فرمایش منشی غلام محی الدین خان صاحب قادری قصوری در سنہ ۱۳۰۹ ہجری مقدس

مطبع [illegible]

در قصبہ [illegible] بطبع رسید

تیسرا باب

نمازظہر - اذکار و دعائیں

نماز تحیتہ الوضو

اے درویش!

جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دل کے اندر خُشوع و خضوع پیدا کرنے کی اہمیت کو اولیت دے کر اُٹھو خواہ یہ کوئی بھی نماز ہو۔ ہر وضو کے دوران مسواک استعمال کرو اور داڑھی میں اکثر اوقات کنگھا کرتے رہا کرو۔ کنگھا کرتے وقت سُورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھو اور تحیتہ الوضوء کی نیت سے دو رکعت نماز گزارو۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھو

نماز ظہر کے اوراد

اس کے بعد ظہر کی چار سنتیں پڑھو۔ ان سنتوں کی ہر رکعت میں چار قل ترتیب وار پڑھو۔ ان کے بعد فرض نماز مسجد میں با جماعت پڑھو مسجد نہ مل سکے تو جماعت کو ہرگز ترک نہ کرو۔ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ کلمات الفاظ کی صحت کے ساتھ اور معانی کو ذہن میں ملحوظ رکھتے ہوئے دل کی حضوری کے ساتھ زبان کو ہلا کر ادا کرو۔ جیسا کہ حضرت غوث اعظمؒ نے فرمایا کہ ایسا عمل جو دل کے ناموافق ہو اس عمل کی خدا کے ہاں کوئی حیثیت نہیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

نیز یہ بھی پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

یہ کلمات ہر نماز کے بعد زبان پر جاری رکھو۔

اس کے بعد اٹھو اور دو رکعت سُنّت راتبہ پڑھو اور پھر سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیت شَهِدَ اللّٰهُ اور آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے لیکر بِغَيْرِ حِسَابٍ تک کا ورد کرو اور تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ پڑھو اور کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بھی اکثر ورد زبان رکھو۔

www.musapakshaheed.com

صلوٰۃ الخضر

اس کے بعد دس رکعت صلوٰۃ الخضر پڑھو۔ اس میں سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۃ اَلٓـمٓ تَنۡزِیۡل سے قرآن حکیم کی آخری سورۃ تک میں سے ایک سورۃ پڑھو۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھو۔ سو مرتبہ درود محبوب افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات پر بھیجو اور انسٹھ مرتبہ کہو۔

یَا مُغِیۡثُ یَا لَطِیۡفُ یَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ بِرَحۡمَتِکَ اَسۡتَغِیۡثُ وَ مِنۡ عَذَابِکَ اَسۡتَجِیۡرُ یَا غِیَاثَ الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ اَغِثۡنِیۡ اور سورۃ نوح و سورۃ دخان و سورۃ عم پڑھو۔ اور اگر ہو سکے تو مسبعات عشر کا ورد بھی کر لو۔ اور سُبۡحَانَ مَنۡ یُّذۡهِبُ بِالۡفَجۡرِ وَ یَاۡتِیۡ بِالظُّهۡرِ کہو۔

اسی طرح جس کسی نماز بعد مسبعات عشر پڑھو اس کا نام اور اسکی دعائیں اور گزری ہوئی نماز کا نام اور وقت زبان پر لاؤ۔

اس کے بعد نماز عصر کے وقت تک تلاوت قرآن پاک یا ذکر یا مراقبے میں رہ کر اس وقفے کا وقت پورا کرو۔

حضرت سید موسیٰ گیلانیؒ

"علم وتدوین [illegible] تاریخ سے
پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:
[illegible]
تیسیر الشاغلین [illegible]
اہتمام [illegible] ہیں۔

حضرت سید موسیٰ گیلانی قادریہ سلسلے کے مشہور و معروف بزرگ مخدوم سید حامد المعروف بہ حامد گنج بخش المتوفی ۹۷۸ھ / ۱۵۷۱ء کے فرزند ارجمند اور خلیفہ و جانشین تھے۔ مخدوم سید حامد کے متعلق شیخ محدث (عبد الحق محدث دہلوی) کا بیان ہے:

"شیخ حامد بن شیخ عبد الرزاق بن سید عبد القادر (ثانی) الحسنی الجیلانی) صاحب سجادہ برحق اور خلیفہ مطلق حضرت غوث الثقلین کے تھے۔ بزرگ عالیشان اور رفیع الارکان مظہر کبریا و جلال و صاحب تصرف و کرامت و حشمت و ہیبت و بہجت تھے۔ بہت ان کی بہت عالی اور مقام بہت بلند تھا۔ دنیا کے اسباب میں سے کل چیزیں ان کے پاس موجود تھیں لیکن [illegible] اپنے دادا کے ہیں۔ شیخ عبد القادر ثانی نے اپنے زمانہ میں مقتداء بزرگی و مشیخیت اس سلسلہ کا خوب بجایا اور خلقت میں قبول عظیم رکھتے تھے۔ جو شیخ حامد نے اپنی حیات ہی میں اپنے صاحبزادے (شیخ موسیٰ) کو امر خلافت و سجادہ نشینی سپرد کر دیا تھا۔" (اخبار الاخیار)

شیخ حامد کے وصال کے بعد ان کے بیٹوں شیخ موسیٰ اور شیخ عبد القادر میں سجادہ نشینی کے مسئلہ پر جھگڑا شروع ہو [illegible] عرصہ تک چلتا رہا۔ شیخ موسیٰ اوچ چھوڑ کر دیار میں آ گئے اور یہاں اکبر نے ان کو پانچ سو کا منصب دیا۔

شیخ موسیٰ اتباع شریعت و سنت میں مشہور تھے۔ لکھا ہے:

"در خلق و خلق وارث حضرت نبوی است صلی اللہ علیہ وسلم۔" ملا عبد القادر بدایونی کا بیان ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ بادشاہ کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اگر وہ بادشاہ کے حضور میں ہوتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو دیوان خانہ میں خود اذان دے کر نماز بجماعت شروع کر دیتے تھے اور کسی کو ان کو روکنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لکھا ہے:

"در حضور پادشاہ در عین دیوان خانہ خاص و عام اگر وقت نمازی رسید خود اذان گفتہ نماز بحضور خلیفہ وقت بجماعت می گزارد و ہیچ کس چیزے نمی توانست گفت۔" (منتخب التواریخ)

شیخ موسیٰ قادریہ سلسلہ کے عظیم المرتبت بزرگ تھے۔ شیخ محدث کا بیان ہے:

"در ایں سلسلہ عالیہ (یعنی سلسلہ قادریہ) مطلع انوار و مہبط اسرار تجلی بود و جمال صورت و معنی داشت۔"

شیخ موسیٰ کی صحبت میں بڑی کشش تھی جو ان کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ ان ہی کا ہو جاتا تھا۔ شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ وہ اس حدیث کے مصداق تھے:

کانت فی عینی موسیٰ ملاحۃ من راٰہ احبہ

"موسیٰ کی آنکھوں میں نمکینی تھی جو ان کو دیکھتا تھا ان سے محبت کرتا تھا۔"

شیخ محدث (یعنی [illegible] شیخ عبد الحق محدث دہلوی) نے اخبار الاخیار میں دو بزرگوں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی [redacted] الشان دہلوی کا پورا زور صرف کر دیا ہے۔ اس کا ایک ایک حرف عقیدت و ارادت میں ڈوبا ہوا ہے۔ شیخ موسیٰ کا تعارف اس طرح کرانے کے بعد:

"بکسیکہ قدم بہ قدم مصطفیٰ بود۔۔۔ سعادت آں سرا است کہ پامال او گردد۔"

فرماتے ہیں:

"اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب است و اگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید۔"

یہ دونوں جملے شیخ محدث کی اپنے پیر و مرشد سے عقیدت کی وجہ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ شیخ موسیٰ

۱) قدم بہ قدم مصطفیٰ بود
۲) دین اسلام زندہ گردانید

خود شیخ محدث کی زندگی ان ہی دو جملوں کی تفسیر ہے۔ یہ آگے چل کر شیخ محدث خدا کا شکر ادا کرتے ہیں:

"میرے واسطے ایک ایسی شخص کو بھیجا جن کا یہ سائس آسمان سے نازل ہونے والا مائدہ تھا اور اگلے پچھلوں کے واسطے عید و سرور۔ موسیٰ مقام جن کا جمال شجرہ وحدت کی بہار اور [illegible] ہے۔ [illegible] جن کا رخسارہ زیبا گلزار بوستان اور گلستان دین و ملت ہے۔ مصطفیٰ جمال کہ جن کا دہان محمدان [illegible] اور جن کی زبان [illegible] ہے مرتضیٰ کمال جن کا دل [illegible] ہے اور ان کا ضمیر دل پہ ابواب اسرار و کشف [illegible] سیرت وارث [illegible] لعلی خلق عظیم و نائب منصب بالمومنین رؤف رحیم حسین سیرت جن کے مصداق آیت تطہیر ہے اور مصداق المودۃ فی القربیٰ [illegible] الصادقین الیہ التقی النقی والصوفی [illegible] حبیب اللہ:
رباعی

احمد [illegible] کہ عالم بندہ اوست!
یوسف روئے کہ ماہ شرمندہ اوست
عیسیٰ نفسے کہ جان و دل زندہ اوست
موسیٰ کہ [illegible] دوست [illegible] اوست

جب تعریف کرتے کرتے تھک جاتے ہیں تو بے اختیار پکار اٹھتے ہیں:-

خدا [illegible] شوق پایاں نمی رسد
کوتاہ ساز قصہ [illegible] دراز را

شیخ محدث ۲ شوال ۹۸۵ھ / ۱۵۷۷ء کو حضرت سید موسیٰ گیلانی کے دامن سے وابستہ ہوئے تھے۔ شیخ نے ان پر خاص توجہ فرمائی اور ان کو خلافت سے بھی نوازا۔

خود فرماتے ہیں:-

"کفایت محبت ایں داشت و بفرزندی قبول کرد و خلعت نور و خلافت داد۔"

(بشکریہ)

(حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی از خلیق احمد نظامی)

www.musapakshaheed.com

چوتھا باب

نماز عصر - اذکار و دعائیں

نماز عصر کے اوراد

اے درویش!

تمام نمازوں کو اوّل وقت میں ادا کرو تاکہ اول وقت کی فضیلت سے محروم نہ رہ جاؤ۔ ہر نماز کی تیاری وقت سے پہلے کر لو۔ اور نئے سرے سے وضو کر کے اور نماز تحیۃ الوضو پڑھ کر چار رکعت سنّت عصر ادا کرنے میں کاہلی اور سستی نہ کرو۔ چونکہ فرض مسجد میں باجماعت پڑھتے ہیں۔ اس لیے وہ اذکار اور دعائیں جو فجر کی نماز کے بیان میں لکھی جا چکی ہیں۔ تمام کا ورد کرو اور مُسبّعاتِ عشر کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فجر کی دعاؤں کے بیان میں دی گئی تعداد کے مطابق پڑھو۔ اگر توفیق ہو تو ظہر کی نماز کا وظیفہ بھی پڑھ لو۔

اس کے بعد کلمہ استغفار کا ہزار مرتبہ یا سو مرتبہ ورد کرو اور ترپن بار پڑھو۔

یَا حَفِیْظُ یَا مُقِیْتُ یَا مُغْنِیْ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَلْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ۔

سورۂ عمّ، سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ ایک بار پڑھو۔ پھر سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کا ورد کرو اور حرز ابودردا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

قبل غروب کا وظیفہ

چاہیئے کہ حرز مذکور کو ہر صبح و شام ورد میں رکھو۔ اور اگر مُسبّعاتِ عشرہ جانیں تو ایک روایت کے مطابق مذکورہ حرز پڑھ لیا کرو۔ نیز سورج غروب ہو جانے تک یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ حضورِ دل اور معانی کے تصوّر کے ساتھ مشغول رہو۔

www.musapakshaheed.com

پانچواں باب

نماز مغرب - اذکار و دعائیں

www.musapakshaheed.com

سورج غروب ہونے کی دعا

جب سورج غروب ہوجائے تو کہو:

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَرَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اذانِ مغرب سے پہلے یہ کہو

اَللّٰھُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اِغْفِرْ لِيْ

چاہیئے کہ اس وقت کے فرائض کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ...... الخ کی دعا کے ساتھ آیت الکرسی اور دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھو اور پھر دو رکعت سُنّت مغرب فرضوں کے ساتھ بغیر وقفے کے ادا کرو۔

نماز مغرب کے اوراد

اب نماز اَوّابین پڑھو۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی۔ پھر ایک سو سات مرتبہ دہراؤ:

يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ
مُسْتَجِيْرٌ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ

اور سورۂ فتح اور سورۂ واقعہ اور سورۂ مُلک کا وِرد کرو اور عشاء تک کے فارغ وقت کو وظائف میں یا ذکر میں یا مراقبے میں صرف کرو۔

چھٹا باب

نماز عشاء - اذکار و دعائیں

عشاء کی نماز مسجد میں پڑھنے جاؤ تو پہلے نئے سِرے سے وضو کرو پھر مسجد میں جاکر دو رکعت نماز تحیّتِ مسجد کی نیت باندھ کر پڑھو۔ پھر چار رکعت سنّت عشاء پڑھو لیکن فرضوں میں اور ان میں فاصلہ نہ ہو اور دعائیں پڑھو جو نماز ظہر کے بیان میں فرضوں اور سنّتوں کے درمیان پڑھنے کیلئے ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز سنّت راتبہ ادا کرو۔ پھر اس کے بعد چار رکعت نماز تہجد نفس کی نیت سے پڑھو۔ اسے صلوٰۃ الحاجات اور قیام اللیل بھی کہتے ہیں۔

صلواۃ الحاجات

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار آیت الکرسی پڑھو۔ دوسری رکعت میں تین بار سورۂ اخلاص اور ایک بار : — قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الفلق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھو۔ پھر اسی ترتیب سے باقی دو رکعتیں ادا کرو۔

اس کے بعد ستّر مرتبہ یا وَھَّابُ کا وِرد کرو۔ ایک بار سورۂ تبارک وسورۂ قیامۃ وسورۂ دھر پڑھو اور تینتیس بار کہو۔

یَابَارِیُ یَاحَنَّانُ یَاعَلِیْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَسْتَجِیْرُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ۔

نماز عشاء کے اوراد

اگر رات کے قیام پر تمہیں اعتماد ہو تو وِتروں کو آخری رات تک کیلئے ملتوی کردو۔ اعتماد نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لو تاہم وِتر پڑھ لینے کے بعد کسی فضول بات کی طرف توجہ نہیں دینی۔ یا زبان پر وِرد جاری رکھو یا باطنی اشغال میں منہمک ہو جاؤ۔ وتر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ یا سو مرتبہ کلمہ تمجید (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) پڑھو جب سونے کے لئے بستر پر جانے لگو تو سورۂ یٰسین پڑھو اور ایک ہزار ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو زبان پر

www.musapakshaheed.com

جاری رکھو تاہم گیارہویں مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو ملا دو۔ پھر ایک ہزار بار یہ درود پاک عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّات پر بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اس کے بعد نیند آجانے تک مسنون طریقے سے پاس انفاس کے ذکر میں مشغول رہو۔ یَا اَللّٰهُ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا وردِ زبان پر جاری رکھو لیکن معانی کو ملحوظ رکھ کے۔

هٰذهِ القاب

الشیخ محی الدین الامام عبد القادر الجیلانی واوصافهٗ علیٰ ما استفاد من کتاب بهجة الاسرار وجمعها بعض اصحابنا الازال کاسمه عبد الحق تعالٰی وتقدس ودعا به اولیاء عصره ومن تقدم منهم وتاخرهٗ اما الاولیاء ما تقدم منهم الخضر علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام

والشیخ ابو بکر حرازا و الشیخ ابو محمد شنبکی و الشیخ تاج العارفین ابو الوفا و الشیخ عزاز بطائحی و الشیخ عقیل منبجی و الشیخ ابو عمران موسیٰ ابن ماهین و غیر هم.
واما اولیاء عصره منهم الشیخ مطر البادرانی و الشیخ عبد الرحمٰن طفسونجی و الشیخ ابو الحسن جوسقی و الشیخ ابو البرکات و الشیخ محمد بن عبد بصری و الشیخ ابو یعزی مغربی و الشیخ عدی بن مسافر و الشیخ علی بن الهیتی و الشیخ یوسف بن ایوب احمد الی مرجع السلسلة النقشبندیة و الشیخ ابو الحسن القرشی و الشیخ ابو النجیب السهروردی و الشیخ بقا بن بطو و الشیخ حیوة بن عیسی الحرانی و الشیخ ابو مدین المغربی و الشیخ قضیب البان الموصلی و غیر هم.

جن کی تفصیل احوال اور منازل۔ ۔ ۔ نے اپنی کتاب قلائد الجواهر میں با لوضاحت بیان کئے ہیں۔ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

یا شیخ عبد القادر محی الدین۔ یا شیخ الاسلام۔ یا ولی اللّٰه یا قطب الوقت۔ یا غوث الزمان۔ یا فرد وقته یا من تقدمه علی رقبة کل ولی للّٰه۔ یا من [illegible]

والارض ما اید ته و اهل وقته کلهم عیالته یا من یدر بقطر به عوثه و یهدی الضرع ببرکته۔ یا من تکسی رؤس الاولیاء کلهم لهیبته۔ یا من یامن احذ منه شه سبعین سر شتا ان لا یمکر به۔ یا من نو بیق فی الارض و ی فی وقته الرحمٰن عنقه تواضعا له و اعترافا بمکانه و لم یبق ناد به من اندیة صالحی الی الارض ته و سمت علیه و تابت الیه و ردت حمت قلبه۔ یا من سقی الاولیاء کئوسٔ هنیئة من مناهل عرفانه۔ یا من کان الشمس الصادق یصدق عنه فیطیر شعاع نوره فی الآفاق استطارة انوار فی الاشراق یا صدر الاولیاء۔ یا صدر الاقطاب۔ یا اعلی المقربین۔ یا اجل المکاشفین یا من یقتدی بفعاله و اقواله۔ یا من یباهی الله به الاصم یوم القیمة۔ یا من یبرز فی هیئة المقامات و یظهر فی جلالة الکرامات۔ یا من یطو بمرة الحال و یعلو فی ر فعة المحبة۔ یا من سلم الیه الکون۔ یا من له قدم راسخ فی التمکین تقدم بها فی التقدم یا من له ید بیضاء فی حقائق متازیها فی الازل۔ یا من له لسان بین یدی الله فی حضرة القدس۔ یا من افتخر الیه فی وقته سائر الطالبین و اعظ منزلة بین جمیع العارفین یا الحب اهل الارض الی الله و رسوله فی وقته یا من نصب له منار الصوت الرسفل الی [illegible] الا عظ۔ یا جبل الراسخ۔ یا طور المنیف یا سید [illegible]

[illegible]

ساتواں باب

نماز اشراق - اذکار و دعائیں

اکثر نماز اشراق بارہ رکعت کی ہوتی ہے۔ روایات میں اختلاف ہے تاہم اس کی چار رکعتیں ثابت ہیں۔ جب سورج ایک نیزے یا دو نیزوں کے برابر اونچا ہو جائے تو یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔

نماز حضوری

پہلی دو رکعتیں خالص حضوری اور قربت کا تصوّر باندھ کر پڑھو۔

نماز شکر

دوسری دو رکعتوں کو اللہ تعالیٰ کے اس شکریے کی نیت سے ادا کرو کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے شبانہ روز کی نعمتیں تم تک پہنچادی ہیں۔ پہلی رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی "خَالِدُوْنَ" تک پڑھو اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک کی قرأت کرو۔ بعد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجو اور یہ دعا مانگو:

اللّٰھم انّی اصبحت ولا استطیع دفع ما اکرہ ولا املك نفع ما ارجو اصبحت مرتھنا بعملی واصبح امری بید غیری فلا فقیرا فقر منی اللّٰھم لا تشمت بی عدوی ولا تسوٴ بی صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و دنیای واٰخرتی ولا تجعل الدنیا اکبر ھمی ولا مبلغ علمی ولا تسلط علیّ من لا یرحمنی فی الدنیا والاٰخرۃ اللّٰھم انی اعوذ بك من الذنوب التی توجب بھا النقم۔

نماز استعاذہ

پھر دو رکعت نماز استعاذہ ادا کرو۔ یعنی پناہ مانگو اللہ حق سبحانہٗ کی اُس شبانہ روز کے شر سے۔ پہلی رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد سُورۃ فلق اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۃ النّاس پڑھو۔ نماز کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجو اور یہ دعا مانگو:

اللّٰھم انی اعوذ بك باسمك الاعظم وکلمتك التامۃ من شرّ عذابك وشرّ عبادك واعوذ باسمك الاعظم وکلمتك التامۃ من شرّ الشیطان الرجیم اللّٰھم انی اسئلك باسمك الاعظم وکلمتك التامۃ من خیر ما تعطینی وخیر ما تسأل ومن خیر ما تبدی ومن خیر ما تخفی اللّٰھم انی اعوذ بك باسمك الاعظم وکلمتك التامۃ من شرّ ما یجری بہ النھار وما

یجیٔ بہ اللیل ان ربی اللہ الذی لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اور رات کے وقت کہے من شر ما یجری بہ اللیل ویجیٔ بہ النہار الٰھی انک سلطت علینا عدوا بصیرا بعیوبنا یرانا ھو وقبیلہ من حیث لا نراھم اللھم فاٰیسہ من رحمتک وقنطہ من امنک وقنطہ من عفوک وابعد بیننا وبینہ وبین جنتک انک علی کل شیٔ قدیر و بالاجابۃ جدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نماز استخارہ

اس کے بعد خیر طلبی کی نیت کرکے دو رکعت نمازِ استخارہ ادا کرو۔ دل میں یہ نیت یاد رکھو کہ اللہ جل جلالہٗ تمہارے تمام احوال، اقوال اور افعال میں تمہیں خیر و خوبی عطا کرے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھو۔ نماز سے فارغ ہو کر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم انت علام الغیوب اللھم انی لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیوۃ ولا نشورا ولا استطیع ان املک الا ما اعطیتنی ولا ان اتقی الا ما وقیتنی اللھم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی العاقبۃ اللھم خیر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اللھم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل ارید فی ھذا الیوم واللیلۃ اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر (یہاں اپنی حاجت زبان پر لاؤ) خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبتی وعاجلتی فقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر (حاجت کا نام لو) شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ وقدر لی الخیر این ما کان انک علی کل شیٔ قدیر (اور یہ دعا بھی پڑھو) اللھم ان کنت تعلم ان فعلی وقولی وعملی وشغلی وصحبتی مع الخلق فی ھذا الیوم خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی

وعاقبة امری فاقدرہ لی ولیسرہ لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان فعلی وقولی وعملی وشغلی وصحبتی مع الخلق فی ھذا الیوم شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبة امری فاصرفه عنی و اصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث ما کان وارضنی به۔

نماز استحباب

محبت الٰہی کی خصوصی طلب کے لئے نماز استحباب پڑھو۔ :

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واقعہ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اِسْمَ پڑھو۔ ایک روایت کے مطابق سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ القدر پہلی رکعت میں اور سورۂ کوثر دوسری رکعت میں پڑھو۔ نماز سے فارغ ہوکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجو اور پھر یہ دعا پڑھو۔

اللھم اجعل حبك احب الاشیاء الی وخشیتك اَخْوَفَ الاشیاء عندی اللھم اذا اقررت عیون اھل الدنیا بدنیاھم فاقرر عینی بك وبعبادتك واقطع عنی لذائذ الدنیا بانسك و الشوق الی لقائك واجعل طاعتك فی کل شیٔ منی اللھم ارزقنی حبك وحبّ من یحبّك وحب عمل یقربنی الی حبك واجعل حبك احب الی نفسی واھلی من الماء البارد للعطشان واسقنی بکاس محبتك لا اظماء بعدھا یاذا الجلال والاکرام

نماز شکر النہار

دو رکعتیں نماز شکر النہار کی نیت سے پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرو اور پھر نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین مرتبہ درود بھیج کر یہ دعا مانگو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی

حسن الصباح والحمد للّٰہ علی حسن المبیت والحمد للّٰہ علی حسن المساء

اب یہ دعا بھی پڑھو :

اللھم عالم الغیب والشھادۃ فاطر السمٰوات والارض خالق کل شیٔ وملائکته اشھد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکه۔

www.musapakshaheed.com

مشکل کشائی کے لئے خاص الخاص اوراد

مہماتِ اموریعنی بڑے اہم کاموں کیلئے یہ وردِ زبان پر جاری رکھو۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ان عيسىٰ عبد الله وابن امته وكلمة القاها الى مريم وروح منه ان الجنة حق وان النار حق اللهم اجعل خير عمرى اٰخره اللهم اجعل خواتيم عملى رضوانك اللهم اجعل خيرايامى يوم القائك اعنا على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك سبحان ربى العلى الاعلى الوهاب۔ **اس کے ساتھ یہ دُعا بھی کہو** اللهم تب علينا قبل الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا بعد الموت اللهم هوّن علينا سكرات الموت **اس کے ساتھ یہ کلمات وردِ زبان رکھو** حسبى الله لدينى حسبى الله لدنياى حسبى الله الكافى لما اهمنى حسبى الله الحليم القوى لمن بغى علىّ حسبى الله الشديد لمن كادنى بسوء حسبى الله الرحيم عند الموت حسبى الله الرءوف عند المسالة فى القبر حسبى الله الكريم عند الحساب حسبى الله اللطيف عند الميزان حسبى الله القدير عند الصراط حسبى الله الحافظ الساتر عند الحشر والنشر حسبى الله السلام المؤمن عند الورود حسبى الله الذى لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم حسبى الله الرب من المربوبين حسبى الله الخالق من المخلوقين حسبى الله الرازق من المرزوقين حسبى الله حسبى الله الذى لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم۔

بقیہ: از صفحہ ۹۱

* ياس يقعت مع الصغير. يامن يوقر الكبير يامن يبدأ بالسلام. يامن يجالس الضعفاء يامن يتواضع للفقراء. يارضى الاخلاق. يازكى الاوصاف. ياوفى النفس. ياسخى الكف. يامن يحفظ الود ويعفو عن مساوى الخلق ياحامى الحقيقة. يانفاع. ياضرار. يامن لا يرفع الطرف الا عند مكرمة. ياظاهر الوضاءة ياداثر البشر ياكثير البهاء ياشديد الحياء. يارحب الجناب يا سهل الفناء. ياكريم الاخلاق. ياطيب الاعراق يا عطوف. يارؤف. ياشفيق. يامن يكرم الجليس ويبسط لهم. ياليين لسانا. ياطاهر لفظا. يا سريع الدمعة. ياشديد الخشية. ياكثير الهيبة يا مجيب الدعوة ابعد الناس غضبا واقربهم الى الحق بخيرة ربه يامن لا يرد السائل. يامن التوفيق راشده والتائيد معاضده والعلم مذهبه والرفق مركبه والخطاب مشيره والحظ سفيره والانس نديمه والبسط نعيمه والصدق نيته والفتح بضاعته والحكم صناعته والذكر وزيره والعكوميرة والمكاشفة غذاؤه والمشاهدة شفاؤه. يامن اداب الشريعة ظاهره واوصاف الحقيقة سرائره. يامن اخذ عهد الله لمريديه بالتربة. يامن وعده الله ان يدخل محبيه الجنة من يشتغل بذكر الفرخ لا يفترم. ياساتر عورات المريدين يامن رهب به مريده الى يوم القيامة. يامن يده على مريديه كالسماء على الارض. يامن عاهده الله ان من تمسك بذيله نجا. يامن يخفف العذاب عمن مر عليه بسم ولو مرة. ياقائد الراكب الى المنزل الرحب. يامن تعهد كل الطوائف ورتبه يامن له منهل عذب الشارب يامن له همة امضى من الصارم. يامن له من انواع طويلة فضل وبقادم وفى كل ارض خيل لا يسابق. يامن له فى كل جيش سلطان لا يغالب. يامن له فى كل منصب خليفة لا يعزل ياكاشف الكربة. يافارج الشدة ياقاضى الحاجات بفضل الله وكرمه اقض حاجتى كما عرضه رسول رب العالمين وآله اجمعين اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون اللهم صل على محمد وسلم عليه برحمتك ياارحم الراحمين۔

www.musapakshaheed.com

آٹھواں باب

نماز ضحیٰ - اذکار و دعائیں

نماز چاشت

نماز ضحیٰ[1] کی بارہ رکعتیں ثابت ہیں۔ تاہم ایک قول کے مطابق اس کی کم از کم رکعتیں چار ہیں :—
اصحابِ ارادت وارباب عزیمت نے نماز ضحیٰ کی آٹھ یا چار رکعتیں اشراق کی نماز کے ساتھ ملا کر بھی پڑھی ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ والشمس اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ وَاللَّيْل تیسری میں والضحیٰ اور چوتھی میں سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ کی قرأت نماز ضحیٰ میں ثابت ہے۔ باقی کی آٹھ رکعتوں میں فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھو۔ نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ کہو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

اور سو مرتبہ کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

پھر سجدے میں جا کر سات مرتبہ يَا وَهَّابُ کہو۔

اس کے بعد قرآن حکیم کا ایک جزو پڑھو یا اس خاص ترتیب کی تلاوت کرو جو حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور جسے آئندہ صفحات میں اپنی جگہ پر لکھا گیا ہے۔

اذکار

باطن کے دشمن کو دفع کرنے کے لئے " حزبِ یمانی " پڑھو کیونکہ (اَعْدٰى عَدُوِّكَ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ وَهِيَ النَّفْسُ) تمہارا سب سے بڑا دشمن تمہارے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے اور یہ "نفس" ہے۔ اس حزبِ یمانی سے ظاہری دشمنوں کا دفع ہونا بھی ثابت ہے۔

پہلی یک[2] اسم اور دوازدہ[3] اسرار دعا بشیخ اور حزب البحر کا ورد بھی کرو۔

صحیح فکر و فہم کے استقرار کے واسطے دعائے عکاشہ کی تلاوت کرو۔

باطن کا دروازہ کھل جانے کے لئے حزبِ کبیر کا ورد کرو۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجتے رہا کرو۔ جیسا کہ فرمایا ہے رضی اللہ عنہ نے : —

اِذَا كُنْتَ فِيْ اَمْرٍ وَضَعُفْتَ بِحَمْلِهٖ ۔ وَاَصْبَحْتَ مَهْمُوْمًا وَاَمْسَيْتَ فِيْ حَرَجٍ

تُصَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ۔ كَثِيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَاتِيْكَ بِالْفَرَجِ

---

[1] نماز چاشت

www.musapakshaheed.com

خصوصاً یہ درود جو حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ فِیْھَا رِضاً وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً

دعا بوسیلہ مشائخ سلسلہ طریقت

اس کے بعد اس دُعا کو اپنا ورد بناؤ کہ اس میں سے کچھ حصہ حضرت غوث الاعظم کی خاص تصنیف ہے۔

اللھم ارض عن اُمناء دینك وخلفاء اولیائك وعن الرفیع العماد الطویل النجاد المویید بالتحقیق المکنیٰ بالعتیق الخلیفۃ الشفیق المستخرج من اطہر اصلٍ عریقٍ الذی اسمہٗ مع اسمہٖ مقرون وجسمہٗ مع جسمہٖ مدفون امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وعن قصیر الامل کثیر العمل الذی لایتداخل فی افعالہٖ ذلل المرید بالصواب الملھم بفصل الخطاب المنصور یوم الاحزاب امیر المومنین عمر بن الخطاب وعن من شید الایمان ورتل القراٰن وشتت الفرسان وضعضع الطغیان امیر المومنین عثمان بن عفان افضل الشھداء واکرم الکرماء ذی النورین وعن البطل البھول وزوج البتول وسیف اللہ المسلول مظھر العجائب ومظھر الغرائب امیر المومنین علی بن ابیطالب وعن السبطین الشھیدین الحسن والحسین وعن العمین الشریفین حمزۃ والعباس وعن الانصار والمھاجرین والتابعین لھم باحسان الیٰ یوم الدین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اکتعین وعن الائمۃ المھتدین والعلماء المجتھدین وعن سراج الامۃ ابی حنیفۃ الکوفی وعن الامام مالك بن انس وعن الامام الشافعی وعن الامام احمد بن حنبل وعن جمیع المشائخ والاولیاء والشیخ المرشد ابی سعید مبارك بن علی المخذومی وعن القطب الربانی والغوث الصمدانی والحبیب الرحمانی

www.musapakshaheed.com

و بحر المعانی شیخ السموٰت و الارضین السید عبد القادر الحسنی
الحسینی الجیلانی و عن شیخ الارباب و قطب الاقطاب السید
عبد الوهاب الحسنی الجیلانی و عن شیخ الاخیار و الابرار شیخ
محمد الصفی الحسنی الجیلانی و عن الشیخ الغواص عمدة
الخواص شیخ ابی العباس احمد الحسنی الجیلانی. و عن الشیخ
الودود المودود ابی علی المسعود الحسنی الجیلانی و عن الشیخ
المعین المرشد المبین ابی الحسن علی نور الدین الحسنی الجیلانی
و عن الشیخ النجباء ابی محمد شاہ میر الحسنی الجیلانی و عن شیخ
النقباء شیخ شمس الدین محمد الحسنی الجیلانی (حلبی) و عن
شیخ القرناء الشیخ محمد الحسنی الجیلانی (بندگی اچی) و عن
الشیخ التقی النقی الوفی الصالح المالح المرشد البانی ابی الفتح الشیخ
عبد القادر الثانی الحسنی الحسینی الجیلانی و عن الشیخ المجتهد
العالم ابی علی شیخ عبد الرزاق الحسنی الجیلانی و عن الشیخ العالم
العارف المرشد غوث زمان شیخ حامد الحسنی الجیلانی
(و عن الشیخ الوصی الرضی الوفی ضیاء الدین ابی المفاخر الشیخ
موسیٰ الحسنی الجیلانی ایاک شہید ملتانی) قدس اللہ ارواحهم و عن جمیع المؤمنین
والمؤمنات و المسلمین و المسلمات الاحیاء منهم و الاموات
برحمتك یا ارحم الراحمین اللهم صل علی محمد و علی ال
محمد و بارك وسلم اللهم نوّر وجوه مشائخنا و ساداتنا
بنور وجهك الكریم اللهم ادم قرة اعینهم بجلال ذاتك
القدیم اللهم اعل درجاتهم فی اعلی علیین اللهم اوجدهم
حقیقة حق الیقین اللهم اجعلهم فی نظم النبیین و الصدیقین
والشهداء و الصالحین اللهم اعطهم رضوانك الاكبر فی مقعد
صدق عند ملیك مقتدر اللهم اخلفهم فی ذریتهم الطاهرین
خیر ما خلفت بین عبادك الصالحین اللهم عرفهم فی محبیهم الغابرین
احمل ما عرفت احداً من احبابك الصارفین اللهم ارض
ارواحهم عزیزة عنا اللهم بلغهم تحیة و سلاماً منا اللهم اعط اولادهم

واخوانهم واصحابهم خیر الدنیا والاٰخرة واعصمهم من شر الدنیا وشر الاٰخرة اللهم زدهم شرفا وکرما واکراما حتی تبلغهم اعلیٰ درجات الصدیقین والا فاضل المقربین اللهم اصرف عنهم وعنا وعن المسلمین بوائق الزمان وطوارق الحدثان وحیف الولاة وسیف العداة والعیون الحاسدات والظنون الفاسدات اللهم لیسر علینا متابعتهم واوصل الینا فتوحاتهم وادم لنا برکاتهم والحقنا بهم واحشرنا فی زمرتهم واهدنا هداهم واسلکنا طریقهم انت الٰهنا ومولٰنا نسأل عنك ان تصلح شاننا وشان اخواننا واصحابنا واحبابنا واولادنا وشان ولاة امورنا

خصوصاً حضرت پیر دستگیر کے نام مبارک کو اس عبارت کے ساتھ ایک سو گیارہ مرتبہ ورد کریں الٰہی بحرمتہ شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر ابن ابی صالح الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک بار سورۂ جمعہ اور سو بار سورۂ اخلاص اور سو بار سورۂ فاتحہ اور سو بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھیں۔ اور سو بار سرور عالم ﷺ پر یہ درود شریف پڑھیں۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد عبدك ورسولك النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

قیلولہ

علاوہ ازیں وہ دعائیں اور اذکار جو آخری باب میں لکھے جائیں گے اگر توفیق ہو تو ان کا ورد بھی جاری رکھو۔ اس کے بعد قیلولہ کے آرام کی نیت کرو کیونکہ قیلولہ رات کے قیام میں مدد دیتا ہے اور مطلوب کی رونمائی کراتا ہے۔ نیز نفس کے حقوق میں سے ایک حق بھی ہے۔ کیونکہ اگر نفس کو نیند سے بالکل محروم رکھا جائے تو دماغ پر خشکی طاری ہو جائیگی اور مزاج اعتدال کی حد سے ہٹ جائیگا۔ پھر حواس اور قویٰ کام کرنے سے رہ جائینگے۔ جو کچھ لوگوں نے نیند کی مقدار مقرر کی ہے وہ شبانہ روز کا ایک تہائی یعنی آٹھ گھنٹے ہے۔ موسم گرما اور موسم سرما کے تغیر و تبدل کے مطابق نیند کا وقفہ دو گھنٹے تک کم و بیش کر لینا چاہیئے یعنی اگر دن لمبا ہے تو اس میں نیند کی مدت دو گھنٹے بڑھا لو اور اگر رات لمبی ہے تو اس میں نیند کا وقت دو گھنٹے تک زیادہ کر دو۔ سلوک کا طریق یہ ہے کہ جب تک سالک راستے میں ہے یعنی فنا کی منزل تک نہیں پہنچا نفس کی حدود و حقوق پر نگاہ رکھے اور کھانے، پینے، لباس، نیند اور دوسری لذتوں کے تحفظ میں کوئی فروگزاشت نہ ہونے دے۔ تاکہ وہ نفس کو فنا کی منزل تک لے جا سکے۔

www.musapakshaheed.com

نواں باب

نماز فیؔ الزوال - اذکار و دعائیں

نماز فیؔ الزوال

طالب کو چاہیئے کہ سورج کے زوال سے پہلے نیند سے بیدار ہو جائے اور دل کی حضوری کے ساتھ مسواک اور وضو کرے۔ دل سے تمام فاسد خیالات اور باطل اندیشے نکال ڈالے۔ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سورج نصف النہار (عین دوپہر) کے فوراً بعد ڈھلنا شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور طالبوں کی نیاز و دُعا کو حق تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہی قبولیت کا وقت ہے۔ بس نماز تحیّۃ الوضو کے بعد اے طالب تم نماز فیؔ الزوال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِتّباع کی نیت تحریمہ باندھ لو اور ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نماز فی الزوال ادا کرو۔ ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد قرآن پاک سے سورۂ بقر کی مقدار کے مطابق یا دوسو یا چار سو آیات پڑھو۔ اگر وقت تنگ ہو تو ایک بار آیت الکرسی اور تین بار سُورۂ اخلاص پڑھ لو۔ ایک روایت میں آیۃ الکرسی ایک بار پڑھنے کا حکم بھی آیا ہے۔

اذکار

نماز سے فارغ ہونے کے بعد سُولہ (۱۶) مرتبہ پڑھو۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ

اس کے بعد ظہر کی فرض نماز اور صلوٰۃ خضر اور اذکار اور دعائیں جو اپنی اپنی جگہ لکھی جا چکی ہیں ان میں مشغول ہو جاؤ۔

"Another well-known shrine in the city is that of Musa Pak Shaheed inside the Pak Gate. Shaikh Abul Hassan Musa Pak Shaheed, a descendant of Abdul Kadir Gilani, was born at Uch in 1545 A.D., and was killed in A.D. 160 in a skirmish with some raiders near Mangehatti in the south of the Multan, Tehsil. His body was brought into Multan by his successor in A.D. 1616: it is said that the body was not decomposed at all, and was brought in sitting on a horse. Among his descendants were Hamid Ganj Bakhsh (burried near Musa Pak Shaheed), Yahya Nawab (burreied between the Pak and Haram Gates), (Syed Esa)- Inayat Wilayat (burried near the Haram Gate in a somewhat conspicuous tomb), and Jan Muhammad (burried at delhi). The shrine of Musa Pak is largely frequented by Pathans, and there is a small mela on thursday evenings" (Punjab Gazetteer-1901 A.D.)

www.musapakshaheed.com

دسواں باب

نماز اوابین - اذکار و دعائیں

نماز اوابین

اے درویش!

رات کی دو مقررہ اوقات کی نمازوں کے درمیان (یعنی نماز مغرب اور نماز عشا کے درمیان) کا وقت معبود حقیقی کے عبادت گزاروں کا وقت ہے۔ جہاں تک ہوسکے تم اس خاص گھڑی کو ذکر سے یا مراقبے سے یا نماز یا تلاوت یا اوراد کے ذریعے زندہ رکھو۔ جب نماز مغرب کی راتبہ سُنتوں سے اور اُن دعاؤں اور اذکار سے فارغ ہوجاؤ جن کا بیان نماز فرض مغرب کے باب میں ہوچکا ہے تو نماز اوّابین کی چھ رکعتیں ادا کرو۔ اور وہ اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھو۔

نماز حفظ الایمان

پھر دو رکعت حفظ الایمان کی نیت باندھ کر پڑھو۔ اس میں فاتحہ کے بعد سات بار سورۂ اخلاص اور ایک بار معوذتین پڑھو۔ اس کے بعد سو مرتبہ کلمہ توحید کا ورد کرو۔ پھر کچھ اور رکعتیں پڑھ لو تاکہ نماز اوّابین کی تمہاری بیس رکعتیں پوری ہوجائیں پھر سینتالیس (۴۷) مرتبہ کہو۔

يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ
اَسْتَجِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ

نیز سورۂ فتح و واقعہ و سورۂ ملک کا بھی ورد کرو۔

حضرت موسیٰ پاک شہید نے ہمیشہ اعلیٰ مقصد کی تکمیل یعنی تہذیب الاخلاق کو پیش نظر رکھا۔ آپ نے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دلوں میں محبت الٰہی اور عشق رسول کی ایسی شمعیں روشن کیں جن سے نجوم و کواکب روشنی کی بھیک مانگتے تھے۔ ملتان کے لئے میں حضرت شیخ محقق و محدث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ کا نام نامی پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک ایسا آفتاب علم و فضل، ماہتاب تقویٰ، ستارۂ کوکب دانش و بینش اور نجم فلک حدیث تھا جس کا سینہ براہ راست نور موسیٰ پاک شہید سے مستنیر و منور تھا پھر آپ نے حضرت شہید کے حسب ارشاد سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ معرکۃ الآرا کتاب لکھی جو دنیا نے تاریخ و ادب میں مدارج النبوۃ کے نام سے مشہور ہو کر عاشقان حبیب خدا سے داد و تحسین حاصل کر رہی ہے [illegible]

www.musapakshaheed.com

گیارہواں باب

نمازِ تہجد - اذکار و دعائیں

سرورِ کائنات فخرِ موجودات، علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کا ارشاد ہے۔
اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی
یہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔ پس اے طالبِ حق، ہوشمندی سے کام لے اور ہر لمحۂ زندگی میں غیر اللہ سے دور رہنے کی کوشش کر۔ اللہ کی یاد سے چمٹ جا۔ تمہارا ایک سانس بھی اُس کی یاد سے خالی نہ ہو خصوصاً آدھی رات اور رات کا آخری حصہ وقتِ محمود ہے۔ اُٹھ کھڑا ہو اور اس کے ذکر میں محو ہو جا۔ یہی وہ چند گھڑیاں ہیں جن میں مقصود و مطلوبِ خلق کی رُو نمائی ہوتی ہے اور آرزوئیں قبولیت سے ہمکنار ہوتی ہیں جس کسی نے بھی طمانیتِ قلب و جاں کو حاصل کیا ہے شب خیزی میں حاصل کیا ہے۔ لہذا تم بھی آدھی رات کو اور علی الصبح آہ و زاری، استغفار اور دعاؤں میں مستغرق رہو۔ عجیب اثرات ہیں آہِ سحر گاہی کے، اور انہیں صرف وہی جان سکتا ہے جسے اس کے تجربے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔

قیامِ شب

جب تم تہجد کی نماز کیلئے اٹھو تو جس طرح اِن سطور میں لکھا جا رہا ہے بالکل اسی طرح قیام کرو۔ بہتر ہے کہ رات کا آدھا حصہ یا تیسرا حصہ یا دو تہائی حصہ تہجد کی نمازیں گزارو تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت بھی پوری ہو جائے اور اس آیت کریمہ کی تعمیل بھی۔
یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا
اچھی بات یہ ہے کہ رات کی پہلی تہائی نیند کرو اور پچھلی رات کے چھٹے حصے میں بھی نیند کرو۔ یا اول نصف حصۂ شب میں سو جاؤ اور تہائی حصہ جاگو۔ پھر پچھلی رات کا چھٹا حصہ سو جاؤ۔ یا اس طرح کہ شروع رات کا چھٹا حصہ اور پچھلی رات کا چھٹا حصہ نیند کرو اور درمیانی دو تہائی کا حصۂ شب جاگو۔
نقل ہے کہ حضرت داؤد علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا

یَا رَبِّ اِنِّیْٓ اُحِبُّ اَنْ اَتَعَبَّدَ لَکَ فَاَیَّ وَقْتٍ اَقُوْمُ فَاَوْحٰی اِلَیْہِ یَا دَاؤُدُ لَا تَقُمْ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَلَا اٰخِرَہٗ فَاِنَّ مَنْ قَامَ اٰخِرَہٗ نَامَ اَوَّلَہٗ وَمَنْ قَامَ اَوَّلَہٗ نَامَ اٰخِرَہٗ وَلٰکِنْ قُمْ وَسَطَہٗ حَتّٰی تَخْلُوْ بِیْ وَاَخْلُوْ بِکَ

وَ اِنْ فَرَغَ اِلٰی حَوَائِجِكَ فَيَكُوْنُ الْقِيَامُ بَيْنَ النَّوْمَتَيْنِ ۵

بعض مشتاقان اور تشنگانِ شوق نے ذوق اور تشنگی کے جذبے کی شدت میں رات کے اوقات کو قیام میں مستغرق رہنے کو اچھا جانا ہے۔[۱۹]

لیکن یہ حال سلامتی کا ہوتا ہے اور کوئی نقصان نہیں پہنچاتا کیونکہ ان کا نفس لذت اور شوق اور نشاط میں آ کر اطاعت کے ذریعے رات کو زندہ رکھتا ہے۔ تاہم اس طرح کی عبادت صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق منع ہے۔

لَا تُشَادُّوْا هٰذَا الدِّيْنَ فَاِنَّهٗ مَتِيْنٌ فَمَنْ يُّشَادُّهٗ فَيَغْلِبُهٗ وَلَا تُبَغِّضْ اِلٰی نَفْسِكَ عِبَادَةَ اللّٰهِ ۵ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ مَا تَيَسَّرَ فَاِنْ غَلَبَهُ النَّوْمُ فَلْيَنَمْ

---

۱۷ چنانچہ نقل ہے کہ شیخ عارف ابی محمد بن ابی الفتح الہروی نے کہا کہ میں نے چالیس سال محی الدین سید عبد القادر کی خدمت کی اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے ہی صبح کر دیتے تھے اور جب وضو کرنے کی ضرورت ہوتی اسی وقت نئے سرے سے وضو کرتے اور دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا کرتے۔ اور جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے خلوت میں چلے جاتے اور کسی شخص کو بھی اس خلوت میں اندر آنے کی اجازت نہ تھی۔ بارہا خلیفۂ وقت رات کو آپ کی ملاقات کیلئے آتا مگر ملاقات نہ کر پاتا اور رات بھر دروازے پر بیٹھ کر چلا جاتا۔ اور اس محبوب حق رضی اللہ تعالیٰ کی عادت تھی کہ رات کے پہلے حصے میں نماز کو ہلکا رکھتے اس کے بعد رات کی ایک تہائی تک ان دس اسماء میں مشغول رہتے۔

اَلْمُحِيْطُ اَلْعَالِمُ اَلرَّبُّ اَلشَّهِيْدُ اَلْحَسِيْبُ اَلْفَعَّالُ اَلْخَلَّاقُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ ۵

راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ شیخ ہوا میں بلند پرواز کرتے یہاں تک نظر سے غائب ہو جاتے کبھی آپ کا جسد شریف بڑا ہو جاتا یہاں تک کہ سارا حجرہ اس جسم سے بھر جاتا۔ پھر کبھی انتہائی نحیف ہو جاتے۔

اس کے بعد نماز میں آتے اور قائم بر قدم ہو کر قرآن پڑھتے۔ یہاں تک کہ رات کی دوسری تہائی گزر جاتی۔ ایک مدت تک سجدے میں پڑے رہتے اور روئے مبارک کو زمین پر رگڑتے اس کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر مراقبہ و مشاہدہ کرتے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی۔ پھر دعا آہ و زاری اور عجز و انکساری میں آ جاتے اور انوارِ ربانی انہیں چھپا لیتے۔ ان انوار کی چمک دمک بجلی کی تیز روشنی کی مانند ہوتی اور یوں لگتا کہ دیکھنے والوں کی بینائی کو لے جائیگی۔ ۱۷

www.musapakshaheed.com

مددگار اسبابِ قیامِ شب

قیامِ شب چھٹے حصے سے کم مستحب نہیں ہے۔ اور قیامِ شب کے مددگار اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ غروب کے نزدیک جدید وضو کر کے رات کا استقبال کرو۔ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز کے منتظر رہو۔ اس دوران مختلف اذکار خصوصاً تسبیح و استغفار میں مشغول رہنا اچھا ہے۔ دوسرے بین العشائین کو صلوٰۃ یا تلاوت یا ذکر کے ساتھ ملا دو۔ تاکہ دن کے دوران لوگوں سے ملنے جلنے سے اور ان سے بات چیت کرنے سے یا ان کے احوال کے مطالعہ کرنے سے دل کے اندر جو میل پیدا ہو چکی ہے اس کے اثرات دور ہو جائیں۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ فَاِنَّهَا تُذْهِبُ بِمَلَاةِ النَّهَارِ وَتُذْهِبُ اٰخِرَهٗ

نیز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک سوال کے جواب میں تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کی تفسیر فرمائی ہے: هِيَ الصَّلٰوةُ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ۔

دوسری بات یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد کوئی بات نہ کرو خصوصاً غفلت پیدا کرنے والا کلام یا بے مقصد فضول باتیں۔ تاکہ عشائین کے واسطے سے جو تر و تازگی نور کی پیدا ہوئی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔

تیسری بات یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد پھر نئے سرے سے وضو کرو کیونکہ لیسے وقت میں وضو قیامِ شب کو آسان بنانے میں مکمل تاثیر رکھتا ہے۔ چوتھی بات یہ کہ معدے کو ہلکا رکھو تاکہ غذا کا بوجھ اور کدورت قیام میں مانع نہ ہو جائے۔ پانچویں بات یہ کہ سوتے وقت پاک صاف ہونا لازمی ہے۔ وضو کے پانی کو بھی خشک کر لو تاکہ نفس کیلئے نیند سے بیدار ہونے میں آسانی رہے۔ اور چھٹی بات یہ ہے کہ چاشت کی نماز کے بعد قیلولہ بھی ضرور کیا کرو تاکہ نفس کی سستی اور کسلمندی دور ہو جائے اور رات کے قیام میں مددگار و معاون ثابت ہو۔

شب خیزی

جب نیند سے بیدار ہو جاؤ تو اس سے پہلے کہ دل کی تختی پر اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی اور چیز کی صورت منقش ہو جائے ذکرِ الٰہی کی صورت اور اللہ تعالیٰ کی نا متناہی سلطنت و حکومت کے تصوّر کو دل میں جما لو کیونکہ جاگنے کے اس لمحے میں بندے کا دل زیادہ صاف اور خالی ہوتا ہے۔ اور تمام نقوش سے پاک ہو کر اپنی پہلی اصلی فطرت کی پاکیزگی میں ہوتا ہے۔ پس جونہی اس پر ذکرِ حق کی تصویر اُبھرتی ہے تو یہ قائم و برقرار ہو جاتی ہے اور نمازِ تہجد میں حضوری کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض کوتاہ نظر لوگ کہ جن کی بصیرت کی آنکھ کو مطالعۂ جمال و کمال میں پوری تربیت حاصل نہیں ہوئی تعمیرِ اوقات کی اس پابندی کو عبادت اور طور طریقہ یا وظیفے کے ادب آداب کی محافظت سمجھنے لگ

www.musapakshaheed.com

جائیں۔ اور جو بزرگ ہستیاں منازل طے کر چکی ہیں یا جو مقامِ وصل تک پہنچ چکی ہیں ان میں اس چیز کی ضرورت اور احتیاج کو نہ دیکھیں لیکن وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی حق کی طلب اور محبت میں صادق ہوتا ہے وہ اپنے اوقات کے صرف کرنے پر مختار ہو جاتا ہے اور اس کے استغراق کی حالت ان پابندیوں سے اُسے بے نیاز کر دیتی ہے۔ وہ ان معاملات کی پوری پوری اطاعت پر مکلف نہیں رہتا اور نہ ہی ان کے بارے کوئی زیادہ فکر مند رہتا ہے۔ کیونکہ محبِ صادق کو تو ہر لمحے ملاقات کی سعادت اور اپنے محبوب کی حمد و ثنا کی دولت حاصل رہتی ہے اور وہ ہر لحظہ اس کی حضوری میں سجدہ ریز رہتا ہے۔ نیز اسے ایسا کمال قرب حاصل رہتا ہے کہ وہ سراپا عجز و انکسار اور اطاعت و فرماں برداری اور خدمت و عبادت بن جاتا ہے۔ اور اپنی کامیابی کی غایت اور کامرانی کی انتہا کو بھی اچھی طرح پہچانتا ہے۔ وَلَا یَعْرِفُهَا اِلَّا الْعَاشِقُوْنَ۔ اسے سوائے عاشقوں کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔

سُنو اے درویش! کیا تم جانتے ہو کہ سرورِ عالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے "اوقات" کس طور صرف فرماتے تھے؟ خصوصاً رات کا قیام کس طرح کرتے تھے؟ سنو رات کے قیام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ!

اَلَیْسَ اللّٰهُ قَدْ غَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ؁

(کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگلی پچھلی خطاؤں سے محفوظ نہیں فرما دیا؟)

تو جواب میں ارشاد فرمایا:

اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا ؁ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل ہے کہ جب وہ محبوب دلنواز صلی اللہ علیہ وسلم رات کا قیام فرماتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ
ذَنْبِیْ وَاَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ
قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً
اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؁

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بھی نقل ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کی نماز کے لیے اُٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ نماز کا افتتاح فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ

www.mustafapakshaheed.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ
اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ تَهْدِيْ
مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

نقل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ جو کوئی شخص نیند سے بیدار ہونے پر یہ کلمات کہے اور پھر رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہے تو جو دُعا بھی وہ مانگے گا مستجاب ہوگی :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل ہے کہ جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دس مرتبہ تکبیر[1] کہتے، دس مرتبہ تحمید[1] دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ تہلیل[2] پڑھتے تھے۔ اسکے بعد دس مرتبہ یہ پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَمِنْ ضِيْقِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝

پھر دس مرتبہ ارشاد فرماتے :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ۝

اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ بھی تھی کہ جب نمازِ شب کے لئے اُٹھتے تو چہرۂ مبارک پر اپنے ہاتھ ملتے اور قرآن پاک میں سے سورۂ آل عمران کی آخری آیات کی تلاوت فرماتے اور آسمان کی طرف نظر کرتے اور یہ کلمات زبانِ مبارک پر لاتے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سے لے کر
لِاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ ختم آیت تک۔

سرورِ دلنواز صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ بھی تھی کہ تکبیر تحریمہ کے بعد یہ کلمات کہتے :

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

---

[1] تکبیر اللہ اکبر کہنا اور تحمید الحمد للہ کہنا ہے۔ [2] تہلیل کے معنی ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا۔

www.musalmanshaheed.com

حَمْدُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔

اور تین مرتبہ فرماتے:

لا الٰہ الا اللہ اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد وانی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفًا مسلمًا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم انت الملک لا الٰہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعًا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انابک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک تبارکت اللھم انی اعوذ بک ان تعمد عینی ووجھی یوم القیٰمۃ اللھم احینی مسلمًا۔

نماز تہجد

میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنِ پاک کے مختلف مقامات سے قرأت فرماتے تھے جو احوال واوقات کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی تھی۔ کبھی قرآن حکیم کا ایک جزو ایک رکعت میں پڑھتے اور کبھی سورۂ قاف سے ختم قرآن تک اور کبھی چار رکعتوں میں سورۂ بقرہ وآل عمران والنسا والمائدہ پڑھتے۔ ایک روایت میں سورۂ انعام بھی ہے اور کبھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ نیز یہ بھی کہو

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ پڑھتے ہوئے صبح کر دیتے اور اسی طرح رکوع، سجود، جلسہ اور نماز کے دوسرے ارکان لمبا کرنے یا چھوٹا کرنے میں بھی نماز میں قرأت قرآن اور قیام کو ملحوظ فرماتے۔ عادتِ کریمہ یہ بھی تھی کہ پہلی دو رکعت میں قرأت چھوٹی فرماتے اس کے بعد قرأت لمبی کرتے اور اگر بیماری یا کسی عذر کی وجہ سے نماز تہجد فوت ہو جاتی تو نماز تہجد کی بارہ رکعتوں کو عشاء کے وقت ادا کر لیتے تاہم قادریہ سلسلے کے درویشوں کا معمول نماز وتر کے علاوہ بارہ رکعت کا ہے۔ اور قرآن حکیم کا وہی طریقہ ہے جو لکھا جا چکا ہے۔ اگر یہ نہ کر سکے یا میسر نہ آئے یعنی آسانی سے ادا نہ ہو سکے تو پھر ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ یا سات مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لی جائے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھو:

اللھم انی اسئالك رحمة من عندك تھدی بھا قلبی و
تجمع بھا امری و تلم بھا شعثی و تصلح بھا غائبی
و ترفع بھا شاھدی و تزکی بھا علمی و عملی و
تلھمنی بھا رشدی و ترد بھا الغیّ و تعصمنی بھا من
کل سوٓء اللھم اعطنی ایمانًا و یقینًا لیس بعدہٗ
کفر و رحمة انال بہ شرف کرامتك فی الدنیا و الاٰخرة
اللھم انی اسالك الفوز فی القضاء و تنزل الشھداء
و عیش السعداء و النصر علی الاعداء اللھم انی
انزل بك حاجتی و ان قصر رائی و ضعف عملی
افتقرت الی رحمتك و اسالك یا قاضی الامور و یا
شافی الصدور کما تجیر بین البحور ان تجیر لی من
عذاب السعیر و من دعوة الثبور و من فتنة القبور
اللھم ما قصر عنه رائی و لم تبلغہ مسالتی من
خیر و عدت بہ احدًا من خلقك او خیرًا انت معطیه
احدا من عبادك فانی ارغب الیك و اسالك یا رب
العالمین اللھم یا ذا الحبل الشدید و الامر الرشید اسالك
الامن یوم الوعید و الجنة یوم الخلود مع المقربین
الشھود و الرکع السجود الموفین بالعھود انك
رحیم ودود و انك تفعل ما ترید اللھم اجعلنا ھادین
مھتدین غیر ضالین و لا مضلین سلما لاولیائك

www.musapakshaheed.com

وعدو الاعدائك وتحب بحبك و نعادی بعداوتک
من خالفک اللھم ھذا الدعاء منی ومنک الاجابة
و ھذا الجھد منی و علیک التکلان اللھم اجعل
لی نوراً فی قلبی ونوراً فی قبری ونوراً من بین
یدی ونوراً من خلفی ونوراً عن یمینی ونوراً
عن شمالی ونوراً من فوقی ونوراً من تحتی ونوراً
فی سمعی ونوراً فی بصری ونوراً فی شعری ونوراً
فی لبشرتی ونوراً فی لحمی ونوراً فی دمی ونوراً فی
عظامی اللھم اعظم لی نوراً واعطنی نوراً واجعل لی
نوراً سبحان الذی تعطف بالعزّ وسبحان الذی لیس
المجد والتکرم الا بہٖ سبحان الذی لا ینبغی التسبیح
الا لہٗ سبحان ذی الفضل والنعم سبحان ذی المجد
والکرم سبحان ذی الجلال والاکرام

ستر مرتبہ زبان سے استغفر اللہ اداکرو اور مناجات پڑھو۔

یا من یعلم ضمیر الصامتین
یا معطی السائلین یا مجیرا لمستجیرین یا امان الخائفین
یا رجاء المومنین لا تخیب رجائی الٰھی رجاءک یحیینی و
خوفک یمیتنی وانا بین الموت والحیات احناف
عدلک لانی عصیتک وارجو رحمتک لانک کریم
الحمد للہ لا یحصی مکارمک۔

بیت

نہیں کچھ پاس میرے توشۂ راہ — بجز لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ

الٰھی تبتُ ورجعت عما قلت وفعلت عن جمیع
المعاصی الٰھی ملوک الدنیا یعتقون العبید وانت
مالک الملک فاعتقنی من النار یا رب ای باب اتوجه بغیر
بابک وای جناب اتوجه بغیر جنابک۔

www.musapakshaheed.com

دعا موسیٰ پاک شہیدؒ

اے مالک و مختارِ کل! اے بادشاہ! اُس وقت جب میرے پاؤں بسترِ مرگ پر دراز ہو جائیں اور میرے ہاتھ دنیاوی تصرّفات و معاملات سے کوتاہ ہو جائیں روح کو تر و تازگی عطا کرنے والے کلمۂ طیّب کو میری زبان پر اور تمام مسلمانوں کی زبان پر جاری رکھیو۔ اے اللہ! اُس وقت جب حسرتوں کا چولا ہمارے گلے سے اُتار ڈالیں اور بے آستین چولا پہنا دیں، اس وقت ہم پر رحمت کیجیو۔ اے رب العالمین! جس وقت ہمارے ہاتھوں کو ہمارے سینوں پر رکھ دیں اور ہمارے پیارے نا امید ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں کو الوداع کہہ رہے ہوں اُس لمحے ہم پر رحم کیجیو، اے خداوند کریم! جس وقت ہمیں قبر میں اُتار دیں تو اس وقت بھی ہم پر رحمت کیجیو۔ اے خداوند کریم!

بیت

کرم بکن اے کریم طاعت و عدالت کراست　　　گرچہ سزا لائقیم از تو امید عطاست

اے اللہ! میری تمام ضرورتوں کا تجھے علم ہے اور تو ہی انہیں پورا کر سکتا ہے۔ اپنے کرم سے انہیں پورا فرمایا۔ دونوں جہانوں میں سرفراز فرما۔ اپنے غضب سے اپنی پناہ میں رکھ۔ ہمیں معاف فرما دے، معاف فرما دے! ہمیں ہمارے اپنے ہی شر سے محفوظ رکھ۔ نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے اُن افعال سے کہ جن پر تو راضی نہیں ہے، اُن سے اور انکی چاہت سے ہمارے دلوں کو سرد کر دے۔ عفو اور عافیت عطا فرما۔ ہماری اور تمام مسلمانوں کی عاقبت بالخیر کر دے۔ ہمیں ہمارے دوستوں کو اور ہمارے دشمنوں کو شریعت کے راستے پر قائم رکھ۔

یا رجاء المؤمنین لا تخیّب رجائی یا غیاث المستغیثین
اغثنی یا عون المؤمنین اعنی یا حبیب التائبین تب
علی بحق جاہ محمد سیّد المرسلین الٰھی کما حفظت
جبھتی عن سجود غیرک فاحفظ لسانی عن سوال غیرک
یا من یعلم السرّ و اخفی یا قیوم الارض و السماء انا
عاجزون قاصرون براء الیک من زیغ و زلل ومطیعون
بما امرت بہ من فعل وقول۔

اے عیب پوش! ہمارے دینی اور دنیاوی کاموں کو شریعت کے احکام کے مطابق سرانجام فرما۔
بحرمت النبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و علی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین
حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجکر یہ دعا مانگو:

یا من تفرد بنصرۃ الضعفاء والمظلومین والخلق کلھم

www.musapakshaheed.com

عجز واعن ذلك اللهم اسدد لسان اعدائی ولا تشمت
بی عدوی ولا حاسدی اظفرلی علی جمیع اعدائی
برحمتك یا ارحم الراحمین۔

اور "ستر" بار کہو۔

یا علی یا عظیم۔ یا رحمٰن یا بدیع السموٰت والارض
یا ذاالجلال والاکرام لا الٰه الا انت برحمتك استغیث
ومن عذابك استجیر یا غیاث المستغیثین اغثنی

پھر چار سو سترہ بار ذکر لا الٰه الا اللہ کرو اور ہر انیسویں کلمے پر الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ملا دو یہ باآواز بلند پڑھو۔ پھر پانچ سو سینتیس بار یا اللہ کا ذکر کرو۔
چاہیئے کہ یہ اذکار قادریہ سلسلے کی روش پر کئے جائیں۔ اس کا بیان "شغل ذکر جہر" کے باب میں لکھا جائیگا۔ یا اللہ کے ذکر کے بعد دو سو انیس مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ درود پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ ۰

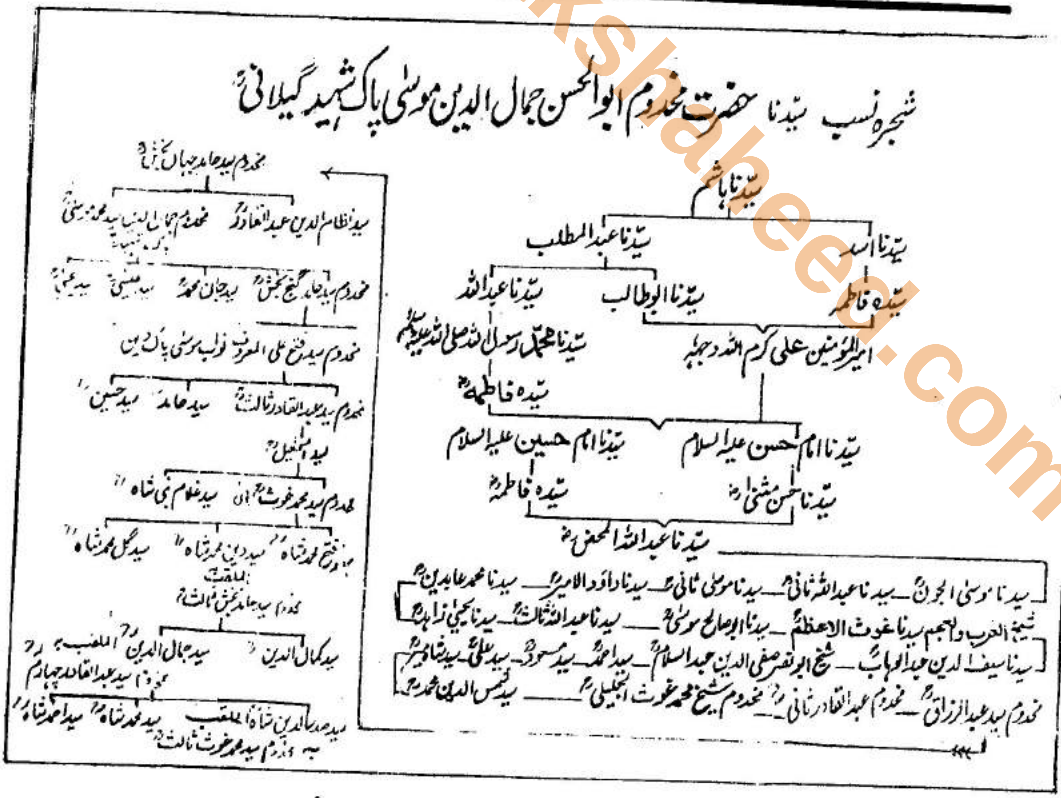

www.musapakshaheed.com

بارہواں باب

صلواۃ التسبیح - اذکار و دعائیں

صلواۃ التسبیح

نماز تسبیح کے فضائل حدیث سے ثابت ہیں۔ نقل ہے کہ سرورِ عالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا اگر ہو سکے تو نماز تسبیح دن میں ایک بار پڑھ لیا کریں۔ یا ہر جمعہ کو، یا ہر مہینے، یا ہر سال اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لیجئے کیونکہ اس سے تمام کبیرہ صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ صوری و معنوی تقصیرات کو مٹا دیتی ہے۔

نماز تسبیح کی چار رکعتیں ثابت ہیں۔ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں قرآن حکیم کی کوئی سورۃ پڑھو اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ نماز کے ہر قیام میں پندرہ دفعہ اور ہر رکوع، اعتدال، سجدہ، جلوس دونوں سجدوں کے درمیان والے میں، جلسۂ استراحت اور جلسۂ تشہد میں دس دس مرتبہ پڑھو۔ یا قیام میں پچیس مرتبہ بغیر جلسۂ تشہد میں پڑھے بعض ائمہ حدیث کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ فاتحہ کے بعد طوال مفصلہ سورتوں میں سے کوئی پڑھو۔

افضل یہ ہے کہ چار مسبّحات سورۂ حدید، والصّف، جمعہ اور سورۂ تغابن میں سے کوئی ایک پڑھو اس مناسبت سے جو نماز اور سورۃ کے درمیان پائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ چھوٹی مفصلہ آیات مثلاً سورۂ زلزال وَالعَادِيَاتِ، اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور اخلاص میں سے کوئی پڑھو۔ ایک اور روایت کے مطابق سورۂ فاتحہ کے بعد اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، وَالْعَصْر وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہر سورۃ کو ہر رکعت میں ایک بار پڑھو۔

نماز تسبیح ادا کرنے کے طریقے بارے دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کے بعد فاتحہ اور سورۃ سے فارغ ہو جائے تو کھڑے کھڑے پندرہ بار کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اور روایت کے مطابق لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کو ساتھ ملا کر) کہے۔ اس کے بعد رکوع میں جا کر تسبیح کے بعد دس بار کہے۔ اسی طرح دس بار قومہ میں، دونوں سجدوں میں، جلسۂ استراحت میں اور جلسۂ تشہد میں کہے۔ ایک اور روایت کی رو سے تکبیر تحریمہ کے بعد اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے بعد پندرہ دفعہ کہے (وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تک یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ..... ساتھ ملا کر) اس کے بعد تعوّذ اور تسمیہ اور فاتحہ اور قرآن حکیم سے کوئی

سورت پڑھے پھر اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ... الخ دس بار پڑھے۔ اور رکوع میں، قومہ میں،
دو سجدوں میں، جلسۂ استراحت میں دس دس مرتبہ پڑھے۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح کی پڑھائی ہو
جائیگی اور چار رکعتوں میں کل مجموعہ تین سو ہو جائے گا۔ تشہد اور نماز ختم کرنے پر سلام پھیرنے کے بعد
یہ دُعا پڑھو۔

صلواة التسبیح کی دعا

اللّٰهم انی اسالك توفیق اهل الهدی واعمال
اهل الیقین ومناصحة اهل التَّوبَةِ وعزم اهل
الصبر وجد اهل الخشية وطلب اهل الرغبة
وتعبد اهل الورع وعرفان اهل الورع حتّٰی
اخافك اللهم انی اسالك مخافة تحجزنی عن معصیتك
حتّٰی اعمل بطاعتك عملاً استحق به رضاك و
حتّٰی اناصحك بالتوبة خوفاً منك وحتّٰی اخلص
لك النصیحه حیاءً منك وحتّٰی اتوكل علیك فی
الامور حسن ظن بك سبحان خالق النور ۵

THE SHRINE OF HAZRAT MUSA PAK SHAHEED

The tomb's ornamentation and glazed tile work is outstanding, most notably on the original main entrance, now closed, which offers a superb example of Multani Kaashikari. The tomb contains examples of both types of ornamentation Kaashikari or tile work, and gulkari of frescoes. The kaashi work on the facade of this tomb is profuse, almost over whelming. The entire surface is covered with glazed tiles combining geometric and calligraphic designs, and a series of floral motifs never seen together on any other monument in Multan. The glazed tiles are finished in blue, white and occasionally yellow, and are arranged in border form as well as individual motifs such as rondels, shamsa, rectangles and squares. Some of the Quranic verses are written in running composition, while others are contained within fixed spaces and floral shapes, all beautifully balanced. The tomb's silver door is a wonderful specimen of the Multani craftsmen's skill in ornamentation. This wooden door is plated with silver, ornamentally embossed through a technique called chitrai with beautiful Mughal style patterns in miniature. Although some of the silver plates have been damaged and removed, a large part of the door is well preserved. The interior of the main hall is fully decorated with fresco-paintings on the walls and in the depths of the arches. The present work was painted along the lines of the original frescoes few years back, preserving the basic design. These patterns are many in number with varied colour schemes.

www.musapakshaheed.com

تیرھواں باب

آدابِ تلاوت قرآن حکیم

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يقول الله تبارك وتعالىٰ من شغله القرآن عن مسألتي اعطيته اكثر مما اعطي السائلين۔

حدیث سے ثابت ہے کہ افضل و اکملِ اذکار قرآن حکیم کی تلاوت ہے۔

قال صلى الله عليه وسلم: تحديث بربه تعالىٰ واهله واهل الله وخاصته ولا يتقرب احدٌ اليه بشيءٍ افضل منه وبكل حرفٍ منه حسنة والحسنة بعشر امثالها

اوّل ما يلزم القارئ الاخلاص وان لا يريد بها الا وجه الله تعالىٰ ولا يقصد بها وتوسلًا الىٰ غيره تعالىٰ ۃ

ضروری ہے کہ قرآن کی قرأت میں ذہن کو حاضر رکھا جائے اس حقیقت پر کہ صرف یہی ہے گویا کہ پروردگار عالم کے ساتھ سرگوشی کرنے والا ہے اور گویا کہ اس طرح ہے کہ قاری اللہ تعالیٰ عزوجل کو دیکھ رہا ہے

تلاوت کے آداب

لہذا قرآن پاک کی تلاوت کے آداب یہ ہیں۔

۱۔ نئے سرے سے وضو کرنا۔
۲۔ مسواک کرنا۔
۳۔ قرآن حکیم کے پڑھنے کی جگہ کا پاک صاف ہونا۔
۴۔ قبلہ رو ہونا۔
۵۔ خشوع اور خضوع۔
۶۔ سکونِ قلب و طمانیت و وقار۔
۷۔ دل کی حضوری، یعنی کامل توجہ

اس اشاعت کے لئے
محترم مفتی احمد سعیدی، پروفیسر سید اصغر علی شاہ
پروفیسر عاصی کرنالی، سید عارف نوشاہی، سید غیاث گیلانی
اور
عبداللطیف قادری و نیاز مندانِ دربار عالیہ
کا تعاون قابلِ تحسین ہے

www.musapakshaheed.com

۸۔ معانی پر غور و خوض۔
۹۔ تذکر یعنی معانی و مطالب کا دل پر نقش کر لینا۔
۱۰۔ قلب کی رقت پیدا کرنا' یہاں تک کہ آنسو بہہ نکلیں۔
۱۱۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا تاکہ پیغام ربانی تک فہم و ادراک کی رسائی ہو جائے۔
۱۲۔ بلند آواز سے پڑھنا۔
۱۳۔ خوش الحانی
۱۴۔ تلاوت کے دوران سستی' اکتاہٹ اور بے دلی سے پرہیز کرنا۔

شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

احترموا کلام اللہ عزوجل وتادبوا معہ لانہ هو الوسیلة بینکم وبین اللہ عزوجل لا تجعلوہ مخلوقاً۔

متکلم حقیقی

کلام الٰہی کو اس انداز سے پڑھو یا سنو کہ جب کبھی تمہاری زبان سے یا کسی اور کی زبان سے قرآن مجید کا کوئی کلمہ یا آیت نکلے تو یوں سمجھو کہ گویا تم متکلم حقیقی سے ہی اسے سن رہے ہو۔ اور تمہاری زبان یا دوسرے شخص کی زبان محض ایک واسطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی واسطے سے اپنا کلام اور پیغام تجھ تک پہنچا رہا ہے۔ چنانچہ خطاب ازل و ابد یعنی حق سبحانہٗ نے ایک جھاڑی کو واسطہ بنا کر حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سماعت تک پہنچایا یہ کلام کہ

اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ

اور اس محبوب حق رضی اللہ عنہٗ کا کلام اس مضمون کو پورا بیان کرتا ہے۔

القوم یسمعون کلام اللہ عزوجل بقلوبھم ومعانیھم ویصدقون ذالک السماع باعمال جوارحھم

عملی اطاعت

تلاوت قرآن کی ابتدا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرو جب کسی آیت رحمت پر پہنچو تو خوشی کا اظہار کرو۔ اور حاجت طلب کرو۔ جب آیتِ عذاب پر پہنچو تو سبحان اللہ کہو۔ آیت دعا پر عجز و انکساری کرو۔ دعا مانگو اور مطلوب کے لئے عرض

کرو۔ صفاتی اسمائُ الحسنیٰ میں سے جس کسی پر پہنچو مرادیں مانگو۔ نفی کا کلمہ آئے تو اللہ کے ماسویٰ کی نفی کرو۔ اور جہاں اثبات کا کلمہ آئے وہاں وجود حقیقی کا اثبات کرو۔ سجدے کی آیت پر پہنچو تو سجدۂ تلاوت کر کے اُٹھ کھڑے ہو اور دو رکعت نماز نفل ادا کرو اور سجدے میں جا کر مولا پاک سے اپنی حاجت مانگو۔ سورۂ فاتحہ کے بعد دونوں رکعتوں میں سورۂ اخلاص پڑھنی چاہیئے۔ سلام کے بعد سجدے میں گر جاؤ اور دعا مانگو۔ اسی طرح جب آیت رسل اللہ پر پہنچو تو کلمہ رسل اللہ کو سو مرتبہ دہراؤ۔ پھر اٹھ کھڑے ہو اور دو رکعت نماز نفل ادا کرو۔ سجدے میں جا کر جو حاجت یا نیت ہے اس کا دل میں تصور کرو اور اس حاجت یا نیت کی مناسبت سے اسمائے الٰہی میں سے اسم لیکر قرآنی آیت کے ساتھ پڑھو۔ یہ باطن کے دشمنوں کو زیر کرنے کیلئے ہے۔

سالک پر یہ اس حدیث کی رو سے ثابت ہے: اعدیٰ عدوّك الذی بین جنبك وھی النفسُ۔ یا

حسب ضرورت ظاہری دشمنوں سے بچاؤ کیلئے ان آیات میں سے ایک آیت کا تکرار کرو:

وھوالقاھر فوق عبادہٖ...... الخ ــــ یا،

ھواللہ الواحد القہار...... آخر تک ــ یا،

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین۔

صادقِ مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ثابت ہے کہ دو جلالین کے درمیان دعا مستجاب ہوتی ہے

یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم

صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

اس کے بعد کہو اللہ اعلم اور پھر بدستور تلاوت میں مشغول ہو جاؤ۔

اور جب موقع آئے اس آیت کا: واذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان تو دعا طلبی میں عجز وانکساری کرو۔ تکبیر کہنا بھی سنت ہے۔ سورہ والضحیٰ سے لے کر آخر قرآن تک پڑھ کر ان الفاظ پر ختم کرو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ اکبر ہی کافی ہے۔

ختم قرآن حکیم

قرآن حکیم کی تلاوت کے بہترین اوقات رات کا آخری حصہ صبح کی نماز کے بعد اور عشائین کے درمیان کے ہیں۔ چاہیئے کہ گرمیوں میں ختم قرآن فجر کی سنت نماز میں پیر کے دن اور سردیوں میں مغرب کی نماز سنت میں جمعہ

www.musapakshaheed.com

کی رات کو کیا جائے کیونکہ قاری کیلئے ملائکہ کی مغفرت اور استغفار دن کے دراز ہونے اور رات کے دراز ہونے کے وقت میں ہوتی ہے۔ جس دن قرآن ختم کرو اس دن روزہ رکھو اور ختم کے وقت اپنے دوستوں کو بھی بلالو۔ کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ ختم کے وقت رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ دعا کے اندر خلوص اور عجز و انکساری ہو اور دعائیہ کلمات اجتماعی اور امورِ حسنہ کے بارے میں ہونے چاہیئں

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب ختم قرآن فرماتے شروع الحمد للہ رب العالمین سے کرتے پھر اس کے بعد پہلے سورۂ بقرہ مفلحون تک پڑھتے۔ ایک روایت ہے کہ آیت الکرسی خَالِدُوْنَ تک اور اٰمن الرسول سے سورۃ کے آخر تک پڑھتے

ختم قرآن کے بعد کی دُعا جو حدیث سے ثابت ہے یہ ہے:

الحمد للہ رب العٰلمین الحمد للہ الذی خلق
السمٰوات والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین
کفروا بربھم یعدلون لا الٰہ الا اللہ وکذب
العادلون باللہ فضلوا ضلالاً بعیداً الا الٰہ الا اللہ
وکذب المشرکون باللہ من العرب والمجوس
والیھود والنصاریٰ والصابئین ومن دعا للہ ولداً
وصاحبۃ او شبیھاً او مشبھاً او عدلاً فانت ربنا
اعظم من ان تتخذ شریکاً فیما خلقت والحمد
للہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہٗ شریک
فی الملک ولم یکن لہٗ ولی من الذل وکبرہ تکبیراً
اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً وسبحان
اللہ بکرۃ واصیلاً الحمد للہ الذی انزل علیٰ
عبدہ الکتاب ولم یجعل لہٗ عوجاً قیماً لینذر
باساً شدیداً من لدنہ ویبشر المومنین
الذین یعملون الصٰلحٰت ان لھم اجراً حسناً
ماکثین فیہ ابداً وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ
ولداً مالھم بہٖ من علم ولا لاٰبائھم کبرت
کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً
الحمد للہ الذی لہ ما فی السمٰوات وما فی

www.musapakshaheed.com

الارض ولہ الحمد فی الاٰخرۃ وھو الحکیم الخبیر
یعلم مایلج فی الارض وما یخرج منہا وما ینزل من
السماء ومایعرج فیہا وھو الرحیم الغفور الحمد للہ
فاطر السمٰوات والارض جاعل الملٰئکۃ رسلًا اولی
اجنحۃٍ مثنیٰ وثلٰث ورباع یزید فی الخلق ما
یشاء ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر ما یفتح اللہ للناس
من رحمۃ فلا ممسک لہا وما یمسک فلا مرسل لہٗ
من بعدہٖ وھو العزیز الحکیم الحمد للہ وسلام
علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی آللہ خیر عما یشرکون
بل اللہ خیر وابقیٰ واحکم واکرم واعظم مما
یشرکون والحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون صدق
اللہ وبلغ رسلہٗ وانا علیٰ ذٰلکم من الشاھدین
اللھم صل علیٰ جمیع الملٰئکۃ والمرسلین وارحم
عبادک المومنین من اھل السمٰوات واھل الارضین
واختم لنا بخیر وبارک لنا فی القرآن العظیم وانفعنا
بالاٰیات والذکر الحکیم ربنا تقبل منا انک انت
السمیع العلیم اللھم اٰنس وحشتی فی قبری اللھم
ارحمنی بالقرآن واجعلہ لی اماما ونورًا
وھدًی ورحمۃً اللھم ذکّرنی منہ ما نسیت
وعلّمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہٗ
آناء اللیل وآناء النہار واجعلہ لی حجۃ یارب العٰلمین
اللھم اجعل القرآن ربیع قلبی وجلاء
صدری وذھاب ھمی وغمی۔

www.musapakshaheed.com

دعا سجدہ تلاوت

سجدۂ تلاوت کی دُعا یہ ہے:

سبحان ربی الاعلیٰ اٰمنت بالقراٰن سجدت للرحمٰن فاغفرلی یارحمٰن سجد وجھی للذی شق سمعی وبصری بحولہٖ وقوتہٖ اللھم اکتب لی عندک اجرًا وضع عنی بھا وزرًا واجعلھا لی عندک ذخرًا وتقبلھا منی کما تقبلت من عبدک داؤد سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء (۱۴:۲۴)

سلسلہ عالیہ قادریہ شریف

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ سیدنا وسندنا ومولانا محمد و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حمد ہر حالت میں ہے اس کبریا کے واسطے
شکر ہر حالت میں واجب ہے خدا کے واسطے

یاالٰہی رحم کر تو مصطفیٰ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر محشر میں میرے حال پر
یاالٰہی رحم کر گلزارِ جنت کر عطا
یاالٰہی رحم کر مجھ پر بوقتِ تشنگی
یاالٰہی رحم کر مجھ پر بوقتِ پل صراط
یاالٰہی رحم کر سب بخش دے میرے گناہ
یاالٰہی رحم کر تربت میں میرے حال پر
یاالٰہی رحم کر حاضر ہوں جب منکر نکیر
یاالٰہی رحم کر وقتِ نزع کلمہ پڑھوں
یاالٰہی رحم کر الفقر و فخری شان دے
یاالٰہی رحم کر توفیق دے حج کی مجھے
یاالٰہی رحم کر شرِ شیطاں سے نت بچا
یاالٰہی رحم کر شوقِ عبادت ہو سوا
یاالٰہی رحم کر پردہ دوئی کا دور کر
یاالٰہی رحم کر فکر و شاہدہ کر عطا
یاالٰہی رحم کر خودی و تکبر دور کر

اہل بیت پاک احمد مجتبیٰ کے واسطے
شافع محشر محمد مصطفیٰ کے واسطے
صدقہ بی بی فاطمہ خیرالنساء کے واسطے
ساقیٔ کوثر علی المرتضیٰ کے واسطے
شاہ حسن ابنِ رسولِ پیشوا کے واسطے
سید الشہداء حسینِ کربلا کے واسطے
حضرتِ سجاد صابور رہنما کے واسطے
باقر و جعفر امام اولیاء کے واسطے
جعفر صادق امامِ خوش لقا کے واسطے
امام موسیٰ کاظم عالی مرتبہ کے واسطے
پاک امام موسیٰ رضا نورالہدیٰ کے واسطے
خواجہ معروف کرخی مرتضیٰ کے واسطے
سری سقطی پاک مقبولِ خدا کے واسطے
جنید بغدادی حبیب کبریا کے واسطے
شیخ شبلی عاشقِ ذات خدا کے واسطے
شیخ عبدالواحد نورالہدیٰ کے واسطے

یاالٰہی رحم کر مجلس عطا کر اولیاء
یاالٰہی رحم کر دنیا و دیں گلزار کر
یاالٰہی رحم کر ذاکر ہو قلب و روح میرا
یاالٰہی رحم کر شوقِ زیارت کر عطا
یاالٰہی رحم کر قلب کو روشن میرے
یاالٰہی رحم کر ہو روح واصل اللہ کو
یاالٰہی رحم کر علم حقیقت کر عطا
یاالٰہی رحم کر اپنی عطا کر معرفت
یاالٰہی رحم کر طالب ہوں تیرے وصل کا
یاالٰہی رحم کر جام محبت دے پلا
یاالٰہی رحم کر مجلسِ محمدی میں رہوں
یاالٰہی رحم کر کر ذات میں اپنی فنا
یاالٰہی رحم کر محبوبی رتبہ کر عطا
یاالٰہی رحم کر ناشاد دل کو شاد کر
یاالٰہی رحم کر شانِ فقر ہوں مانگتا
یاالٰہی رحم کر جمال الدین نوشہ کے طفیل

کی نور الٰہی واسطے کس سے یہ بخشش پائیے
یہ وسیلے پیش کرتا ہوں سنوار شکستہ ید

ابوالفرح طرطوسی عاشق کبریا کے واسطے
شیخ علی ہنکاری محبوب العلا کے واسطے
شیخ ابوسعید ہادیٔ دوسرا کے واسطے
غوث الاعظم دستگیر و پیشوا کے واسطے
سیف الدین عبدالوہاب مرتضیٰ کے واسطے
محمد عبدالسلام صفی الدین سخا کے واسطے
علم الدین ابوالعباس احمد صفا کے واسطے
شیخ مسعود احمد حسنی پارسا کے واسطے
ضیاءالدین سید علی واصل خدا کے واسطے
سراج الدین شاہ میراں پیشوا کے واسطے
نصر محمد حسنی شمس الدین شاہ کے واسطے
اوچی محمد غوث بندگی اتقیا کے واسطے
ثانی عبدالقادر غوث الوریٰ کے واسطے
عبدالرزاق فیض اللہ پیر ہدیٰ کے واسطے
قطب الدین حامد جہاں بخش اسخیا کے واسطے
ثانی محی الدین محبوب خدا کے واسطے

دل میں دے اپنی محبت بہر ترک ماسوا
خاندان قادری کے اولیاء کے واسطے

ﮯ ایک روایت کے مطابق حضرت سری سقطی کرخی سے کسب فیض حضرت شیخ داؤد طائی سے حاصل کیا اور سلسلہ آگے یوں چلتا ہے۔ شیخ معروف کرخی، شیخ داؤد طائی، شیخ حبیب عجمی، خواجہ حسن بصری، حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ باب مدینۃ العلم۔ ایک دوسری روایت کے مطابق خواجہ حسن بصری نے حضرت امام حسن مجتبیٰ سے اکتساب فیض پایا اور سلسلہ آگے یوں چلتا ہے۔ خواجہ حسن بصری، حضرت امام حسن مجتبیٰ، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ اور پھر اس کے بعد

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ۔ من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چودہواں باب

آداب ذکر

قال اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مادحاً وامراً والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات واذکر اسم ربك وتبتل الیہ تبتیلا۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبکم۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من ساعۃ تمر بابن آدم لم یذکر اللہ فیہا الا حزن علیہا یوم القیامۃ۔ وقال النبیؐ حاکیا عن اللہ تعالیٰ انا جلیس من ذکرنی اذکرونی بالشوق والمحبۃ اذکرکم بالوصل والقربۃ۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل شئ صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ۔ وقال المحبوب الربانی رضی اللہ عنہ موت القلوب الغفلۃ عن اللہ وعن ذکرہٖ فمن اراد منکم ان یحیی قلبہ فلیکثر فیہ ذکر الحق عزوجل والانس بہ والنظر الی سلطانہ وعظمتہ وتصرفہ فی خلقہ وان ذکرت ربك باللسان حسن صنعہ فتح اللہ تعالیٰ قلبك وان ذکرتہ باللسان لطائف اسرارہ فانت ذاکر علی الحقیقۃ وان ذکرتہ بقلبك قربك من جناب الرحمۃ وان ذکرتہ بسرك ادناك من مواطن القدس وان صدقتہ فی حبہ حملك بجناح لطفہ الی مقعد صدق ما عرف قدر جلالہ من غفل لحظۃً عن ذکرہٖ ولا لاحظ ازلیۃ واحدانیہ من تعلق بغیرہٖ۔

www.musapakshaheed.com

ذکر اللہ شفاء القلوب

اے درویش با صفا!

جب وہ سرفراز دلنواز صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے کہ "ذِکْرُ اللّٰہِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ" یعنی اللہ کا ذکر دلوں کیلئے شفا ہے اور جب محبوب حق شیخ محی الحق کہتا ہے کہ اِذَا دَامَ عَلٰی ذِکْرِ الْحَقِّ جَاءَتْ اِلَیْہِ الْمَعْرِفَۃُ وَ الْعِلْمُ وَ التَّوْحِیْدُ یعنی جب ذکرِ حق پر مداومت کی جائے تو اس سے معرفت علم اور توحید کی طرف پیش قدمی ہوتی ہے تو پھر چاہیئے کہ جن اذکار کو یہاں لکھا جائے تم ان میں اس طرح منہمک ہو جاؤ کہ کوئی وقت اور کوئی حالت ان سے خالی نہ رہے۔ آنے میں جانے میں، کھانے میں، پینے میں، بیٹھنے میں، سونے میں، سننے میں، بولنے میں غرض تمام حرکات و سکنات میں حاضر بحضور رہو۔ تاکہ وقت سستی اور کسلمندی میں نہ گزر جائے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِنَّہٗ مَجْنُوْنٌ وَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاءُوْنَ

اور یہ تعلق یونہی آسانی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے سخت محنت اور کوشش درکار ہے اس ضمن میں پراگندہ خیالات اور اوہام سب دل و دماغ سے نکل جائیں۔ واضح رہے کہ پراگندہ خیالات اور اوہام وغیرہ وسوسوں کے رفع کرنے اور ان کے چھپانے کی کوشش کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اس لئے سخت محنت اور کوشش کرو تاکہ تمہارے دل کے صحن سے متفرق خیالات نکل جائیں اور ہستی حق کا نور تمہارے باطن میں جاگزین ہو جائے" تمہیں تمہارے اپنے وجود کے گرد و غبار سے پاک و صاف کر دے اور ان" اغیار" کی مزاحمت سے رہائی دلا دے۔

طالب کو چاہیئے کہ ذکر کے اوقات کی پابندی کا خاص لحاظ رکھے۔ خصوصاً آدھی رات، پچھلی رات، عشاء کی نماز کے بعد، فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد کے اوقات۔ پہلے غسل کرو یا نئے سرے سے وضو کر لو اور دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دس مرتبہ یہ درود بھیجو۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کل ما ذکرہ
الذاکرون و کل ما غفل عن ذکرہ الغافلون
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

پھر دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہو۔

www.musapakshaheed.com

تینتیس (۳۳) مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھو۔

ستّر (۷۰) مرتبہ کہو: یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِكَ اَسْتَغِیْثُ

ایک یا تین مرتبہ کہو: شَهِدَ اللّٰهُ ...... پوری آیت

پھر فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ ...... پوری آیت

پھر اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ...... پوری آیت

پھر وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ...... پوری آیت

پھر الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ...... پوری آیت

اور آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ...... الخ

اور آیت هُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ...... الخ

ان میں سے ہر آیت کو دو بار پڑھو۔ اس کے بعد اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سے لے کر وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک پڑھ کر آمین کہو۔ اس کے بعد جس طریقے سے کہ آئندہ لکھا جائے گا ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔

آداب

جب کبھی ذکر جلی کرنا ہو اکیلے یا جماعت کے ساتھ تو چاہیئے کہ پہلے تمام آداب و شرائط کی پابندی کرے تاہم ذکر کی تمام شرائط سے زیادہ اہم صدقِ ارادہ ہے۔

صدق ارادہ

پس اول اپنی نیت کو صاف کرے اعراضِ دنیوی اور اغراضِ اُخروی کی خواہشات کی ملاوٹ سے۔ کیونکہ اعمال کا ثواب نیتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ جتنی کوئی نیت عمل سے زیادہ خالص ہو گی اتنا ہی اس کا ثواب فاضل تر اور کامل تر ہو گا۔

اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ جو کوئی شخص ان دونوں جہانوں میں حق تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مراد رکھتا ہے تو بالتحقیق وہ راہِ طریقت سے ایک طرف کو ہٹا ہوا ہے اور اس کے اندر یہ استعداد نہیں ہے کہ وہ حضرتِ قدس کا قرب یا مناجات کی شائستگی اور اذکار اور حق تعالیٰ سے ایجابِ دعا کے مقام تک پہنچ سکے۔ لہٰذا اس سے پاکیزگی لازم اور واجب ہے۔ پس ضروری ہے کہ نیت صرف تقربِ ربوبیت یعنی مقامِ عبودیت حاصل کرنے کی ہو نہ کہ طلبِ جاہ کی اور شہرت کی زیادتی کی اور ظہورِ کرامات کی اور کشفِ آیات کی ہو۔ وہ بعض لوگ جن کا مدعا اور مقصد ریاضتِ شاقہ اور شغلِ اذکار سے مولیٰ عزّ اسمہٗ کا قرب نہیں ہوتا بلکہ کرامات اور خوارق عادات کا حصول ہوتا ہے۔

www.musapakshaheed.com

اگر ان مطلوبہ چیزوں میں سے کوئی چیز اُن پر ظاہر اور منکشف ہو بھی جائے تو یہ عین مکر و فریب ہوگا اور اُن کے بُعد و حماقت اور غرور کا سبب بنے گا کیونکہ شغل کی کثرت اور غذا کی قلّت اور ذکر کے دوام کا اثر باطن کے تصفیۂ دل کی روشنی اور لوگوں پر تاثیر پیدا کرنے پر تو ضرور مرتب ہوتا رہتا ہے ۔ لہذا وہ آدمی جو کرامت کا طالب ہوتا ہے چونکہ اذکار اور ریاضت کے سبب سے اس کا سینہ صاف اور روشن ہو جاتا ہے ۔ اور بعض غیر حاصل کردہ علوم کی صورتیں اُس سے ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور ان میں سے بعض لوگوں سے تصرّف اور تاثیر بھی ظاہر ہونے لگتی ہے اس لئے یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ اس "کسب" کا مقصدِ اعلیٰ یہی ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں آکر مغرور ہو جائے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جائے ۔ نعوذ باللہ! ایسے مرتبے پر پہنچ کر یہ بھی ممکن ہے کہ شریعت کا وقار اور احترام دل سے رخصت ہو جائے اور انسان کو احکام و حدود کے چھوڑ دینے اور حرام و حلال میں تمیز روا نہ رکھنے بلکہ حلال سے ایکطرف کو ہو جانے اور حرام کے ارتکاب کی طرف مائل کردے اور اس طرح اُسے اسلام کے راستے سے مردود کردے ۔ ہاں اگر ظہورِ کرامات کسی ایسے شخص کے راستے میں اتفاقیہ طور پر آجائیں جس کی نیّت خالص ہے اور جس کے ارادے کا راستہ صادق ہے تو یہ اس کے یقین کی قوت اور ارادے کے ثبات کا سبب بن جائے گا۔

توبہ

آئیے ہم اپنے مقصود کی طرف لوٹتے ہیں: ذکر کی دوسری تمام شرائط میں ضروری شرط گناہوں سے توبہ اور منع کی گئی باتوں سے بچ کر رہنے کی آرزو ہے ۔ توبہ پوری سچائی اور دل کے خلوص اور صفائی سے کی جائے اُن تمام کردہ و ناکردہ، بالارادہ یا بے ارادہ گناہوں، خطاؤں اور تقصیروں سے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و قوانین کے برخلاف ماسوی اللہ سے التفات رکھنے کے سبب سے سرزد ہوئے ہیں ۔ کیونکہ تمام مقاماتِ بلند و ارفع کی بنیاد اور تمام بھلائیوں کی کنجی اور تمام نیکیوں اور منازل اور معاملاتِ صوری و معنوی قلبی و قالبی کی اصل توبہ ہے

ایک روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: العجب من یقنط و معه النجات (تعجب اس شخص پر جس نے قنوط اور مایوسی اختیار کی اور پھر اس کے ساتھ نجات بھی ہو) لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! نجات کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا، توبہ اور استغفار نجات ہے ۔ لہذا توبہ سے کوتاہی اور لاپرواہی کرنا اپنے نفس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے ۔ اور جنہوں نے توبہ نہ کی پس وہ لوگ ظالم ہیں۔

طہارت

ذکر کی ایک اور شرط طہارت ہے، طہارت اکبر یعنی غسل کرے اور اگر غسل نہیں کرسکتا تو نیا وضو کرے اور تحیۃ الوضو کے نفل پڑھے جس طرح کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور ذکر سے قبل اپنے کپڑوں کو اچھی طرح پاک صاف کرے، نجاست خفیفہ ہو یا غلیظہ، کپڑے پر گندگی لگی ہو یا کپڑا غصب کیا گیا ہو، ان تمام نجاستوں سے طہارت

www.musapakshaheed.com

حاصل کرنا ضروری ہے۔ جس حجرے میں ذکر کرنا ہو وہ چھوٹا سا، تاریک اور لطیف ہو اور خوشبو سے معطر ہو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے

حضوری

اور شرط یہ ہے کہ دل کو حاضر اور مراقب رکھے اور اس طرح تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ حاضر اور تشریف فرما ہیں، ہمیشہ وقار اور ادب و احترام کا لحاظ رکھے، اپنے ظاہر و باطن کو عبادت کی شکل میں رکھے، لباس کی موافقت اور احکام الٰہی کی موافقت میں اللہ تعالیٰ پر نظر رکھے۔ تاکہ اس سبب سے اللہ تعالیٰ کے نفحات کے در پے ہونے اور غیر متناہی فیض کے نازل ہونے کے لئے تیار ہو جائے

قلبی رابطہ

اور یہ بھی شرط ہے کہ ذکر کرتے وقت دل کا رابطہ مرشد کے ساتھ ہو، اس کی تفصیل شغل باطن کے بیان میں مذکور ہو گی۔

ذکرِ جہر

ذکرِ بلند آواز

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا: ذکر پہلے زبان کے ساتھ ہوتا ہے پھر دل کی طرف تجاوز کرتا ہے پھر محبت اور شوق زبان کی طرف تجاوز کرتے ہوئے آ جاتی ہے جس وقت بندہ خدائے غالب و بزرگ تر کے لئے جہالت کی نفی کر کے علم ثابت کرتا ہے اور بعد کی نفی کر کے قرب ثابت کرتا ہے اور صحت کی نفی کر کے ذکر ثابت کرتا ہے اور وحشت کی نفی کر کے انس ثابت کرتا ہے اور اندھیرے کی نفی کر کے نور ثابت کرتا ہے اور راستہ میں "میں" اور "ہم" نہیں رہتا مگر "تو" ہی ہو جاتا ہے۔ وہی اول ہے۔ وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے۔ وہی باطن ہے۔ عارف اپنے دل کی آنکھ کے ساتھ دیکھتا ہے۔ جو ہر کی وجہ سے جاننے والا ہوتا ہے پھر حق اس کو تمام طور پر لقمہ بنا لیتا ہے پھر ہم اس میں ہر چیز کو غائب کر دیتے ہیں خدائے غالب و بزرگ تر اس کی نیکیوں کو بے پایاں بنا دیتا ہے وہ کہتا ہے وہی اول وہی آخر۔ وہی ظاہر وہی باطن ہے۔ عارف کے نزدیک ظاہر اور باطن، اول اور آخر، صورت اور معنی میں حق ہی ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی شئی نہیں ہوتی اسوقت دنیا اور آخرت میں اسکی صحبت اسکے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ نے یہ بھی فرمایا:- اللسان غلام القلب وتبع لہ۔ (زبان دل کی غلام اور تابع ہوتی ہے)

www.musapakshaheed.com

نفی و اثبات کا ذکر

واضح رہے کہ قادریہ سلسلے کے درویشان کرامت نشان کے اذکارِ جہر کے کئی طریقے ہیں۔ تاہم ان تمام اذکارِ جہر میں انہوں نے پہلا ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اختیار کیا ہے۔ کیونکہ اس کی صورت نفی اور اثبات سے مرکب ہے جب یہ کلمہ زبان پر جاری ہوتا ہے تو ذکر کرنے والے کا دل و دماغ حاضر رہتا ہے اور معانی کی سمجھ بوجھ سے اس کے دل اور زبان کے اندر ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ نفی کے پہلو پر غور و فکر کرنے سے وہ تمام محدثات یعنی عملِ تخلیق و تولید سے وجود میں آنے والی چیزوں کو نظر سے گرا دیتا ہے کیونکہ یہ سب کی سب فانی ہیں۔ اثبات کے پہلو پر غور و فکر اُس پر وجودِ قدیم کی ازلیت و ابدیت اور دوام و قیام کو روشن کر دیتا ہے اور وہ اسے "بقا" کی آنکھ سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کلمے کے بار بار پڑھنے، متواتر پڑھتے رہنے اور اس کو لازم قرار دینے سے توحید کی صورت دل پر جم جاتی ہے۔ بس اس مقام پر صفتِ ربّانی ذکر کرنے والے کی ذات کا جُزو بن جاتی ہے (قرآن حکیم نے اس کیفیتِ انجذاب کو صبغۃ اللّٰہ سے تعبیر کیا ہے۔ مترجم) پھر ذاکر تک "امدادات" بھی متواتر پہنچنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد وہ ایسے مقام پر فائز ہو جاتا ہے، جہاں ذکر کی صفت ذاکر کے دل کا لطیف جوہر بن جاتی ہے یعنی اس کی حقیقت دل کے جوہر کے ساتھ مل کر یکجان ہو جاتی ہے۔ گویا ذاکر ذکر کے اندر اور ذکر مذکور کے اندر محو اور فانی ہو جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر کلمۂ توحید کی ظاہری صورت دل سے مٹ جاتی ہے اور اس کی اصل حقیقت، جو ذکر کا مفہوم ہے باطن کے اوپر نقش ہو جاتی ہے۔ اس حالت سے مُراد یہ ہے کہ ذکر اور ذاکر اور مذکور تینوں ایک وحدت بن جاتے ہیں۔ (وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْھَادِیْ اِلَی الرَّشَادِ)

ذکر یک ضربی بہ یک اثبات:

آلتی پالتی مار کر اس طرح (مربع شکل میں) بیٹھو کہ دائیں پاؤں کے انگوٹھے سے گھٹنے کے نیچے سے اندر کی طرف سے جو رگ جا رہی ہے محکم طور پر دب جائے۔ اب دونوں گھٹنوں پر اپنے دونوں ہاتھ اس طرح رکھو کہ انگلیوں سے لفظ "اللہ" لکھا ہوا معلوم ہو۔ پیر و مرشد کو تصوّر میں حاضر کر کے اس سے مدد اور تقویت طلب کرو۔ سر کو بائیں گھٹنے کی طرف اتنا نیچے لے جاؤ کہ داڑھی چھنگلیا تک پہنچ جائے۔ اب یہاں سے کلمہ لَآ اِلٰہَ کہنا شروع کرو اور سر کو ناف کے راستے سے دائیں گھٹنے کی جانب لاؤ۔ یہاں سے دائیں کندھے کی طرف لاؤ۔ پھر سر اور کندھے کو تھوڑا سا پیٹھ کی جانب خم دو اور یہاں پہنچ کر اور لَآ اِلٰہَ کو پورا چڑھا کر "ہا" کے ساتھ اِلَّا اللّٰہ کو ملاؤ اور واپس اپنی اصلی حالتوں پر آ جاؤ اور پھر نئے سرے سے آغاز کرو۔ نفی کی حالت کے دوران آنکھیں کھلی رکھو۔ اثبات کی حالت میں آنکھیں بند کر لو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے ہوئے ماسوی اللہ کے وجود کی نفی کا تصور باندھو اور دل کے اندر نیک و بد یا خطرات کا جو کوئی تصوّر ابھرنے لگے اس کی بھی نفی کرو۔ تاہم اِلَّا اللّٰہ کے کلمے پر ہستی حق کے وجود کے اثبات کو ذہن میں رکھو اور رب العزت کو اپنا محبوب و مطلوب و مقصود

www.musapakshaheed.com

تصور کرو۔ یہاں ایک رمز ہے جو مرشد سے معلوم کرو۔[1] جب ذکر اس طریقے سے بتدریج دل پر جم جاتا ہے تو نفی اور اثبات کا جوہر قلب کو منوّر اور جوہر دار بنا دیتا ہے۔ پھر ذکر کا جو سلطان ہے یعنی اس کے اندر جو قوت و طاقت اور تغلب ہے وہ دل کی ولایت پر حاوی اور محیط ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو بھی کوئی خبر حق کی ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے وہی نکالے گا۔ ذکر کرنے والا ذکر کے نور سے مضمحل ہو جائے گا۔ اس مرتبے پر پہنچ کر ذاکر وجود کے علائق سے منفرد ہو جاتا ہے اور خود سے فانی ہو کر ذاتِ حق کے ساتھ بقا حاصل کر لیتا ہے۔

ذکرِ دو ضربی بہ یک اثبات:

سابقہ طریقے پر بیٹھ کر لَا کو دو گھٹنوں کے درمیان سے نکالو اور اِلٰہَ کا لفظ دائیں کندھے کی پشت تک پہنچاؤ۔ اِلَّا اللہ کو بائیں جانب ضرب کرو اور پھر سر سے اس کا آغاز کرو۔

ذکرِ دو ضربی بہ دو اثبات:

بیٹھنے کے مذکورہ طریق کو ملحوظ رکھ کر ایک اور ضرب آدھا ٹیڑھا ہو کر لگاؤ۔ اس طرح دو اثبات اور دو ضربی اِلَّا اللہ ہو جائے گا۔ چاہیئے کہ یہ ذکر قدرے شدت سے کرو تاکہ ذکر کی گرمی سارے جسم کو پہنچے۔

ذکرِ سہ ضربی بہ سہ اثبات:

بطریقِ مذکور بیٹھ کر ایک ضرب بائیں گھٹنے پر اور ایک ضرب دائیں گھٹنے پہ لگاؤ۔ اور ایک ضرب دو گھٹنوں کے درمیان دل پر لگاؤ اور کلمہ اِلَّا اللہ کہنا شروع کرو۔ پھر سر سے شروع کرو۔ اس ذکر کے دوران جو لذت اور گرمی پیدا ہوگی اُسے ذاکر وجدان سے معلوم کر سکتا ہے۔

ذکرِ سہ ضربی بہ چہار اثبات:

نشست کے سابقہ طریقے کو ملحوظ رکھ کر ایک ضرب بائیں گھٹنے پر ایک دائیں گھٹنے پر ایک، دونوں گھٹنوں کے درمیان اور ایک ناف کے برابر لگا کر اِلَّا اللہ کہو۔

ذکرِ چہار ضربی بہ یک اثبات:

مذکورہ طریق پر بیٹھ کلمہ لَا کو دو گھٹنوں کے درمیان سے نکالو اِلٰہَ کے ہمزہ کو مدّ کے ساتھ کھینچو اور اسے بائیں کندھے سے گزار کر اپنے آپ پر ضرب مارو۔ "اِلَّا اللہ" کو اپنی پیٹھ کی طرف ضرب کرو۔ اس صورت میں کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ چار جگہوں پر انصرام پاتا ہے اور ایک نفی اور ایک اثبات اور چہار ضربات میں قائم ہو جاتا ہے۔

---

[1] اسمائے صفاتِ خمسہ یہ ہیں: لَا مَعْبُوْدَ۔ لَا مَطْلُوْبَ۔ لَا مَقْصُوْدَ۔ لَا مَحْبُوْبَ اور لَا مَوْجُوْدَ۔ نفی کے دوران ان میں سے کسی ایک کا تصوّر کر لو۔ مبتدی کیلئے پہلے دو میں سے کوئی ایک متوسط کیلئے دوسرے دو میں سے کوئی ایک اور منتہی کیلئے آخری۔ (مترجم)

www.musapakshaheed.com

اثبات کا ذکر

یہ اِلَّا اللہ سہ ضربی وسہ رکنی کا ذکر ہے۔ بدستور سابق بیٹھکر اِلَّا اللہ کی ایک ضرب دائیں طرف، پھر ایک ضرب بائیں طرف اور پھر ایک ضرب دل پر لگاؤ۔

چار ضربی و چار رکنی:

مذکورہ طریقے سے بیٹھکر اِلَّا اللہ کی ایک ضرب دائیں طرف، ایک بائیں طرف، ایک دل پر اور ایک سامنے کی طرف لگاؤ۔

پنج ضربی و پنج رکنی:

مذکورہ چار ضربی و چار رکنی طریقے پر اِلَّا اللہ کی پانچویں ضرب آسمان کی طرف لگاؤ۔

جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات پڑھتے وقت بیٹھتے ہیں اسی طرح بائیں پاؤں کو تہ کرو اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو پھر اِلَّا اللہ کی ایک ضرب بائیں گھٹنے پر لگاؤ، دوسری ضرب دل پر لگاؤ۔ اس کے بعد دونوں گھٹنوں پر کھڑے ہو کر ایک ضرب سینے پر لگاؤ اور ایک ضرب دل پر لگاؤ۔ پھر سر سے شروع کر کے اسی طرح دہراؤ۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ دایاں پاؤں تھوڑا سا آگے ہو۔ پھر رکوع کے برابر جھک جاؤ اور سر کو اوپر اٹھاتے ہوئے اِلَّا اللہ کی ضرب دل پر لگاؤ۔

چلتے چلتے اِلَّا اللہ کے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ قدم اٹھاتے ہوئے لَا اِلٰہَ کہو اور رکھتے ہوئے اِلَّا اللہ کہو۔ یا ہر قدم میں اِلَّا اللہ کہو۔

اسمِ ذات کا ذکر

شیخنا و سیدنا السید محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ ھُوَ اللّٰہُ وَاِنَّمَا یُسْتَجَابُ لَكَ
اِذَا قُلْتَ اللّٰہُ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غَیْرُہٗ

جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر اور اِلَّا اللہ کا ذکر حاصل ہو جائے تو اسمِ ذات یعنی یا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ جس کا طریقہ یہ ہے:

جب یا اللہ زبان سے کہو تو یا اَللّٰہُ یا اَحَدُ یا اللہ یا صَمَدُ کو ملا لو۔ پھر بائیں طرف یَا اَللّٰہُ یَا صَمَدُ اور دائیں طرف یا اَللّٰہُ یا اَحَدُ کہہ کر دل پر یا اللہ کی ضرب لگاؤ۔

اگر کوئی ضرورت درپیش ہو تو اس ضرورت و مدّعا کے مطابق اسمائے صفات میں سے ایک اسم لے کر

www.musapakshaheed.com

اسے اسم ذات کے ساتھ ضم کردو اور ذکر میں مشغول ہوجاؤ۔ امید ہے کہ ضرورت پوری اور مدعا حاصل ہوجائیگا۔

گناہ اور تقصیروں کی مغفرت کیلئے یَا اللّٰہُ غَفُوْرٌ غَفَّارٌ کے ساتھ مشغولِ ذکر رہو۔

اگر کوئی مریض ہے تو شفایابی کے لئے یَا اللّٰہُ شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ میں مشغول رہے۔

چاہیئے کہ حرفِ ندا "یا" کو دل سے برآمد کرکے اللّٰہ کا لفظ دل پر ضرب کرو۔

کشف حقائق کے لئے ذکر

یَا ھُوْ کا ذکر بھی یَا اللّٰہ کے ذکر کے طریق و آداب پر ہے۔ تاہم کشفِ حقائق کیلئے ذکرِ یَا ھُوْ موثر ہے۔ تجلی ذات کیلئے اسم ذات اللّٰہ کا الف لام ساقط کردو۔ حرف ہ بچارہیگا۔ اس کو زبر زیر اور پیش تینوں حرکتوں سے اس طرح ذکر میں لاؤ کہ زبر والی ہَ دائیں طرف زیر والی ہِ بائیں طرف اور پیش والی ہُ دل پر ضرب کرو۔ اور اگر بائیں طرف پیش کے ساتھ اور دل پر زیر کے ساتھ ضرب کرو تو زیادہ اچھا ہے۔

آیت الکرسی کا ورد

مصیبتوں کے دور کرنے اور باطن کا دروازہ کھولنے کیلئے آیت الکرسی کا شغل کرو۔ اور درازیٔ عمر کیلئے اللّٰہ کا لفظ دل پر ضرب کرو پھر اس کے بعد کلمہ اِلَّا ھُوْ دل پر ضرب کرو پھر اس کے بعد اَلْحَیُّ کو دائیں طرف اور اَلْقَیُّوْمُ کو بائیں طرف ضرب کرو۔

کشف ارواح کے لئے ذکر

کشف ارواح کیلئے یَا اَحْمَدُ اور یَا مُحَمَّدُ کے ذکر میں مشغول رہو جس کا طریقہ یہ ہے:

ایک روایت کے مطابق یَا اَحْمَدُ دائیں طرف یَا مُحَمَّدُ بائیں طرف اور یَا مُصْطَفٰے دل پر ضرب کرو کشف ارواح کے لئے یَا اَحْمَدُ۔ یَا مُحَمَّدُ۔ یَا عَلِیُّ۔ یَا حَسَنُ۔ یَا حُسَیْنُ۔ یَا فَاطِمَہ ان چھ اسماء میں چھ ضربی طریقے سے مشغول رہو۔

ہزار مرتبہ یَا شَیْخ یَا شَیْخ کہو۔ حرفِ ندا "یا" کو دل سے برآمد کرو اور اسے دائیں جانب لے جاؤ۔ شَیْخ کے لفظ کو بائیں جانب دل پر ضرب کرو۔ چاہیئے کہ مذکورشدہ ذات کے شغل کے دوران اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور دوسرے حضرات کے نام جو اوپر لکھے گئے ہیں ان کے شغل کے دوران حرفِ ندا کو دل سے برآمد کرکے جس طرح لکھا گیا ہے۔ اس کے مطابق ذکر کی تکمیل کیجائے۔

www.musapakshaheed.com

ذکر خفی

قال اللّٰہ تعالیٰ ادعوا
ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین قال
بعض اہل التحقیق معناہ ادعوہ علانیۃ وسرا فان
التضرع من الضراعۃ وھو اظہار شدۃ الحاجۃ
والخفیۃ مشترکۃ بین الجہر والسر وھو من
الاضداد قولہ معتدین ای المستخفین المتکلفین فی
الفاظ الدعاء قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یقول اللّٰہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا
معہ اذا ذکرنی

فاذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی واذا ذکرنی فی
ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ اذا کان یوم القیٰمۃ
وجمع الخلائق لحسابہم وجاء الحفظۃ بما حفظوا
وکتبوا قال اللّٰہ سبحانہ لہم انظروا اہل لہ من شیئ
فیقولون یا ربنا ما ترکنا شیئًا علمناہ وحفظناہ
الا وقد احصیناہ وکتبناہ فیقول اللّٰہ تعالیٰ ان لک
عندی کنزًا لا یعلمہ احد غیری وانا اجزیک بہ
قال وھو الذکر الخفی وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ
واٰلہٖ وسلم اذکروا اللّٰہ ذکرًا خاملاً قیل وما
الذکر الخامل قال الذکر الخفی ویفضل الذکر الخفی
علی الذکر الذی لیسمعہ الحفظۃ بسبعین درجۃ
قال الامام القشیری رضی اللّٰہ عنہ الذکر الخفی لا
یعرفہ الملک لانہ لا اطلاع لہ علیہ فھو سرٌّ بین
العبد وبین المعبود ؏

www.musapakshaheed.com

ذکر باطن

اہل تحقیق کا فیصلہ ہے کہ ذکرِ خفی زبان کے ذکر سے الگ چیز ہے اور حقیقت میں یہ پاسِ انفاس کا اور دل کا ذکر یعنی ذکرِ سرّ یا مخفی ذکر ہے جو مجازی عقل کی سمجھ سے بالاتر ہے اور ظاہری علم کے ذریعے بھی ذکرِ خفی کی پہچان حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسے صرف مشاہدہ ذوق اور وجدان کے ساتھ پہچان سکتے ہیں۔

اے درویش!

تجھے معلوم ہو کہ محبوبِ حق شیخ محی الحق یعنی عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اذا قلت لا الہ الا اللہ قل اولاً بقلبك ثم بلسانك واتكل علیہ دون غیرہ اما تستحی ان تقول لا الہ الا اللہ ولك الف معبود غیرہ تب الی اللہ عز وجل فی جمیع ما انت فیہ۔ من کان ذاکراً اللہ عز وجل بقلبہ فھو الذاکر ومن لم یذکر بقلبہ فلیس بذاکر فلیذکر اولاً بقلبك ثم بقالبك اذکرہ بقلبك الف مرۃ بلسانك مرۃ ذکر اللسان بلا قلب لا کرامۃ ولا عزامۃ لك الذکر ھو ذکر القلب والسر ثم ذکر اللسان متی ذکرتہ بلسانك فانت تائب فاذا ذکرتہ بقلبك فانت سالك فاذا ذکرتہ بروحك فانت محب فاذا سمعت ذکرہ فانت محبوب فاذا ذکرتہ بسرّك فانت عارف

توسل جمال مرشد

جان لو کہ اس راستے کی تمام شرائط میں سے سب سے پہلی شرط اپنے دل میں پیر و مرشد کی صورت کا تصور باندھنا اور اسے مضبوطی سے قائم رکھنا ہے۔ ہر لمحے اور ہر لحظے پیر و مرشد کی صورت کو اپنا نصب العین بنائے رکھو خصوصاً شغل کے دوران۔ اس راستے پر گامزن ہونے کے دوران ہر مشکل جو پیش آئے اور ہر رکاوٹ جو حائل ہو پیر و مرشد کی اس صورت سے عرض کرو جو تم نے اپنے "خیال" میں باندھ رکھی ہے۔ امید واثق ہے کہ وہ مشکل راستے سے دور ہو جائیگی اور پیر و مرشد کی ولایت تمہاری مدد فرمائیگی۔ اگر یہ رابطہ اور واسطہ مضبوط نہ ہوگا تو شیطان راہ پالیگا اور ہلاکت کی طرف لے جائیگا۔ اعاذنا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ من عوانہٖ وجنودہٖ بجاہ حبیبہٖ وخلیلہٖ ونبیہٖ صلی اللہ علیہ وسلمؐ

www.musapakshaheed.com

طریقہ

جب اس راہ پر چلنے والا اپنے مرشد سے اسم اللہ کے ذکر کا (جیساکہ ابھی لکھا جائیگا) مجاز ہوجائے تو پھر غسل یا وضو کرکے لطیف اور تاریک خالی کوٹھری میں مربع بیٹھ جائے یعنی آلتی پالتی مار کر اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے سے گھٹنے کے نیچے والی رگ کو زور سے دبا کر۔ اور اپنی تمام قوت کے ساتھ اسم اللہ کو ناف کے نیچے سے برآمد کرے اور اسمائے ربانی کی بڑی بڑی صفات کے معانی کا تصوّر ذہن میں باندھے۔ سانس کے اتار چڑھاؤ کا (جیساکہ ابھی لکھا جائیگا) خاص طور پر لحاظ رکھے اور اس طریقے پر مشغول ہوجائے:

اَللّٰہُ سَمِیْعٌ (سننے والا) اَللّٰہُ بَصِیْرٌ (دیکھنے والا) اَللّٰہُ عَلِیْمٌ (جاننے والا) اَللّٰہُ قَدِیْرٌ (قدرت والا) ۔ پھر اس آخری لفظ سے پہلے لفظ کی طرف عروج کرے یعنی اَللّٰہُ قَدِیْرٌ (قدرت والا) اَللّٰہُ عَلِیْمٌ (جاننے والا) اَللّٰہُ بَصِیْرٌ (دیکھنے والا) اَللّٰہُ سَمِیْعٌ (سننے والا) پھر پہلے لفظ سے آخری لفظ تک صعود کرے۔ اسی طور پر اُس وقت تک شغل کرتا رہے جب تک اُسے ذکر پر پورا ملکہ حاصل نہ ہوجائے اور دل میں جاگزین نہ ہوجائے۔ اس مقام پر دل ذکر کرنے والا بن جاتا ہے (اسے قلب کا جاری ہونا کہتے ہیں۔ مترجم) اس کے بعد دوسرے طریقے سے شغل جاری رکھے۔ اور وہ اس طرح سے ہے کہ اس میں بھی سانس کے اُتار چڑھاؤ کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے اور اس میں بھی پیر و مرشد کی حضوری کے رابطے اور دوسرے آداب کی پابندی لازمی ہے۔ کیونکہ مرشد کے ساتھ رابطے اور واسطے کا تصوّر اور اسکی صورت کو آنکھوں کے سامنے جما کر رکھنا اور خیال کی نظر کو اس صورت پر قائم رکھنا ہی اس راستے کا اصل مقصد ہے۔ اس لئے کہ پیر و مرشد کی محبت حق تعالیٰ کی محبت کی مورث و موصل ہے۔

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ نَاصِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ ط

آخری لفظ سے پھر پہلے لفظ کی طرف عروج کرے اور اسی طریقے پر لگا رہے۔

اسم ذات کے ساتھ بڑی بڑی صفات جوڑ کر مذکورہ رابطے، واسطے اور سانس کے عروج و صعود کی پابندی کرکے لفظ اللہ کو پوری قوت اور شدّت کے ساتھ ناف سے برآمد کرو اس طرح مشغول ہوجاؤ۔

اَللّٰہُ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ عَلِیْمٌ دَائِمٌ قَائِمٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ شَاھِدٌ

پھر آخری لفظ سے دل کی طرف اسم کا عروج کرو۔ ان شرائط کے مطابق مذکورہ اشغال اسی طرح جاری رکھو پھر اس کے بعد اس طرح کہو: اَللّٰہُ دَائِمٌ اَللّٰہُ قَائِمٌ اَللّٰہُ مُحِیْطٌ۔ پھر آخری لفظ سے پہلے لفظ کی طرف عروج کرو۔

اوقات کی پابندی کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ خصوصاً وقتِ سحر اور صبح شام کی نماز ادا کرنے کے بعد بلاناغہ مذکورہ اشغال و اذکار کو لازم جانو۔ باقی اوقات میں دل کے ذوق اور انشراح کے مطابق درست ہے۔ البتہ یہ بات ضروری ہے کہ کسی وقت بھی پاس انفاس کے ذکر سے غافل نہ رہنا۔ پاسِ انفاس کا ذکر نفی و اثبات سے مرکب ہے۔

www.musapakshaheed.com

اختتامِ ذکر کی دعا

پھر جب ذِکر ختم ہوجائے تو یہ دُعا مانگو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٰہی بجلال قدسك
وبجمال انسك وبنظر رحمتك الی اولیائك وبقربك
الی اصفیائك وبشوقك الی مشتاقیك ومحبتك لطالبیك
ان تنور قلبی بنور معرفتك وان تجعلنی
من اهل حضورك حتی تیسر لنا سباحة بحار
الانوار وتهیّأ لنا اخراج درر الاسرار اللهم شرفنا
بمشاهدة جمالك وخلعة وصالك وارزقنا
نعمة لقائك واحشرنا فی زمرة اولیائك اللهم
طهر من محبة الدنیا قلوبنا وبصر عیوننا فی عیوبنا
اللهم زین ظواهرنا بطاعتك وبواطننا بخشیتك
وقلوبنا بمعرفتك اللهم صغر الدنیا باعیننا
وعظم جلالك فی قلوبنا الٰهی انت الرب وانا العبد
فمن یدعو العبد الا الرب الٰهی انت الملك وانا
المملوك وانت العزیز وانا الذلیل وانت الغنی
وانا الفقیر وانت الباقی وانا الفانی وانت المحسن
وانا المسئ وانت الکریم وانا اللئیم وانت الکریم
وانا الجانی وانت الرحیم وانا الخاطی وانت الخلاق
وانا المخلوق وانت القوی وانا الضعیف وانت القادر
وانا العاجز وانت المعطی وانا السائل وانت الرزاق
وانا المرزوق وانت احق ممن شکوت الیه استغیث
به رسالته ودعوته ورجوته لانك کریم
الٰهی کم من مذنب قد غفرت له وکم من مسئ
قد تجاوزت عنه فاغفرلی یا رب وتجاوز
عنی برحمتك یا ارحم الراحمین۔

www.musapakshaheed.com

اس دعا کے بعد رُوحِ پُرفتوحِ سرکارِ کائنات، خلاصۂ موجودات پر، آنحضور کے آل وصحابہ کرام پر اور جملہ انبیا پر بارہ مرتبہ درود و فاتحہ و اخلاص بھیجو۔ اسی طرح بارہ مرتبہ روحِ پُرفتوحِ حضرتِ شیخ الجن والانس، شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانیؒ اور طبقات قادریہ اور جمیع اولیاء پر فاتحہ و اخلاص و درود پڑھو پھر اپنی سلامتی، تمام اہل اسلام کی سلامتی اور ظاہری و باطنی دشمنوں کی مقہوری کیلئے دعا مانگو۔ تکبیر کہو۔

متفرق دعائیں واذکار

حضرت غوث الاعظمؓ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے

الحمد لله رب العلمين عدد خلقه وزنة عرشه ورضاء نفسه ومداد كلماته ومنتهى علمه وجميع ما شاء وخلق وذرأ وبرأ عالم الغيب والشهادة الرحمٰن الرحيم الملك القدوس العزيز الحكيم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شيءٍ قدير واشهد ان محمدًا عبده ورسوله ارسله بالهدٰى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اللهم اصلح الامام والامة والراعي والرعية والف بين قلوبهم في الخيرات وادفع شر بعضهم عن بعض اللهم اصلح الرعاة والرعيه والعامة والخاصة واعظم صلاحًا يقربهم الى مغفرتك ورضوانك واعصمهم من معصيتك وكفرانك واعم بذلك جمهور عبادك في جميع بلادك انك جوادٌ كريم برؤف رحيم اللهم انت العالم بحوائجنا فاقضها وانت العالم بمهماتنا فاكفها يا قاضي الحاجات ويا كافي المهمات ۵

www.musapakshaheed.com

اللهم لا ترنا حیث نھیتنا و لا تفقدنا من حیث امرتنا اعزنا بالطاعة و لا تزلنا بالمعصیة اشغلنا بك عمن سواك اقطع عنا كل قاطع یقطعنا عنك الھمنا بذكرك و شكرك و حسن عبادتك لا اله الا الله ما شآء الله كان و ما لم یشأ لم یكن و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم لا تخیبنا فی غفلةٍ و لا تأخذنا علی عثرةٍ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا و لا تحملنا ما لا طاقة لنا به و اعف عنا و اغفر لنا و ارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین ۃ

حضرت غوثِ اعظم رحمہ سے منقول دعاؤں میں درج ذیل دعا بھی ہے۔

اللھم انی اسالك بموضعك فی قلوب العارفین و ببھاء کمال جمال سرك فی سرائر المقربین و بدقائق حقائق طرائف الساد ین الفائزین و بخشوع خضوع دموع اعین الباکین و ببرحیف و جیف قلوب الخائفین و بترنم خواطر الواصلین و برنین حنین انین المریدین و بتوجید تمھید تحمید السنة الذاکرین و برسائل مسائل الطالبین و بمکاشفات لمحات نظرات اعین اھل الیقین و بوجود وجد وجودھم بك فی غوامض سر المحبین اسالك اللھم بحرمة الرسائل والوسائل والمسائل ان تغرس فی حدائق بساطین قلوبنا اشجار توحیدك و تمجیدك لنقطف منھا ثمار تسبیحك و تقدیسك بانامل اکف اجتناء لطفك و احسانك اللھم اکشف عن بصائر ابصارنا حجب الاحتجاب و اجعله ممن رمی الیك سھم الابتھال فاصاب و ممن رغبت

جوارح ارکانه لخدمتک فاجاب واجعلنا اللهم
من خواص اهل العنایت والاحباب اللهم ان ارض
قلوبنا مجدبة یابسة فاسقها اللهم من سحائب
امطار الولایة بقح محضرة بجمیع ریاحین القبول
والایمان تنتشق من کمائم ازهار طلعتها شاهد
الرویة والعیان یترنم لب بلبال برحمتها التبلبل
البلبل فی افنان الاغصان شاکرة ذاکرة علی ما اولیتها
من فوائد النعم والاحسان اللهم منا الدعاء
ومنک الاجابة ومنا الرمی بسهم الرجاء ومنک
الاصابة فاجعلنا اللهم بمنتک یا مولانا ممن دعا
محبوبه فاجابه واعطاه ما تمنی علیه و ما اجابه
اللهم نحن عبیدک الفقراء والمساکین واقفین
علی عتبة باب جنابک وساحة الطافک منتظرین
بشربک من حمیا خندریس رحیق غایة شرابک
لتصح بها نشاوی الهاآنین من سکره لحظه خمارک
اللهم اجعلنا ممن جرت به الیک خطاه اللهم
من الفئة متعلقه باذیال المعروف والکرم وقد
حطت الاجمال احمالها علی ساحة جناب
قدسک معطرة بنسائم نسیمات قربک وانسک
مستجیرة بک ایها الملک السلطان من جور سلطان
القطیعة والهجران اللهم فاسمع بتبتلنا وتبهلنا
الیک فقد توکلنا فی جمیع امورنا علیک لا ملجأ
ولا منجأ الا الیک یا ارحم الراحمین وصلی الله علی
سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم تسلیما
کثیراً کثیراً اللهم انا نسالک ایمانا یصلح للعرض
علیک وایقانا نقف به فی القیمة بین یدیک وعصمة
تنقذنا بها من ورطات الذنوب ورحمة تطهرنا

www.musapakshaheed.com

بهامن دنس العیوب وعلما نفقه به اوامرك ونواهیك وفهما نعلم به کیف نناجیك واجعلنا فی الدنیا والاخرة من اهل ولایتك واملا قلوبنا بنور معرفتك وکحل عیون عقولنا باثمد هدایتك واحرس اقدام افکارنا من الف مواطی الشبهات و امنع طیور نفوسنا من الوقوع فی تباك موبقات الشهوات واعنا فی اقام الصلوٰة علی ترك الشهوات وامح سطور سیاتنا عن جرائد اعمالنا بایدی الحسنات کن لنا حیث ینقطع الرجاء منا اذا اعرض اهل الوجود بوجوههم عنا حین تحصل فی ظلم الجحود برها فی افعالنا الی یوم الشهود واجز عندك الضعیف علی ما الف من العصمة من الذلل ووفقه للحاضرین بصالح القول والعمل واجر علی لسانه ماینتفع به السامع وتذرأ له المدامع وتلین له القلب الخاشع واغفرله وللحاضرین وجمیع المسلمین اللھم انا نعوذ ببرك من صدلك وبقربك من طردك وبقبولك من ردك واجعلنا من اهل طاعتك وودك واهلنا بشکرك وحمدك۔

۱۔حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب لوگوں کی آوازیں بند ہو جائیں اور خلقت سو جائے اور آدھی رات کے وقت کوئی اُٹھ کر تجدیدِ وضو کرے اور دو رکعت نماز ادا کر کے کہے:

یارب دلنی علی عبد من عبادك المقربین حتی یدلنی علیك ویعرفنی طریقك السبب

تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دوستوں میں سے کسی کے پاس پہنچا دیتا ہے تاکہ وہ حق کی طرف اسکی رہنمائی کرے۔

۲۔مشکل کشائی اور اہم مسائل کے حل کیلئے۔

یہ دو بیت ایک ہزار ایک سو مرتبہ پڑھو۔ لیکن حفظ آداب کو ملحوظ رکھیں اور یہ شرائط پوری کریں۔

www.musapakshaheed.com

اول: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اول و آخر درود پڑھو۔
دوم: غسل، پاک و صاف لباس، خلوت اور عزلت۔
سوم: خوشبو کا استعمال۔
چہارم: دُعا کے قبول ہونے پر صدق دل سے یقین۔
پنجم: روحِ پُر فتوحِ حضرت غوث اعظم کو حاضر جاننا اور آنجناب سے مدد و استعانت طلب کرنا۔
ششم: دعا میں خشوع و خضوع سے مشغول رہنا۔

شعر

ایدرکنی ھمٌ وانت ظھیری ۔۔۔ اُظلم فی الدنیا وانت نصیری
فعارٌ علی حامی الحمی وھو قادرٌ ۔۔۔ اذا ضاع فی البیداء عقل بعیری

۳۔ دینی اور دنیاوی مرادیں پوری ہونے، دعا قبول ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے یہ اذکار ہمیشہ جاری رکھو:
۱۔ فجر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ ھو الحی القیوم
۲۔ ظہر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ ھو العلی العظیم
۳۔ عصر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ ھو الرحمٰن الرحیم
۴۔ مغرب کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ ھو الغنی الحمید
۵۔ عشار کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ ھو اللطیف الخبیر
اس کے علاوہ ہر روز ان سورتوں کو پڑھو۔
سورۂ جمعہ ۔۔۔ ایک بار، اور
سورۂ اخلاص و فاتحہ، ۔۔۔ اور
سبحان اللہ و الحمد للہ آخر تک اور حضور علیہ الصلوٰۃ پر درود اول و آخر جب کبھی مذکورہ کلمات اور سورتیں ایک سو بار پڑھی جا چکیں۔

۴۔ نقل ہے کہ ایک دفعہ اُس زمانے کا بادشاہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زمیں بوس ہوا اور کہنے لگا کہ اس خادم کی عمر بڑھاپے کی حد کو پہنچ گئی ہے بیٹے خرد سال ہیں اور دشمن ہم پر غالب ہیں۔ آپ کی درگاہ میں پناہ لینے آیا ہوں۔ حضرت شیخ مراقبے میں چلے گئے۔ بہت دیر کے بعد سر اونچا کیا تو فرمایا۔ ادھر آؤ سائل۔ یہ دعا لکھو اور اسے پڑھو۔ پروردگارِ عالم نے مجھے الہام کیا ہے کہ دشمن تمہارے اور

www.musapakshaheed.com

تمہارے فرزندان پر فتح نہ پا سکے گا۔ یہی حکم ہے کہ جو کوئی شخص صبح اور شام اس دُعا کا ورد کرتا رہیگا وہ ہمیشہ کامران و کامیاب رہیگا۔ اس کے بعد شیخ ہیئتی کو جو اس زمانے کے مشائخ اجل میں سے تھے یہی بات بذریعہ کشف بتلائی گئی۔ وہ بھی فوراً محبوب حق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض حال کیا۔ خلیفہ وقت نے اس دعا کو اپنا وِرد بنالیا اور اپنی مراد پالی۔ اس کا دشمن نابود ہوگیا اور اُس کے فرزند بغیر اغیار کی مزاحمت کے ملک پر حکمران رہ گئے۔ دُعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاحی یاقیوم یا علیّ یاولی یاوفی یارحمٰن الدنیا والاخرۃ ورحیمہما اسالک ان تعطی منہما ماتشا وترزق منہما ماتشا ویالا الہ الا انت جل ربی فقد رحم ربی فہو معین لمن صبر ولذکر اللہ اکبر وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

۵۔ دشمنوں کے دفع کرنے رزق میں وسعت اور کفایت مہمات کیلئے صبح کے وقت وِرد کرو۔ جمعرات سے شروع کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ القادر القاہر القوی الکافی یاحی یاقیوم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

۶۔ دشمنوں کے دفع کرنے اور کامیابی کیلئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر اول وآخر درود بھیج کر ہر فرض نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھو۔

یامن تفرد بنصرۃ الضعفاء والمظلومین والخلق کلہم عجز واعن ذلک اللہم اسدد لسان الاعداء ولا تشمت بی عدوی ولا حاسدی واظفرلی علی جمیع اعدای برحمتک یا ارحم الرحمین ؐ

۷۔ سوتے وقت جب نیند کی خواہش ہو رہی ہو اس مناجات کا ورد کرو بعد نماز عشاء

اے مالک! اے بادشاہ! اے خداوند! اگر مجھ بیچارے نے جان بوجھ کر یا بھول کر کوئی گناہ کوئی خطا یا کفر یا شرک یا ریاکاری یا گناہ کبیرہ یا گناہ صغیرہ یا تہمت یا زنا یا غیبت یا بغض یا کینہ یا بہتان یا جھوٹ یا لہو یا لغو یا سہو یا حسرت یا حرمت یا فخر یا بڑائی یا نفاق یا ناحق یا حرام یا کراہت یا تشدد یا دھوکا فریب یا حرامکاری یا ترکِ امانت یا خیانت یا ظلم یا تعدی کسی آدمی یا حیوان کے درحق یا اُستاد مرشد

ماں، باپ اور جس کسی کے احترام کا حکم اللہ تعالیٰ کے فرمان اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں آیا ہے، ان میں سے کسی کے حق کو میں نے چھوڑ دیا ہے، یا فسق، یا فجور، یا بدعت، یا ناکردنی، یا غفلت، یا تقصیر یا جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان کے خلاف ہے، اور جو چیز شریعت کے حکم کے مطابق نہیں ہے، مجھ سے سرزد ہوئی ہے یا میرے دل میں اس کا گزر ہوا ہے، یا یہ میری زبان تک آئی ہے یا قولاً فعلاً، حاضراً و ناظراً، خفیہ و علانیہ، ظاہراً و باطناً دانستہ یا ارادۃً میں نے کی ہے یا بغیر جانے بوجھے مجھ سے ہو گئی ہے ان تمام گناہوں سے میں باز آتا ہوں، پشیمان ہو کر توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ نصوح کا طالب ہوں کہ پھر کبھی یہ گناہ میرے وجود میں نہ آئیں اور کوئی بھی ناکردنی کام میں نہ کروں بلکہ نئے سرے سے مسلمان ہو جاؤں۔

میں ایمان لاتا ہوں حق وحدانیت جل جلالہٗ پر اور جو کچھ حق تعالیٰ کا فرمان ہے اس سارے کا زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے اسے سچ جانتا ہوں اور جو کچھ اللہ کا فرمایا ہوا نہیں ہے اس سے بیزار ہوں، ایمان لاتا ہوں اُس پر جس پر ایمان لائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یقین و صدق دل کے ساتھ کہتا ہوں

لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ اشھد ان لا الٰہ
الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً
عبدہٗ ورسولہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ
الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ
ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ
وحلوہٖ ومرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت
اٰمنت باللہ کما ھو باسمائہٖ وصفاتہٖ وقبلت
جمیع احکامہٖ

یا اللہ! اسی اقرار اور اسی تصدیق پر میری عمر کے سانس ثابت و قائم رکھ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے طفیل۔ یا اللہ میں نے اپنے دینی اور دنیاوی کام سب کے سب تمہارے سپرد کئے اور اب میں تمہاری پناہ لیتا ہوں اور صرف تجھی سے سوال کرتا ہوں۔

اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ والمعافات فی
الدنیا والاخرۃ اختم لنا بخیر بحرمۃ النبی واٰلہٖ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین؀

اس کے بعد یہ مناجات پڑھو جو غوث الاعظم کی تصنیف ہے۔

ربنا لا تواخذنا ولا تعذبنا من ذنوب السمع

www.musapakshaheed.com

والبصر والفؤاد والیدین والقدمین عمداً ونسیاناً لیلاً ونهاراً اسراً وجهاراً وعلانیة واتوب الیک من هذه الذنوب کلها واقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله اللهم لا تجعلنا محجوبین عن لقائک فقنا من شرور الدنیا والآخرة ببرکة القرآن ونبی آخر الزمان وبلغ روحه منی تحیة وسلاماً اللهم صل علی محمد بعدد من صلی علیه وبعدد من لم یصل علیه وصل علی محمد کما تحب وترضیٰ ان یصلی علیه وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوٰة علیه وصل علی محمد کما ینبغی الصلوٰة علیه برحمتک یا ارحم الراحمین اللهم لا تجعلنا محجوبین عن لقائک فقنا من شرور الدارین ببرکت القرآن ونبی آخر الزمان وبلغ روحه منی تحیةً وسلاماً الف الف مرة۔

۸۔ تکلیفوں اور مصیبتوں کے دور کرنے اور خیر و برکت حاصل کرنے کے لئے ہر مہینے نیا چاند نظر آنے پر ان اذکار کی پابندی رکھو۔

تینتیس مرتبہ سورۂ فاتحہ

اکتالیس مرتبہ یہ آیت:

ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیداً لاولنا وآخرنا وآیة منک وارزقنا وانت خیر الرازقین۔

آٹھ مرتبہ:

ومن یتق الله یجعل له مخرجاً ویرزقه من حیث لا یحتسب سے لے کر قدراً تک

دس مرتبہ: یا غنی یا مغنی یا باسط یا وهاب یا رزاق یا فتاح

دس مرتبہ: یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا الله

اور دس مرتبہ: فالله خیر حافظا وهو ارحم الراحمین

www.musapakshaheed.com

پندرھواں باب

آداب مراقبہ

اعمال

اعمال دو طرح کے ہیں: ظاہری اور باطنی۔ ظاہری اعمال نماز، تلاوت اور ذکرِ جہر وغیرہ ہیں۔ باطنی اعمال میں محاضرہ (تصوّر کی مدد سے کسی کو سامنے لانا)، مراقبہ (غور و فکر) اور محاسبہ وغیرہ ہیں۔ ان اعمال کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے اعمال کے درمیان ظاہر اور باطن کو جمع کرو۔ پہلے نماز کو مقدم رکھو اس کے بعد تلاوت کو، پھر ذکر کو لیکن حضورِ دل کی شرط کے ساتھ، اور اس کے بعد مراقبہ باطن کو۔ اولیائے کبار اور اس طبقے کے اکابرین کی روش یہی رہی ہے جس طرح ظاہر میں تم گناہ کے کاموں سے ڈرتے ہو اور ان سے شرم رکھتے ہو اسی طرح ظاہر کے تمام حرکات و سکنات میں اور خطرات و نیّات میں حق سبحانہ تعالیٰ کو مطلع اور جاننے والا سمجھو۔ اگر کمزوری کے سبب عملِ ظاہر پر عمل باطن کے جمع کرنے کی استعداد نہ پاؤ جو کہ مراقبہ اور محاضرہ اور محاسبہ ہے تو اکتفا کرو۔ قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ:

فاعلم انہ لا الہ الا ھو ھو الاول والاخر
والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم ؕ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان
تعبد اللہ کانک تراہ وان لم تکن تراہ فانہ یراک

محبوب حق شیخ محی الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: راقبوا
ربکم عزوجل فی خلواتکم وجلواتکم اجعلوہ نصب اعینکم
حتی انکم ترونہ فان لم تکونوا ترونہ فھو یراکم
این انتم والقوم الذین ھمھم ھمٌّ واحد یراقبون
اللہ عزوجل فی بواطنھم کما یراقبون فی ظواھرھم
ان اردت الفلاح فعلیک بان یکون بین یدیہ سکون
الظاھر عن الحرکات وسکون الباطن عن الخطرات
الظاھر عنوان الباطن علیک بالسکون بین یدیہ
ان اردت الوصول الیہ فان علیکم رقباء الملئکۃ
یراقبون ظواھرکم والحق عزوجل یراقب بواطنکم
کل الدائرۃ علی حضور قلبک لا تفتنہ فی الدنیا ولا
فی الاخرۃ ولا لحظۃ اعمال القلب خیر من اعمال

www.musapakshaheed.com

الظاهر الف مرة كل ما شغلك عن الله عزوجل فهو عليك ميشوم وان كان الصوم والصلوٰة بعد اداء الفرض والسنة عليك بالمراقبة لله عزوجل والمطالعة لنفسك بما يجب عليها من حقوق الله وحقوق خلقه ان اردت الخير دنياً واٰخرة فراقب علم الله فى الخلوة والجلوة المراقبة فى الخلوة للمنافقين وفى الخلوة والجلوة للمخلصين يا مجيب الحق عزوجل دمع قدره كيف ما ادارك وطهر قلبك الذى هو مسكن الحق استحيوا من الله عزوجل وانظروا بقلوبكم اليه اليس عما سواه واقعد على بابه بسيف التوحيد والاخلاص والصدق فلا تفتحه لاحدٍ غيره ولا تشغل زاوية من زاوية قلبك بغيره

يا غلام لا تنظر الى الخلق بعين الغناء ولا تنظر اليهم بعين العجز والذل ابطل التعلق بالدنيا والاخرة وتعلق بالحق عزوجل المعصية وجود النفس والطاعة فقدانها

اعلم ان الاشياء كلها متحركة بتحريكه ومسكنة بتسكينه اطلب القرب من باب فنائك الله عليكم شاهد وهو معكم اينما توجهتم فثم وجه الله ربنا عزوجل رقيب بكل شئ وشاهد فى كل شئ وحاضر على كل شئ رقيب على كل شئ قريب من كل شئ۔

مراقبہ کا دوام

مراقبے کے دوام کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دل کے ساتھ ہمیشہ حضرتِ حق کے دیدار میں محو رہے اور نیستی فنا اور نسیان کی چادر ماسوی اللہ پر کھینچتا رہے۔ مراقبے کا دوام نفس کی مخالفت کے بغیر اور محاسبے کے دوام کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

محاسبے کا دوام

محاسبے کا دوام یہ ہے کہ آدمی ہر وقت اپنے آپ سے اور اپنے اعمال سے نا اُمید اور مایوس رہے اور اپنے گناہوں اور تقصیروں اور خامیوں کو دیکھتا رہے۔ نیکی کے کاموں کو از سرِ نو شروع کرتا ہے اور اپنے آپ

www.musapakshaheed.com

سے باخبر رہے۔ یہی چیز موجب شکر ہے یا موجب عذر ہے۔ اپنے آپکو ریاکاری اور فخر سے دور رکھنا بھی محاسبہ ہے

ریا دُعجب کوہ آتشیں است — نمیدانی کہ کوہ دوزخ انیست
بردد دل جمعدارای دوست امروز — کہ تا فردا نمانی درتپ و سوز
گرت باید بہردم تازہ جانے — فرد مگذار یاد حق زمانے
چو ہردم مے توانی یافت نورے — چرا ہردم نباشی در حضورے
حضوری چون ترا ہمراہ باشد — دلت شائستہ درگاہِ باشد
اگر شائستگی حاصل کنی تو — ہمین جا آن جہان حاصل کنی تو

شغل حقیقت

چاہیئے کہ یہ شغل بھی (جو نیچے درج ہے) معانی اور حبس دم اور دوسری شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے جن کو پہلے اذکار خفی کے بیان میں لکھا جا چکا ہے تمام اوقات میں اور تمام حرکات و سکنات میں اپنے اوپر لازم قرار دے۔

یَا عَالِمُ بِیْ وَیَا قَرِیْبُ مِنِّیْ وَیَا شَاھِدُ عَلَیَّ

سن اے درویش!

حاضر رہو۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ہر جگہ حاضر ہے باطن میں بھی اور ظاہر میں بھی ہر لمحے اور ہر حال میں وہ دیکھ رہا ہے۔ کتنے خسارے میں ہو تم کہ اپنے دل کی آنکھ کو اس کی طرف سے ہٹا کر اور اس کے دیدار سے دور کر کے تم دوسروں کی طرف دیکھتے ہو۔ اس کی رضا کے راستے کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چل پڑتے ہو۔ ان تمام "دوسروں" سے دل کو علیحدہ کر دو اور ایک اللہ پر رکھ دو۔ تمام دوسروں سے رشتے توڑ دو اور حق کے ساتھ جڑ جاؤ۔ دنیا کی جتنی چیزوں کے اندر تمہیں حسن وجمال اور کمال دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب اسی کے حسن وجمال اور کمال کا عکس ہے کوئی دیکھنے والا جہاں کہیں بھی ہے وہ اُسی کی بینائی کا ثمرہ ہے۔ اور جہاں کسی جاننے والے کو جانتے ہو تو وہ بھی اسی کے علم و دانش کا اثر ہے۔ پس ضروری ہے کہ جزو سے کُل کی طرف چلو۔ تقلید سے حق کیطرف اور مقید سے مطلق کی طرف رُخ کرو۔ اگرچہ انسان اپنی جسمانیت کی وجہ سے انتہائی کثافتوں کے درمیان گھرا ہوا ہے لیکن رُوح کی لطافت کے اعتبار سے انتہائی لطیف بھی ہے۔ کیونکہ جس چیز کی طرف توجہ مرکوز کر دیتا ہے اُسی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جس چیز سے دل لگا لیتا ہے حکم بھی اُسی کا قبول کر لیتا ہے۔ پس اے دوست کوشش کر اور اپنے آپ کو اپنی نظروں سے چھپا لے۔ ایسے کام میں لگ جا جو تجھے حقیقت میں مشغول کر دے اور تجھے خود تجھ سے رہائی دلا دے۔ اس شغل کی اتنی مداومت کرو کہ یہ تمہاری جان کا حصہ بن جائے اور تمہاری ہستی تم سے جدا ہو جائے۔ اس مفہوم کے لئے یہی ذکر ہے جو اسکی حقیقت پر ہے۔

www.musapakshaheed.com

سولھواں باب

آداب حضرت رسالت پناہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبت

نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک بدوی مدینے میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو بہت دوست رکھتا ہوں لیکن میرا گھر مدینے سے بہت دور ہے۔ اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ اُس سرفراز دلنواز صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی محبت کرنے والا تو ہر وقت اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ محبت "ذات" سے ہوتی ہے اور "ذات" اور شخص دو الگ چیزیں ہیں۔ لہٰذا درویش محبت کی آگ میں جل جانے والے تو اس قول کے مطابق اسی دن سے زندہ ہیں[1]۔ جس کسی نے جذبہ محبت سے آشنائی کر لی وہ اس کی تجلّی سے ہی روشن اور منوّر ہو گیا۔ جو کوئی بھی رمزِ محبت کا گرویدہ ہو گیا وہ تا اَبد محرم اور زندہ ہو گیا۔ جبھی تو کہا گیا ہے کہ لَا بُعْدَ مَعَ الْمَحَبَّةِ محبت کے رشتوں میں دُوریاں اور فاصلے نہیں ہوتے۔

صد ہزار آشوب گر پیدا کند اہل عرب
باک نبود چوں دل لیلیٰ است با مجنوں یکے

ادب

واضح رہے کہ لفظِ ادب کے دو معنے ہیں۔ ایک تحسینِ اقوال دوسرے تحسینِ افعال۔ افعال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک افعالِ قلوب جنہیں نیّات کہا جاتا ہے۔ دوسرے افعالِ قوالب یعنی جسموں کے افعال جنہیں اعمال کہتے ہیں۔ اخلاق اور نیّات کا تعلق باطن سے ہے اور اقوال و اعمال کا تعلق ظاہر سے ہے۔ پس درست کردار کا شخص وہ ہے جس کا ظاہر و باطن، قول اور عمل اور نیّت حُسنِ اخلاق سے آراستہ ہو۔ یعنی اُس کا خُلق اُس کے قول کے مطابق ہو اور نیت عمل کے موافق ہو۔ جیسا کہ وہ دکھائی دے یا اپنے آپ کو ظاہر کرے ویسا وہ ہو۔ اور جیسا کہ وہ ہے ویسا ہی وہ اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اگر اس کے حال اور مقال اور خُلق کی باتیں اس کی زبان تک محدود رہیں اور وہ اپنے آپ کو ان اوصاف سے آراستہ نہ پائے تو وہ اپنے آپ سے سوئے ادب کا مرتکب ہے۔ فوراً اس کا تدارک کرے اور اپنے کو درست کرلے۔ زندگی کے اس سارے کاروبار کی اصلیت اور اساس تہذیب اخلاق ہے۔

محبوب سبحانی محی الحق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وَ کُلُّ مَنْ لَیْسَ لَہٗ اَدَبٌ فَھُوَ مَمْقُوْتُ الْخَالِقِ وَالْخَلْقِ کُلُّ وَقْتٍ لَیْسَ فِیْہِ اَدَبٌ فَھُوَ مَقْتٌ لَا بُدَّ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰہِ۔

---

[1] ہر کہ اینجا آشنائی یافت او — زاں تجلی روشنائی یافت او
ہر کہ در رمز محبت بندہ شد — تا ابد محرم و ہم زندہ شد

www.musapakshaheed.com

پس واضح رہے کہ حفظِ آداب محبّت کا پھل بھی ہے اور محبت کا بیج بھی ہے۔ محبت کرنے والے کی محبت جس قدر درجۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہوگی اپنے محبوب کے درحق وہ اُسی درجے پر حفظِ آداب کو ملحوظ رکھیگا۔ اور محبّ پر صورتِ ادب جتنی بھی ظاہر تر ہوگی محبوب کی محبّت کی نگاہ بھی اُس پر اُسی قدر عمیق تر ہوگی اور ہر وہ شخص جس کے دل کے اندر محبّت کا جذبہ زیادہ راسخ ہوگا اُسی قدر اُس کے دل میں محبوب کیلئے پاسِ ادب زیادہ ہوگا۔

عشق

یہ حقیقت تمام اہلِ ایمان اور اربابِ عرفان پر روشن، واضح اور تسلیم شدہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ العالمین کے محبوب بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ و تقدس کے منتخب واسطہ وسیلہ اور ذریعہ بھی ہیں۔ پس محبّتِ الٰہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے کی مصدقہ دلیل ہے۔ جب تحقیق ہو چکی کہ محبت الٰہی ہر جگہ صحیح اور بدرجۂ کمال ہوتی ہے تو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت رکھنے کے آداب ہم پر لازم ہوجاتے ہیں۔ اہلِ ایمان پر بالعموم اور اہلِ کشف وعرفان پر بالخصوص یہ فرض عائد ہوجاتا ہے کہ وہ صاحبِ نبوت و اختتام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدرجہ اتم محبت رکھیں اور اسے لازم و واجب قرار دیں۔ سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ جسمانی صورت میں نظروں سے ظاہراً پوشیدہ ہیں لیکن روحانیت کی صفت کے اعتبار سے اہلِ بصیرت کی نظروں میں مکشوف اور عیاں ہیں۔ کیونکہ شریعت کی صورت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت کا قالب ہے اور دُنیا پر دائماً قائم و باقی ہے۔ لہٰذا اسکی صورت اور معانی غائب نہیں حاضر ہے اور اسکی حیات کی امداد ارواح و نفوس کیساتھ متصل ہے اور متواتر ہے۔ اس حقیقت کا ثبوت یہ کلام قدیم ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ

اور اس صورت کا باعث رابطۂ فیضِ حیات ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں علین" حیات" ہے

حضوری

محبت کے رشتوں کو مستحکم بنانے اور دائمی شرائط کو کمال تک لے جانے کے بعد بہترین آدابِ محبت یہ ہے کہ تم اُس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کو ملحوظ رکھو اور قلب سے اس کی طرف متوجہ رہو تمہیں چاہیئے کہ جس طرح تم حق سبحانہٗ کو اپنے تمام ظاہر و باطن کے احوال پر مطلع اور حاضر جانتے ہو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ظاہراً اور باطناً اپنے اوپر حاضر اور مطلع جانو تاکہ اس سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقار اور عظمت کی صورت تمہارے سامنے رہے۔ اس بات کی تصدیق حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے۔

الی الحق عز وجل بجناحی الکتاب والسنۃ ادخل

علیه و یدك فی ید رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
اجعله وزیرك و معلمك دع فی یده تربیتك وتمشطك
وتعرضك علیه هو الحاکم بین الارواح مربی المریدین
امیر الصالحین قسام الاحوال و المقامات بینهم
لان الحق فوض ذالك الیه وجعلهٗ امیرا لکل۔ قال
رضی اللّٰه تعالےٰ عنه یا قوم اقبلوا من بینکم واجعلوا
اللّٰه ربی قلوبکم بالدواء الذی قد وصف لکم دوان
یاخذکم مرضاته

جس کسی کو صدقِ توجّہ اور حسنِ ادب کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توصیف وتحسین کی نعمت عطا ہوئی ہے یقیناً اُسی پر اس کی قدر و قابلیت اور استعداد کے مطابق ظاہری ایمان کے دروازے اس پر کھول دیئے گئے ہیں۔

مخالفت سے دوری

یہ بھی ضروری ہے کہ اُس محبّ اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلّم کی مخالفت سے شرم رکھو اور ادبِ صحیح کو پیش نظر رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرو۔ اس بات کی تصدیق بھی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے قول سے ہوتی ہے۔ فرمایا:

الشریعة المحمدیة ثمرة شجرة الوجود والملة
الاسلامیة شمس اضاءت بنورها ظلمة الکون
اتباع الشریعة یعطی سعادة الدارین بیاحذر
ان تخرج من دائرته ایاك ان تفارق اجماع اهله
فی قلوب صاحب الشرع الاعظم ودائع بدائع الحکم
و فی اسرار صاحب الناموس الاکبر خزائن
جواهر الغیب اجعل قبول امره طریقك الی اللّٰه
صیر کعبة عقلك مهبط املاك اعلان کلمات احکامه
من ماء غمام اقواله شرب عطاش الارواح فی عیون
حیات الفاظه

اشرف الخلق

سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ تم اپنے دل میں بھی یہ خیال نہ لاؤ کہ جو مخلوق پیدا کی گئی ہے اُس میں

www.musapakshaheed.com

سے کسی کو وہ کمال منزلت اور علوِ مرتبت مل سکتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوا ہے۔

توسل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کسی بھی سالک کو حق تعالیٰ سُبحانہٗ و جل جلالہٗ تک بغیر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایتِ نُورانی کی روشنی کے کوئی راستہ مل سکتا ہے۔ یا یہ کہ کسی ولی کی ولایت کو یہ قوت حاصل ہے کہ وہ کسی دوسرے ارشاد کی تکمیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت سے اقتباس لئے بغیر کر سکے۔ یا کوئی واصل کسی مقام تک پہنچے اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد سے مستغنی ہو جائے خواہ اُسے کتنا ہی کمال کیوں نہ حاصل ہو۔ کیونکہ تمام موجودات کو فیض تقسیم کرنے کا کام روحِ مُطہرّہ نبوی اور نفسِ مقدسہ مُصطفوی کا ہے۔ اس کے واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ حق سبحانہٗ کی کوئی مدد کسی تک نہیں پہنچتی۔ وہ شخص جو شیطان تغزیر کی بدولت مغرور ہو جائے اور اس کے دل کے اندر استقلال اور استغنا پیدا ہو جائے تو بے شک و شبہ وہ ربوبیت کی نظروں میں فریب خوردہ گمراہوا مردود اور دھتکارا ہوا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

پس اعتقاد کی بُنیادی تعمیر کے بعد کمال تک پہنچانے والی چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طریقت۔ اور سنت ہے۔ لہٰذا متواتر اور دائماً جدوجہد کی ضرورت ہے کہ تم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و متابعت میں انتہائی سعی و کوشش کو اپنا مقصود بنا لو اور معمولی سی غفلت کو بھی قریب نہ پھٹکنے دو۔ اس بات کی تصدیق بھی حضرت غوث اعظم کے کلام سے بطریقِ اقامت وظائف ہوتی ہے

خدمۃ الشرع اقرب الطرق الی اللہ ولزوم قانون
العبودیۃ والاستمساک بعروۃ الشریعۃ الاسلامیۃ
والاستقامۃ علی جادۃ التقوی۔ یا غلام علیک بحدود
الشرع والمحجۃ یا غلام خذ الاقسام بید الشرع اذا کنت مریدا

سنت کی پیروی

دوسری بات یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت کو ایک ندی کی مانند سمجھو جو اس حبیبِ معبودِ حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مسعود کے دریا سے پھوٹ کر اس طرح شاخ در شاخ پھیل جاتی ہے کہ اس کے فیض و کرم کی روانی اور سیرابی سے دلوں کی زمین کے اندر سے محبت کے پھل پھول اور ایمان و یقین کی خوشبوئیں اُگتی ہیں۔

توحید و رسالت

تیسری بات یہ ہے کہ جو کوئی شخص بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی نسبت رکھتا ہے خواہ وہ ساداتِ عُظّام میں سے ہے خواہ علما باللہ میں سے ہے خواہ مشائخ طریقت میں سے ہے تم اس کو سرِ کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے دوست جانو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ تمام حالات میں از قسم اعتقادات واقوال وافعال وغیرہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کو تعظیمِ الٰہی کے قریب جانو اور اس کی اطاعت کو اطاعتِ حق کے ساتھ لازم سمجھو کیونکہ اللہ پر ایمان اور اس کی یگانگت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان اور اس کی رسالت کا اقرار ہی اللہ کے نزدیک درست اور مقبول ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طور طریقوں کو ملحوظ رکھو بلکہ اس کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت جانو۔ حضرتِ عزت سبحانہٗ کے ساتھ قُرب حاصل کرنے کا راستہ یہی ہے۔

دیدار جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پانچویں بات یہ ہے کہ اگر قربِ الٰہی کے انوار کے سبب نبوت کی مشکوٰۃ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال کی کوئی شعاع تم پر جلوہ ریز ہو جائے تو جہاں تک ہو سکے انبساط کے فرش پر قدم نہ رکھنا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال وجلال کی حشمت کو ملحوظ و منظور رکھتے ہوئے ظاہر شریعت کے دائرے سے باہر قدم نہ رکھنا۔ اس قول کی تصدیق بھی حضرت غوث اعظم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔

فاحذر ان تخرج من دائرته ایاك ان تفارق اهله
عليك بحدود الشرع فی قلوب صاحب الشرع
الاعظم ودائع بدائع الحكم وفی اسرار صاحب
النّاموس لاكبر خزائن جواهر الغيب اجعل
قبول امره طريقك الی الله ياقوم اعملوا بهٰذ الظاهر
بهٰذ السواد علی البياض حتی يحكم العمل بباطن الامر اذا
عملت بهٰذ الظاهر اداك الی فهم الباطن ؕ

اطاعت الٰہی

آخری بات یہ ہے کہ آدابِ نبوت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ بادشاہ کی اطاعت میں، خوف میں، قرب میں، تمکین میں، مجال سخن میں اور باریابی میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مرتبے کا لحاظ ظاہر شریعت کے حقوق میں بھی غایت درجہ رکھا جائے اور آثار واخبار کو (یعنی قرآن وسنت کو) ہرگز فراموش نہ کیا جائے۔ اے درویش تم عبودیت کی مضبوطی اور مسکنت کے اظہار کی حد سے کبھی آگے نہ بڑھنا تاکہ کہیں سرکشوں کے ٹولے میں تمہارا شمار نہ ہونے لگ جائے۔

اللهم صل علی محمدٍ وعلی اٰله وصحبه اجمعين ؕ

[illegible]

سترہواں باب

آدابِ مرید با شیخ

واضح رہے کہ مرید کے لئے شیخ کی صحبت کے آداب کا ملحوظ رکھنا لازم ہے اور واجب طریقت ہے۔ کیونکہ اس سے دلوں کے اندر کشش و جاذبیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ روح کے مشاہدے کا جمال اور خبر کی عقلیت کا کمال آداب کی حسین صورتوں میں جنہیں تہذیب اخلاق کہا جاتا ہے کافی نہیں ہو سکتا۔ لبتہ جب مرید اپنے شیخ کی صحبت میں مؤدب رہتا ہے تو شیخ کے دل میں بھی محبت گھر کر لیتی ہے۔ ور وہ رحمت الہی کا بھی منظور نظر ہو جاتا ہے یعنی شیخ کے دل میں تمکن اور استقرار کی بدولت اس پر رحمت الہی کی برکتیں اور تاثیرات نازل ہونے لگتی ہیں۔ اور ختم نہ ہونے والا فیض متواتر اور پے در پے اس کا شامل حال ہو جاتا ہے۔ شیخ کے قول کے ذریعے سے اُسے حضرت حق سبحانہٗ کے قول پر صحیح علامت اور صریح دلیل مل جاتی ہے جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مشائخ کو جو شیخ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ شیخ کی تربیت کے بعض حقوق حسن ادب کا لحاظ رکھے بغیر ادا نہیں ہو سکتے۔ لہذا شیخ کی توقیر اور عظمت اس کا حق ادا کرنے کے مترادف ہے کیونکہ شیخ بھی رشتے میں بمنزلہ معنوی باپ کے ہے۔ بزرگ کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت برتنا تقصیر نافرمانی اور سرکشی ہے۔ خبر میں ہے کہ:

لیس منا من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف عالمنا حقہ

جو کوئی شخص شیخ کے حقوق کی ادائیگی میں قیام نہیں دکھاتا حالانکہ ربوبیت کے قرب کے اسباب میں سے یہ بھی ایک سبب ہے تو وہ اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں بھی قاصر رہتا ہے۔

من ضیع الرب الادنیٰ لم یصل الی الرب الاعلیٰ ۃ

قال الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ باطنک ظاھر عند الحق و عند خواصہ من عبادہ اذا وقع بیدک واحد منھم فتادب بین یدیہ و تب من ذنوبک وتواضع لہ اذا تواضعت للصالحین تواضعت للہ ومن تواضع للہ رفعہ اللہ۔

مرشد کامل

شیخ کے در حق مرید کے جو آداب عمائدین نے بتلائے ہیں اُن میں سب سے پہلے یہ اعتقاد ہے کہ مرید

کی تربیت اور ارشاد اور تہذیب میں شیخ ہی منفرد ہے۔ اگر مرید کسی اور کو اپنے پیر سے زیادہ کامل سمجھتا ہے تو محبت اور الفت کا رابطہ سست پڑ جائیگا اور مشائخ کے اقوال و افعال کا اس پر کما حقہٗ اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ اقوال کی قوت اور شیخ کے احوال کی سرایت مرید کے اندر اس کی محبت کے واسطے سے ہوتی ہے جتنی محبت زیادہ کمال پر ہوگی مرید کی استعداد اور تربیت قبول کرنے کی صلاحیت بھی اُتنی ہی زیادہ ہوگی۔ اس بات کی تصدیق حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کے اس کلام سے ہوتی ہے۔

یاغلام اجعلنی مراٰۃ قلبك وسرّك ومرأۃ اعمالك اجیبونی فانی داعی اللہ عزوجل ادعوکم الی بابہ وطاعتہ ولا ادعوکم الی نفسی۔

ملازمت شیخ

دوسری بات یہ ہے کہ عزیمت اور استقلال ثبات اور دوام شیخ کی ملازمت میں ہے۔ ذہن کے اندر یہ خیال راسخ کر دو کہ میرا دروازہ صرف شیخ کی ملازمت اور خدمت سے ہی کھل سکتا ہے یہ سوچ کر ہمت کرو اور دل میں یقین باندھ لو کہ اُس کی رغبت میں یا جان دے دوں گا یا اپنے مقصد کو پالوں گا۔ اس قول کی تصدیق میں بُرہان یہ ہے کہ اگر شیخ دھتکارے یا رد کرے یا اپنے سے دُور رکھنے کی کوشش تو تم دل برداشتہ نہ ہوجانا کیونکہ مشائخ کو مُریدوں کے احوال کی چھان بین میں بہت محنت اور طرح طرح کی تکالیف اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اس کی تصدیق بھی محبوب حق شیخ محی الحقّ والدّین کے کلام سے ہوتی ہے:

اثبتوا علی خشونۃ کلامی وقد افلحتہم یاغلام بلابرکت سماع ھذا الکلام ولا تقعد فی صومعتك مع نفسك وھواك یاغلام سافر الف عام تسمع منی کلمۃ یاغلام الولایۃ ھٰھنا الدرجات ھٰھنا وفی مجلسی تخلع الخلع۔

قبول تصرفات

اس کے بعد یہ ہے کہ مُرید شیخ کے تصرّفات کو تسلیم کرے کیونکہ اس کے تصرّفات کا نکاس خود اپنے ہی مال اور نفس کی کشائش کا موجب ہوتا ہے۔ لہٰذا جو کچھ بھی وہ کہے بے چون وچرا سر تسلیم خم کر دو اور رضا و اطاعت اختیار کرو۔

کما قال المحبوب رضی اللہ عنہ کن ابدا مع الدلیل الی ان یوصلك الی المنزل لا تخرج عن رأیہ لا تخالف قولہ فانك تصل الی مقصودك

ترکِ اعتراض

پھر ترکِ اعتراض بھی قرینۂ ادب ہے۔ یعنی مُرید ظاہراً اور باطناً کسی بھی صورت میں اپنے پیرو مرشد پر اعتراض نہ کرے۔ نہ ہی شیخ کے تصرّفات پر کوئی نکتہ چینی کرے۔ اور اگر کبھی شیخ کے اقوال یا احوال اس کی سمجھ میں نہ آئیں یا کوئی اشکال پیش کریں یا اُن کے صحیح ہونے کی کوئی وجہ اس پر ظاہر نہ ہو اور اس کا علم اُس تک نہ پہنچ سکے تو مُرید اسے اپنے ہی علم کی کمی اور اپنے ہی فہم کی کوتاہی پر محمول کرے مرشد کے تصرّفات کی خرابی نہ سمجھے۔ اس بات کی تصدیق بھی محبوبِ حق رضی اللہ عنہٗ کے کلام سے ہوتی ہے

ان اتهمت شيخك فلا تصحبه فانهٗ لا تصلح لك صحبته
ولا ارادته المريض اذا اتهم الطبيب لو يبرأ
بمداراته لا تتهمه في حاله ولا مقاله ولا
افعاله صحبتك له كصحبة السماع والحيات
وتنظر الى فقره ونقصان نسبته واختلاف حاله
وطربه وقصور عبادته فان المعنى في باطنه
لا في ظاهره   انظر فتائدته۔

سلبِ اختیار

سلبِ اختیار بھی آدابِ مریدی کا ضروری حصہ ہے۔ یعنی شیخ کے تصرّفات اور اختیارات کے سلسلے میں مُرید پر مزید پابندی ہے کہ وہ دینی اُمور ہوں یا دُنیوی، کُلی یا جزوی، مثلاً کھانا، پینا، پہننا، جاگنا، سونا، لینا، دینا، یا مثلاً شیخ کی عبادات از قسم روزہ، نماز، افطار، کثرتِ نوافل، یا قصرِ فرائض، ذِکر، تلاوت اور مراقبہ وغیرہ، ان میں سے کسی بات پر مُرید کو اعتراض کرنے اور شیخ کی اجازت اور اذن کے بغیر کر دینے کا اختیار نہیں ہے۔ اس کی تصدیق حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ یوں کرتے ہیں۔

لا تعرف حدهٗ كن غلام الدليل اتبعه اترك رجلك
بين يديه وسر معه تارة عن يمينه وتارة
عن شماله وتارة وراء ظهره وتارة عن امامه
لا تخرج عن رائه لا تخالف قوله فانك تصل
الى مقصودك يا غلام دع النفس والهوى كن ارضاً
تحت اقدام هؤلاء ترابا بين ايديهم۔

خطرات

اس کے بعد خطراتِ شیخ کو ملحوظ رکھنے کے آداب ہیں۔ تم اس کام کا ہرگز اقدام نہ کرو جس سے شیخ

www.musapakshaheed.com

کو نفرت و کراہت ہو۔ ہو سکتا ہے کہ شیخ کی عفو خاطر داری کمالِ حلم اور اس کے حُسنِ خلق پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے تم اس بات کو معمولی جان کر بے پرواہ ہو جاؤ لیکن یہ اقدام درست نہیں ہے۔ اسے معمولی اور حقیر نہ سمجھنا۔ کیونکہ دل کے اندر پیدا ہونے والے خطرات خواہ وہ کراہت کے ہوں یا رضا کے مُریدوں کے نفوس پر بہت زیادہ اثر ڈالتے ہیں۔ جیسا کہ غوث رضی اللہ عنہٗ کا قول ہے:

تکذ یبکو لی سوٴ ساعۃ لا و لا کمو سبب لذھاب اخرکم

کشف

اس کے بعد ہے وقائع کے کشف میں شیخ کے علم کی طرف رجوع کرنا۔ یعنی واقعات خواہ عالمِ خواب کے ہوں خواہ عالمِ بیداری کے ان کے ٹھیک ٹھیک اظہار کرنے میں ہچکچائے نہیں بلکہ انہیں شیخ کے علم میں لائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُس واقعہ کے نشو و ارتقا پانے کا اصل مقام خود مُرید کا اپنا ارادہ یا نفس کے اندر چھپی ہوئی خواہش ہو اور مُرید اسے نہ جانتا ہو اور اس وجہ سے وہ اس واقعہ کو صحیح سمجھ لے اور اس طرح اس سے خلل پیدا ہو جائیں۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ (خواب اور بیداری کے ان تمام واقعات کو) شیخ کے سامنے رکھ دے اور پھر جو کچھ شیخ علم و یقین کے کشف کی رو سے فرمائے اُس پر عمل کرنے کی سعی کرے۔ اس بات کی صحت کی دلیل بھی اُس محبوبِ حق کے کلام میں ہے۔ فرمایا:

لا تخرج عن رائہ لا تخالف قولہٗ ھو المعبرو
العبارۃ لغیرہ فتقبل ما یفتح اللہ علیٰ لسانہ و یدہ

متوجہ بہ شیخ

شیخ کی باتوں پر کانوں کو متوجہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ مرید کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت اس انتظار میں رہے کہ شیخ کی زبان سے کیا نکلتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو کلامِ حق کا واسطہ سمجھتے ہوئے اس پر یقین کرے کہ وہ خدا کے ساتھ بول رہا ہے ہُوا (د ہوس) کے ساتھ نہیں بول رہا۔ مرید کو ہر لمحے اور ہر آن متوجہ اور ذہنی طور پر حاضر رہنا چاہیئے تاکہ شیخ کے کلام سے محروم اور بے نصیب نہ رہ جائے۔ اس کلام کی تصدیق کرنے والے بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ ہیں۔ فرمایا:

انما تکلم عن یقین لا شبہۃ فیہ و امر فامرو
الدیۃ علے العاقلۃ بعزۃ ربی وجلالہ ما
تکلمت حتی قیل لی یحق علیک یا عبد القادر
تکلم فامسک من الرد۔

حسن کلام

مرید کو چاہیئے کہ شیخ کے کلام اور اپنے احوال کے درمیان مناسبت اور مطابقت کی کڑی تلاش

کرے اور اس طرح سوچے کہ وہ درحق سے اپنی اصلاح اور استعداد کا متلاشی ہے اور اب اپنی استعداد کے مطابق بطونِ غیب سے اس پر خطاب وارد ہو رہا ہے۔ شیخ کے ساتھ گفتگو کے دوران نفسانی خواہشات کو دل سے نکال کر بھی اپنی دانش و معرفت کا اظہار نہ کرے بلکہ حسنِ کلام کے ساتھ عرض کرے۔ اس بات کی تصدیق کے لئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے:

حسن ادبك بين يدى معلمك وليكن صمتك اكثر من نطقك فان ذلك سبب له لتعليمك وقربك الى قلبه

دھیمی آواز

آداب مریدین کی ایک شق اپنی آواز کا دھیما رکھنا بھی ہے۔ مرید کو لازم ہے کہ اپنی آواز کو شیخ کے سامنے بلند نہ رکھے کیونکہ آواز کو اونچا رکھنا اکابر کے نزدیک ترکِ ادب کی ایک قسم ہے اور اس سے وقار میں کمی آجاتی ہے۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی معاملے پر بحث کے دوران اونچی آواز سے بولنا شروع کر دیا تو یہ آیت کریمہ تادیباً نازل ہوئی۔

يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبى

اس آیت کے نازل ہونے پر ان دو بزرگوں نے آواز کو اتنا دھیما کر دیا کہ اہل مجلس مشکل سے ان کی بات کو سمجھ پاتے۔ اس پر ان بزرگواروں رضی اللہ عنہما کے درحق یہ آیت نازل ہوئی۔

ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى۔

کج بحثی

اس کے بعد شیخ سے کج بحثی کرنے سے نفس کو روکنا بھی ادب ہے۔ خواہ یہ جسارت اور درشتی قولاً ہو یا فعلاً ہو۔ کیونکہ زیادہ کھل جانے سے وقار اور احتشام اٹھ جاتا ہے اور فیض کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ مرید کو چاہیئے کہ گفتگو کے دوران یا سیدی اور یا مولائی کہے یعنی اے میرے سردار یا اے میرے مولا۔ اور تعظیم و احترام کے طریقے کو ملحوظ رکھے۔

نقل ہے کہ اسلام کی ابتدا میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا محمدؐ اور یا احمدؐ کہتے تھے یہاں تک کہ پھر ان کیلئے تادیباً اور تعلیماً خطاب الٰہی وارد ہوا۔

www.musapakshaheed.com

لا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض أن
تحبط أعمالكم وأنتم لا تشعرون

پس اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد وہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کہتے تھے۔ اسی طرح کلام کے آداب کی مراعات مقرر ہیں۔ عملی اور فعلی آداب کو ملحوظ رکھنا بھی لازم ہے۔ اول یہ کہ شیخ کی موجودگی میں جائے نماز نہ بچھاؤ البتہ سوائے اس وقت کے کہ جب نماز کا وقت ہو۔ پھر سماع کی مجلس میں اپنی حرکتوں اور چیخ و پکار وغیرہ پر نظر رکھو۔ جہاں تک کر سکو یا ممکن ہو شیخ کی موجودگی میں کوئی حرکت نہ کرو۔ بلکہ ہنسنا بھی چھوڑ دو۔

اوقات کا خیال

دوسرا ادب گفتگو کرنے کے اوقات کی پہچان ہے۔ دینی اور دنیوی معاملات جو بھی تمہیں شیخ کے سامنے پیش کرنے ہوں ان کیلئے شیخ کے احوال و مصروفیات کو پہلے سے معلوم کر لو کہ آیا شیخ کے وقت میں بات کرنے کی گنجائش ہے یا نہیں۔ اس کے ساتھ جلدی جلدی بات نہ کرو اور بات آغاز کرنے سے پہلے حضرت حق تقدس و تعالیٰ سے اثبات حاصل کرو اور حق تعالیٰ سے مدد مانگو کہ وہ تمہیں شیخ سے بات چیت کرنے کے آداب کی توفیق دے۔ یہ اس لئے کہ حق تعالیٰ کے تقرب کیلئے تمہارا یہ عمل اس صدقے کی مثل اور مانند ہو جائے جس کیلئے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرنے کے آداب میں پہلے ہدیہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

يايها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة

نقل ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کی شان نزول یہ تھی کہ لوگ حضرت سرور کائنات علیہ وآلہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی خدمت میں ہر وقت اور بار بار سوال کر کر کے گستاخی کرتے تھے اور اس طرح بہت وقت ضائع کرتے تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک پر یہ بات گراں گزرتی تھی کہ یہ خطاب نازل ہوا جس سے موافق اور منافق میں تمیز ہو گئی۔ سوائے حضرت علیؓ کے صحابہ کرام میں سے کسی نے اس آیہ پر عمل نہ کیا۔ حضرت علیؓ نے ایک دینار بارگاہ رسالتؐ میں پیش فرما کر دس سوالات کے جواب پائے
نقل ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کی اس آیتہ پاک پر مجھ سے پہلے اور بعد میں کسی نے عمل نہیں کیا۔

اسرار کا چھپانا

شیخ کے اسرار کا چھپانا بھی ادب ہے۔ کرامات اور واقعات میں سے کسی کا حال لکھنے میں جلدی نہ کرو جس کے لکھنے میں شیخ کی رضامندی نہ ہو لیکن مرید اس سے باخبر ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے چھپانے میں شیخ کی کوئی دینی یا دنیاوی مصلحت ہو اور مُرید کا علم اس مصلحت تک نہ پہنچا ہو اور اگر اس کا اظہار کر دیا جائے تو فساد پیدا ہو جاتے۔

www.musapakshaheed.com

عیاں راز

اسی طرح یہ بھی ایک ادب ہے کہ اپنا کوئی راز شیخ سے پوشیدہ نہ رکھا جائے اور ہر تکلیف اور کراہت جو مرید کے راستے میں آئے وہ اُسے کھول کر یا کنایۃً شیخ کے سامنے رکھ دے کیونکہ اگر اپنے کسی راز یا واردات کو وہ اپنے علم میں علیحدہ رکھیگا تو یہ علیحدگی اُس کے راستے میں رکاوٹ بن جائے گی اور باطن میں اُس رکاوٹ کی وجہ سے شیخ کی مدد اور عقدہ کشائی کی راہیں مسدود ہوجائیں گی۔ اور اگر ان کو شیخ کے سامنے کھول کر بیان کر دیگا تو شیخ کی توجہ سے وہ گرہ اور وہ راز حل ہوجائیگا۔

خاتمہ انا

تاہم مرید کے آداب باشیخ میں سب سے بڑا اور اہم ترین ادب وہ ہے جسے حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب الغوث الاعظم شیخ وشیوخ العالم شیخ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وافاض علینا من مواھبہ بجاہ حبیبہ وخلیلہ ونبیہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً نے اپنے نیازمندوں کو معجز لسان کیا تھ بیان فرمایا یعنی

مولتوا فی وقد محبتنا احرق بنار صدق ارادتنا
تحترق الحجب والابواب فلا یبقی بینی وبینك
حجاب تراہ کما ترانا یا غلام اجعلنی مرأۃ
قلبك وسرك ومرأۃ اعمالك یا غلام اذا امت
ترانی وتعرفنی ترانی عن یمینك وشمالك وامامك
وقال رضی اللہ عنہ فی قصیدتہ۔ سے
ذکری جلاء الابصار بعد عمائھا۔ احسنی فراد الصب بعدالعطیۃ
ایضاً قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لم یکن مریدی جیدا
فانا جید ومن استغاث بی کربۃ کشفت عنہ
ومن نادٰی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل
بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہٗ واذا سالتمو اللہ
فاسالونی اولاً۔

یعنی اپنی انا کو ختم کر کے فلاح پا جاؤ۔

www.musapakshaheed.com

اٹھارہواں باب

آداب شیخ عبد القادر جیلانیؒ [۵۱]

حسب و نسب

شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن ابی عبد اللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ الجون بن سید عبد اللہ المحض بن حسن مثنیٰؓ بن امام حسن بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عبد اللہ محض کے معنی خالص کے ہیں یعنی ہر شے سے پاک وصاف۔ ان کا یہ لقب اس وجہ سے ہو گیا کہ ان کے والد حسن سبطی، ہیں بن امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہ اور والدہ ان کی فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں پس انکی نسبت خالص ہے۔

ارباب تحقیق کہتے ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تعلق جیل سے تھا (جیم کی زیر اور یائے ساکن) جو طبرستان سے پرے ایک شہر ہے۔ اور جسے جیلان اور گیلان اور گیل بھی کہتے ہیں۔ اور آپکے والد سید نور الدین ابی صالح موسیٰ، جو جنگی دوست کے لقب سے شہرت یافتہ تھے۔ اور ان کے والد سید روح الدین عبد اللہؒ جیلی الوطن ہوئے ہیں۔ آنحضرت غوث الاعظمؒ کی والدہ کا اسم گرامی فاطمہ بنت ابی عبد اللہ صومعی ہے۔ (جو حضرت امام رضاؑ کی اولاد سے ہیں) انکی عمر بھی جیلان میں گزری، اور وہیں فوت ہوئی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا عنہم اجمعین۔

حضرت غوث اعظم کی ولادت کا سال چار سو ستر اور ایک روایت کے مطابق چار سو اکہتر ہے۔ عمر نوے سال تھی۔ وفات کا سال پانچسو اکسٹھ ہے۔ تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الثانی ہے۔

واضح رہے کہ عرب، عجم اور سندھ و ہند کے شہروں میں حضرت غوث اعظم کا عرس ہر جگہ ربیع الثانی کی گیارھویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔

حلیہ مبارک

اے درویش ذرا غور سے سنو! اگر کسی وقت مشاہدے یا واردات کے دوران تم کو حضرت غوث الاعظمؒ کے جمال باکمال کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جائے تو اس صورتِ جمالِ پُرانوار کو دائماً اور تواتر کے ساتھ اپنے تصور و خیال کی آنکھ میں ٹانک لو اور اسے اپنا نصب العین بنالو۔ اپنی بصارت اور بصیرت کی آنکھ کو

---

۵۱ تلخیص: توسلِ غوثِ اعظمؒ کے مشتاقانِ سلوک، اور طریقت و معرفت کے راہرو مکمل ادراک اور کامل رہنمائی کے بعد اصل کتاب سے رجوع فرمائیں۔

www.musapakshaheed.com

ہر لمحہ اس پر مرکوز و محو و مستغرق رکھو اور اس مشق میں اتنی مہارت پیدا کرلو کہ اس میں تمہاری اپنی ہستی گم ہو جائے اور اس جمال کے خیال میں تم اپنے آپ سے فنا ہو جاؤ۔ جب تمہارا یہ تعلق قائم ہو جائے گا تو تم دیکھ لو گے اور جان لو گے کہ نور جمال تمہارے احوال کے شجر میں جو پھل لگاتا ہے وہ کیسا ہے اور جو حال تمہارا پہلے تھا وہ کیا تھا۔ اگر یہ تعلق جو اوپر لکھا گیا ہے ابھی تمہارے اندر پیدا نہیں ہوا تو اس محبوب حق رضی اللہ عنہ کے حلیے کو اپنا نصب عین بنا لو جو نیچے دیا گیا ہے۔ تاکہ اس دولت سے جو دونوں جہانوں کی سعادت اور بھلائی ہے محروم نہ رہ جاؤ۔ اس حلیئے میں بھی وہی صورت ہے اور اس سے بھی وہی تعلق قائم ہو جائے گا جو تمہارا مقصود و مطلوب ہے۔ یعنی شیخ عبدالقادر جیلانیؓ نحیف بدن، قد میانہ، کشادہ سینہ، گھنی داڑھی، پیوستہ ابرو رنگ گندمی کے تھے

کان رضی اللہ تعالٰی عنہ نحیف البدن ربع القامۃ
عریض الصدر عریض اللحیۃ وطویلھا اسمر
مقرون الحاجبین۔ یا غوث لا تحرمنا من مشاھدۃ
جمالک ولا تفقدنا من مطالعۃ لقائک ولا تفتر علینا
من محبتک واوصل الینا من مواھب عنایتک
ومزید محبۃ لقائک

اگرچہ گنہگار بدکردار ہوں اور گناہوں اور تقصیروں کی قساوت کے سبب اس نعمت کا مستحق نہیں ہوں۔

فصیرنا قابلاً انت قلت ان لم یکن مریدی جیدا
فانا جید انت قلت لعزۃ ربی وجلالہ ان یدی
علی مریدی کالسماء علی الارض یا غوث انت
قلت ان السعداء والاشقیاء علی لبس

پس میں گنہگار، بدکردار آپ کے حضور توسّل کا خواہاں ہوں۔ دنیا اور آخرت میں میرا اچھے وسیلہ بنانے اور میری اُمید کا انحصار آپ کی عنایت و کرم پر ہے۔ پس مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کیجئے کیونکہ آپ کی

نئے چاند کے پہلے اتوار کی رات کو دو رکعت نماز ہدیہ حضرت غوث اعظم ادا کرو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو مرتبہ آیت الکرسی اور پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو۔ سلام پھیر کر اکٹھے بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ پڑھو۔ یہ عمل سات راتوں تک جاری رکھو۔ پھر ہر اتوار کی رات کو اوپر لکھے ہوئے طریقے کے مطابق نماز ادا کرو۔ اُمید کہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

عنایت کے سوا میری اور کوئی پناہ اور آسرا نہیں ہے۔ کس کے سامنے جاؤں اور کس کو منہ دکھاؤں۔ ہماری پناہ اور ہمارا ملجا و ماوا صرف تو ہی تو ہے۔ (باذن اللّٰہ۔)

حاشاہٗ ان یحرم الراجی مکارمہ　　　ویرجع الجار منہ غیر محترم

جز آستان توام در جہان پناہی نیست　　　سرمرا بجز این در حوالہ گاہے نیست

جز در تو نیافتم پشت پناہِ خویش را　　　از در تو کجا برم روئے سیاہ خویش را

نقل ہے شیخ عمر کیمیائی اور سید عبدالوہاب اور سید عبدالرزاق پسران شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ سے کہ ایک دفعہ بدھ کے دن بتاریخ سولہ ربیع الثانی ۵۲۱ھ منبر پر کھڑے ہوکر آپ نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو فرما رہے تھے: یا بُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ عَلَی الْفُصَحَاءِ۔ میں نے عرض کیا: یا اَبَاہُ میں عجمی شخص ہوں فصحائے بغداد سے کیسے بات کروں۔ فرمایا منہ کھولو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ میرے منہ میں پھونک ماری اور فرمایا خلقت سے بات کرو۔ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ اور بلاؤ انہیں اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور خوبصورت موعظت کے ساتھ۔ اس کے بعد میں ظہر کی نماز ادا کرکے بیٹھا تھا کہ خلقت میرے گرد جمع ہونا شروع ہوگئی اور میری زبان بند ہوگئی۔ میں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ مجلس میں میرے سامنے کھڑے تھے۔ فرمانے لگے۔ اے فرزند بات کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا اے باجان میری زبان بندھی ہوئی ہے۔ فرمایا کھولو۔ میں نے منہ کھول دیا۔ چھ مرتبہ میرے منہ میں پھونک ماری۔ میں نے کہا اے باجان آپ نے سات مرتبہ پھونک کیوں نہیں ماری۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ اس کے بعد وہ میری نظروں سے غائب ہوگئے۔ اس کے بعد میں بات کرنے لگا۔

تنبیہ:

کتاب بہجۃ الاسرار، خلاصۃ المفاخر روضۃ الریاحین فی حکایۃ الصالحین، رسالہ تنبیہ، اوراد قادریہ میں تفصیل سے حضرت غوث اعظم کے لقب، وطن کے تعلق، مذہب کی تحقیق اور نسبت کی تشخیص لکھی گئی ہے جو عمدۃ الطالبین کا واضح رد ہے۔ [1]

شیخ شہاب الدین سہروردی سے نقل ہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر نے اپنی مجلس میں منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: کل ولی لہ قدم و انا علی قدم جدی المصطفٰی اور مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم نہ اٹھایا مگر میں نے اس مقام میں اپنا قدم نہ رکھا جو قدم نبوت کا ہے کیونکہ اس میں کسی غیر نبی کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے اور جو کچھ حضرت رضی اللہ عنہٗ نے اپنی زبان شریف سے اس بارے

---

[1] سلاسل صوفیاء میں سے سلسلہ قادریہ کی نسبت حضرت عبدالقادر گیلانی سے ہے آپ حسنی سید ہیں۔ شہید ڈاکٹر اعظم (اشناخت یا لوح الالواح)

ارشاد فرمایا ہے یہ ہے:

وکل ولی لہ قدم وانی ‌ ‌ ‌ علےٰ قدم النبی بدر الکمال

وایضاً من قصائدہ رضی اللہ عنہ

انا المشہور بین الناس اسما ‌ ‌ ‌ وسری شاع فی قاص ودانی

ببغداد نشأت وراق وقتی ‌ ‌ ‌ انا الجیلی محبوبی عطانی

وعبد القادر المشہور اسمی ‌ ‌ ‌ ومن یرعی الزمان وقد رعانی

ومن ینکر علی فقد جفانی ‌ ‌ ‌ وجدی صاحب لسبع المثانی

یہ خاص اشعار جو آنحضرت رضؓ نے تصنیف فرمائے ہیں ان میں اپنے نسب کی تصریح کی ہے کہ یہ سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

الٰهی بحرمت سید محی الدین عبد القادر جیلانی
الٰهی بحرمت مخدوم عبد القادر جیلانی۔ الٰهی بحرمت
مولانا عبد القادر جیلانی۔ الٰهی بحرمت شاہ
عبد القادر جیلانی۔ الٰهی بحرمت مرشد عبد القادر
جیلانی۔ الٰهی بحرمت قطب الربانی عبد القادر جیلانی
الٰهی بحرمت مسکین عبد القادر جیلانی۔ الٰهی بحرمت
درویش عبد القادر جیلانی۔ الٰهی بحرمت غوث
الدوران عبد القادر جیلانی۔ الٰهی بحرمت شاہِ
شاہان عبد القادر جیلانی۔

الٰهی ان ناموں کی برکت سے مجھ بیکس مسکین کی حاجت روائی فرما۔
چاہیے کہ گیارہ سکے ہر قسم کے کہ جو مقدور میں ہوں روح پُر فتوح حضرت پر خیرات کردے۔!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَطَبِیْبِ قُلُوْبِنَا وَحَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِ ذُنُوْبِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًاؕ

تمّت بالخیر

www.musapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ
فَہِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

وَھُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ
شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ
اَنَا الْبَازِیُّ اَشْہَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

وَمَا مِنْہَا شُہُوْرٌ اَوْ دُہُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ
وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ
مُرِیْدِیْ ھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ
طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِیْ
بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَا لِیْ

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ
دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ
رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعْ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْہُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

رب عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے وسیلے سے ہماری یہ کوشش قبول فرمائے اور تمام احباب جو اس سعادت میں شامل رہے اُنہیں جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین!

www.musapakshaheed.com

تبرک

سنو اے درویش !

خطابِ حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ برائے مردِ درویش

www.musapakshaheed.com

سنو اے درویش!

حاضر رہو، حق سبحانہ و تعالیٰ ہر جگہ حاضر ہے، باطن میں بھی اور ظاہر میں بھی، لمحے اور ہر حال میں وہ دیکھ رہا ہے۔ کتنے خسارے میں ہو تم کہ اپنے دل کی آنکھ کو اس کی طرف سے ہٹا کر اور اس کے دیدار سے دور کر کے تم دوسروں کی طرف دیکھتے ہو، اس کی رضا کے راستے کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چل پڑتے ہو، ان تمام "دوسروں" سے دل کو علیحدہ کر دو اور ایک اللہ پر رکھ دو، تمام دوسروں سے رشتے توڑ دو اور حق کے ساتھ جُڑ جاؤ۔ دنیا کی جتنی چیزوں کے اندر تمہیں حُسن و جمال اور کمال دکھائی دیتا ہے، یہ سب اسی کے حسن و جمال اور کمال کا عکس ہے، کوئی دیکھنے والا جہاں کہیں بھی ہے وہ اسی کی بینائی کا ثمرہ ہے اور جہاں کسی جاننے والے کو جانتے ہو تو وہ بھی اسی کے علم و دانش کا اثر ہے۔ پس ضروری ہے کہ جزو سے کُل کی طرف چلو، تقیید سے حق کی طرف اور مقید سے مطلق کی طرف رخ کرو۔ اگرچہ انسان اپنی جسمانیت کی وجہ سے انتہائی کثافتوں کے درمیان گھرا ہوا ہے لیکن روح کی لطافت کے اعتبار سے انتہائی لطیف بھی ہے کیونکہ جس چیز کی طرف توجہ مرکوز کر دیتا ہے اسی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جس چیز سے دل لگا لیتا ہے حکم بھی اسی کا قبول کر لیتا ہے۔ پس اے دوست کوشش کر اور اپنے آپ کو اپنی نظروں سے چھپا لے، ایسے کام میں لگ جا جو تجھے حقیقت میں مشغول کر دے اور تجھے خود تجھ سے رہائی دلا دے۔

سنو اے درویش!

کیا تم جانتے ہو کہ سرور عالمین ﷺ اپنے "اوقات" کس طور صرف فرماتے تھے؟ خصوصاً رات کا قیام کس طرح کرتے تھے؟

سنو۔ رات کے قیام میں حضور ﷺ کے مبارک پاؤں سوج جایا کرتے تھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا!

یا رسول اللہ ﷺ! "کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اگلی پچھلی خطاؤں سے محفوظ نہیں فرما دیا؟"

تو جواب میں ارشاد فرمایا: "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!"

اے درویش باصفا!

جب وہ سرفراز دلنواز ﷺ فرماتا ہے کہ "ذکر اللہ شفاء القلوب" یعنی اللہ کا ذکر دلوں کیلئے شفا ہے اور جب محبوب حق شیخ محی الحق سید عبدالقادر جیلانی نے ہے کہ جب ذکر حق پر مداومت کی جائے تو اس سے معرفت علم اور توحید کی طرف پیش قدمی ہوتی ہے تو پھر چاہیئے کہ تم ذکر میں اس طرح منہمک ہو جاؤ کہ کوئی وقت اور کوئی حالت ان سے خالی نہ رہے۔ عرض تمام حرکات و سکنات میں

حاضر بحضور رہو تاکہ وقت سستی اور کسلمندی میں نہ گزر جائے اور یہ تعلق یونہی آسانی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے سخت محنت اور کوشش درکار ہے۔

اے درویش!

ہوشمندی سے کام لے اور پوری سعی و کوشش کر کہ تو غیر اللہ سے دور رہے اور صرف اسی ایک کی یاد میں محور ہے بلکہ اسی کی حاضری میں رہے اور کوئی ایک سانس بھی اس کی یاد سے خالی نہ ہو ورنہ تو خود دیکھ لیگا کہ حسرت اور ناکامی اپنے پر پھیلا کر تمہارے اوپر چھا جائے گی پس ضروری ہے کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے غرض جس حالت میں بھی تو ہو اپنی زبان کو ذکر حق سے تر رکھ تاکہ تروتازہ اور بے اندازہ رحمتیں دم بہ دم تجھ پر برستی رہیں۔ خاص طور پر آدھی رات، پچھلی رات اور وقت سحر کا خیال رکھو کیونکہ یہی گھڑیاں محمود ہیں اور انہی میں جلوہ ریزیاں ہوتی ہیں، یہی مقصود ہے۔

اے درویش!

جب تم نماز کیلئے اٹھو تو دل کے اندر خشوع و خضوع پیدا کرنے کی اہمیت کو اولیت دے کر اٹھو خواہ یہ کوئی بھی نماز ہو۔ ہر وضو کے دوران مسواک استعمال کرو اور داڑھی میں اکثر اوقات کنگھا کرتے رہا کرو، کنگھا کرتے وقت سورہ الم نشرح پڑھو اور تحیتہ الوضوٗ کی نیت سے دو رکعت نماز گزارو۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھو۔

اب ذرا پوری توجہ سے سنو اے درویش!

صلوہ کا لفظ اصل میں تو عام استعمال کی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنے "دعا" کے ہیں۔ لیکن شریعت میں اس سے مُراد تمام ذکر اذکار اور بعض قلبی، جسمانی اور عملی شکلیں ہیں۔ پس دعا کی یہی حقیقت ہے جو انتہائی پختہ اور مکمل ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ بندے کے وجود کے تمام اجزا قولاً نعلاً، عملاً اور حالاً سبحانہ و تعالیٰ کو حد درجہ عجز و انکساری اور خوف و خشیت کے ساتھ یاد کریں یعنی اس طرح یاد کریں کہ گویا یہ خود مجسم زبان بن جائیں۔ انسانی وجود کے ذرات میں سے کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہ ہو جو اپنے باطن کے اعتبار سے دعا طلبی میں پیچھے رہ جائے۔ صلوہ کا لفظ صلہ سے بھی نکلا ہے۔ اس لحاظ سے حقیقی مصلی (یعنی نماز گزار یا دعا مانگنے والا) وہ ہو گا جو شہود کے نور کے غلبے سے اور وجود کی جستجو اور رسائی میں خلقت سے جدا ہو کر حق کے ساتھ پیوست ہو جائے۔ چنانچہ حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوت و اکمل التحیات معراج میں حق ربوبیت سے واصل ہو گئے اور آپ ﷺ نے اپنی انسیت کے خواص کو حضرت عزاسمہ، کے ساتھ وصل ہو جانے کا ذریعہ بنایا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

اے درویش!

تمام نمازوں کو اول وقت میں ادا کرو تاکہ اول وقت کی فضیلت سے محروم نہ رہ جاؤ۔ ہر نماز کی تیاری وقت سے پہلے کر لو اور نئے سرے سے وضو کر کے نماز تحیت الوضو پڑھو، رکعت سنت ادا کرنے میں کاہلی اور سستی نہ کرو اور نماز فرض مسجد میں با جماعت پڑھو۔

www.musapakshaheed.com

اے درویش!

رات کی دو مقررہ اوقات کی نمازوں کے درمیان (یعنی نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان) کا وقت معبود حقیقی کے عبادت گزاروں کا وقت ہے جہاں تک ہو سکے تم اس خاص گھڑی کو ذکر سے یا مراقبے سے یا نماز یا تلاوت یا اوراد کے ذریعے زندہ رکھو۔۔۔ کلام الٰہی کو اس انداز سے پڑھو یا سنو کہ جب کبھی تمہاری زبان سے یا کسی اور کی زبان سے قرآن مجید کا کوئی کلمہ یا آیت نکلے تو یوں سمجھو کہ گویا تم متکلم حقیقی سے ہی اسے سن رہے ہو اور تمہاری زبان یا دوسرے شخص کی زبان محض ایک واسطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی واسطے سے اپنا کلام اور پیغام تجھ تک پہنچا رہا ہے۔

اے درویش!

محبت کی آگ میں جل جانے والے تو اس قول کے مطابق اسی دن سے زندہ ہیں کہ جس کسی نے جذبہ محبت سے آشنائی کر لی وہ اس کی تجلی سے ہی روشن اور منور ہو گیا جو کوئی بھی رمز محبت کا گردیدہ ہو گیا وہ تا ابد محرم اور زندہ ہو گیا جبھی تو کہا گیا ہے کہ "محبت کے رشتوں میں دوریاں اور فاصلے نہیں ہوتے"۔۔۔۔ نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک بدوی مدینے میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو بہت دوست رکھتا ہوں لیکن میرا گھر مدینے سے بہت دور ہے اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ اس سرفراز دلنواز ﷺ نے فرمایا "محبت کرنے والا تو ہر وقت اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے" کیونکہ محبت ذات سے ہوتی ہے اور "ذات" اور "شخص" دو الگ چیزیں نہیں ہیں۔۔۔۔ سرورِ عالمیان ﷺ اگرچہ جسمانی صورت میں نظروں سے ظاہراً پوشیدہ ہیں لیکن روحانیت کی صفت کے اعتبار سے اہل بصیرت کی نظروں میں مکشوف اور عیاں ہیں کیونکہ شریعت کی صورت حضور ﷺ کی روحانیت کا قالب ہے اور دنیا پر دائماً قائم و باقی ہے لہٰذا اسکی صورت اور معانی غائب نہیں حاضر ہے اور اسکی حیات کی امداد ارواح و نفوس کیساتھ متصل و متواتر ہے اور اس صورت کا باعث رابطہ فیضِ حیات ہے یا دوسرے لفظوں میں عین "حیات" ہے۔۔۔۔ تمام موجودات کو فیض تقسیم کرنے کا کام روح مطہرہ نبوی اور نفسِ مقدسہ مصطفوی ﷺ کا ہے اس کے واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کی کوئی مدد کسی تک نہیں پہنچتی۔ وہ شخص جو شیطان تغریر کی بدولت مغرور ہو جائے اور اس کے دل کے اندر استقلال اور استغنا پیدا ہو جائے تو بے شک و شبہ وہ ربوبیت کی نظروں میں فریب خوردہ گراہوا مردود اور دھتکارا ہوا ہے۔

اے درویش!

تم عبودیت کی مضبوطی اور مسکنت کے اظہار کی حد سے کبھی آگے نہ بڑھنا تاکہ کہیں سرکشوں کے ٹولے میں تمہارا شمار نہ ہونے لگ جائے۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ الہ و صحبہ اجمعین

ماخذ: تیسیر الشاغلین

www.mussapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ نسب

کرحمد خدادی ہرویلے، منگ اوں توں منگ ثنا دے طفیل
کررحم خدایا اساں تے رکھیں سوکھا روز جزاء ساکوں
کر رحم خدایا اساں تے ہر اوکھ اساڈی سوکھ چا کر
کررحم خدایا اساں تے فردوس چا کر ساکوں توں عطا
کررحم خدایا اساں تے ہر کرب توں ڈے ساکوں توں نجات
کررحم خدایا اساں تے سب سوکاں ساڈیاں ساویاں کر
کر رحم خدایا اساں تے کر سوجھلا ساڈے من اندر
کر رحم خدایا اساں تے ہر وادی وادی ایمن کر
کررحم خدایا اساں تے ساڈے دل دیاں اکھیں کھول توں ڈے
کررحم خدایا اساں تے کر پاک دوئی توں من ساڈا
کررحم خدایا اساں تے ہر قلب حدید کوں موم بنا
کررحم خدایا اساں تے کروں تیڈی عبادت ڈینہ راتیں
کر رحم خدایا اساں تے ہن زہد تے تقوی دان چا کر
کر رحم خدایا اساں تے لکھ قرب محمد قسمت وچ
کر رحم خدایا اساں تے سیں ابو صالح دے صدقے
کر رحم خدایا اساں تے کرے ورد زبان تیڈا ہرویلے
کر رحم خدایا اساں تے مغلوب چا کر دشمن ساڈے
کر رحم خدایا اساں تے تھیوے چھیکڑی ویلے کلمہ نصیب
کر رحم خدایا اساں تے ہووے احد تے احمد من دے وچ
کر رحم خدایا اساں تے لیکھیں سعد، سعید، سعادت لکھ
کررحم خدایاں اساں تے ڈے وصل حقیقی دی لذت
کر رحم خدایا اساں تے کر فقر دی دولت چا توں عطا
کررحم خدایا اساں تے بجھ ایویں ابھار تصوف دا
کررحم خدا اساں تے ورفعنا دا ساکوں سبق پڑھا
کررحم خدایا اساں تے کر دان چا دولت تقوی دی
کررحم خدایا اساں تے مغموم ہے دل مسرور چا کر
کررحم خدایا اساں تے رب بخشش ایں اوں جہاں ساڈی
کر رحم خدایا اساں تے ڈوجگ وچ بیڑا پار کریں
کر رحم خدایا اساں تے ڈکھ درد ولہیٹا ہے ساکوں
دل جان فدا کیویں نہ کراں میں کیا میڈی اوقات وی کیا

ہر آس مراد پجیندی ہے، سچے دل توں نکلی دعا دے طفیل
پاک محمد عربی، مدنی سیں شافع روز جزا دے طفیل
ہر مشکل ساڈی حل تھیوے اج حیدر شیر خدا دے طفیل
ہن فاطمہ زہرا جنت دی سردار تے خیر النسا دے طفیل،
کر رحم امام حسن صدقے، تے حسین شہید بلا دے طفیل،
ہن حسن مثنیٰ صدقے تے صغری کان حیا دے طفیل
عبداللہ حسنی حسینی، جہیں، اوں سوہنے ماہ لقا دے طفیل،
ہر جا تے آپنے جلوے ڈے موسیٰ الجون ضیا دے طفیل
ہووے تیڈے نور سوا نہ کجھ عبداللہ نور نما دے طفیل
ہر صورت عین عیاں توں آ، ثانی موسیٰ نور ہدا دے طفیل
ساڈے سارے کم توں سوکھے کر داؤد امیر غنا دے طفیل
سیں پیر محمد عابد جہیں اوں عابد پیر ہدا دے طفیل
ڈے علم حقیقت دا ساکوں سیں یحیٰ زاہد عطا دے طفیل
عبداللہ ثالث دے صدقے اتے اوندی جود و سخا دے طفیل
تقدیس ڈسائی سادات دی تئیں خود آیت انما دے طفیل
سیں عبدالقادر جیلانی محبوب رب علے دے طفیل
سیں سید سیف الدین دی ایں چمکیلی سیف وفا دے طفیل
ہئی پیر صفی الدین داناں کر رحم ایں ناں دی ادا دے طفیل
کوئی غیر نہ ہووے من دے وچ سید احمد پیر ہدا دے طفیل
ڈے ٹال نحوست لیکھاں دی مسعود رفیق خدا دے طفیل
ڈے پیر ضیاالدین علی دے سوہنے وصل علے دے طفیل
کروں فخر فقیری تے دم دم شاہ میر دی فقر سخا دے طفیل،
ہووے جاجا معرفت دا سوجھل سیں شمس الدین ضیا دے طفیل
کروں اچا تیڈا ناں ہر دم سیں اچوی غوث ولا دے طفیل
سید عبدالقادر ثانی دی ڈینہ رات دی اوں اتقا دے طفیل
ڈے پرت غماں کو خوشیاں وچ عبدالرزاق پیا دے طفیل،
ڈے بخش خطا ہر یک ساڈی تو پیر جہاں بخش علے دے طفیل
ہئی موسیٰ پاک شہید داناں ایں سوہنے ناں دے الا دے طفیل
ابن حسن، تے چن ملتانی، ایں ثانی غوث وریٰ دے طفیل
کیتا رمز رموز دا سوہناں ہے ایں قادریہ القا دے طفیل

فدا ملتانی

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ الہ و صحبہ اجمعین.

www.musapakshaheed.com

اللہ نور السموات والارض

حضرت جمال الحقیقة المحمد یہ النور الازہر الاظہر والسر الاقدس
الاطہر صاحب المجد والمفاخر کامل الباطن والظاہر
المتحلی بحلیة المصطفٰی والمتخلق باخلاق المرتضٰی

مخدوم الکل میراں محی الدین ثانی حافظ سید ابوالحسن
محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ العزیز

کی تصنیف منیف

تیسیر الشاغلین

کا

اردو ترجمہ مع تعارفی کلمات و سوانح حیات

دربار عالیہ قادریہ حضرت پیر پیراںؒ ملتان

ترجمہ ڈاکٹر مہر عبدالحق | تصحیح قاری غلام دستگیر حامدی | تعریب مفتی محمد عبدالقوی

بیکن بکس۔ گل گشت۔ ملتان

سال: ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء ندیم شفیق پرنٹنگ پریس ملتان ہدیہ: ۱۴۰ روپے

www.musapakshaheed.com

سلام بر روح پاک

بر تو رحمت
یا حسن ابن علیؓ

انا الحسنی و المخدع مقامی
و اقدامی علی عنق الرجال

وعبدالقادر المشہور اسمی
وجدی صاحب العین الکمال

السلام اے سبط سرور السلام — السلام اے ابن حیدر السلام
بر تو رحمت یا حسن ابن علی — اے امام واے ولی ابن ولی
السلام اے سید وسبط و نقی — السلام اے مجتبیٰ، طیب، تقی
خاتم رشد خلافت السلام — تارک ملک وحکومت السلام
السلام اے راحت جان بتول — السلام اے میوۂ قلب رسول
السلام اے سید شباب خلد — اے کہ خلقت گلشن شاداب خلد
السلام اے اختر برج قبول — اے زسرتا سینہ ہمشکل رسول
السلام اے نسبت قول انس — با نبی ہمشکل تو بودی و بس
السلام اے در تو، شان جدّ تو — در دہان تو، زبان جدّ تو
اے دل وجان نبی امّ وابت — سینۂ پاک پیمبر مرکبت
اے سوار دوش والا منصبے — اے خوشا راکب مبارک مرکبے
السلام اے با نبی منبر نشین — السلام اے سرور دین گزین
السلام اے باوقار و باشکوہ — السلام اے صلح ساز دو گروہ
السلام اے رنگ وردِ نے توحسن — السلام اے خوئے، بوئے توحسن
السلام اے صاحب جودو سخا — اے کہ گوئی سائلاں را مرحبا
السلام اے از تو تقوی راکمال — السلام اے از تو عرفان راجمال
اے عبادت راز قلبت امتیاز — اے شہادت را بجانب فخر و ناز
السلام اے بے گناہ وزہر نوش — السلام اے سرخرو و سبز پوش
نخل سرسبز شہادت السلام — طوطیٔ باغ امامت السلام
اے کہ برکند ند اعداء قبر تو — بر تو رحمت، آفریں برصبر تو

دائماً بادا بروحت یا امام
التحیاۃ من اللہ والسلام

تم آل نبی اولاد علی اور غوث جہاں کے نائب ہو
ملتان کے ہو ماہ انور، یا موسیٰ پاک جمال الدین

مقبول خدا، محبوب جہاں، ملا جام شہادت ورثہ میں
اے سبط نبی کے لخت جگر یا موسیٰ پاک جمال الدین

پروفیسر حامد حسین قادری
سینٹ جانسن کالج آگرہ۔ ۱۳۴۵ھ

کافی

موسیٰ پاکؒ دے بول انمول

سُن درویشا بھُل نہ جاویں — دم دم وہڑے جھاتی پاویں
یار تاں تیرا نہیڑے کول — موسیٰ پاک دے بول انمول

باطن ظاہر وکھرا نائیں — آپوں اول، آخر تائیں
بندیا تیر کھلدا پول — موسیٰ پاک دے بول انمول

ذات حقیقی حسن کمال — غیر دا نام نشان محال
صفتوں پھل پھُل خار ببول — موسیٰ پاک دے بول انمول

عبدالقادرؒ دا گن گویا — موسیٰ پاک شہید ہویا
قادری بوہا دیندا کھول — موسیٰ پاک دے بول انمول

موسیٰ راز حقیقی کھولے — نبی جیوندا کھول اولے
اٹھ بندیا ھن کر پرچول — موسیٰ پاک دے بول انمول

پہر دا پہرہ دینا پینا — چھوڑ کہانی طوطا مینا
کس پہر نہ جاویں ڈول — موسیٰ پاک دے بول انمول

عشق فقر سنگ اندریں اگّی — جووی شوہ سنگ کھیڈی پگی
پل پل تھیندی نویں نرول — موسیٰ پاک دے بول انمول

میں نماناں بے وس میراں — سمجھ نہ سکدا بولی پیراں
بول بول وچ لکھاں بول — موسیٰ پاک دے بول انمول

ڈاکٹر شہزاد قیصر
سیکرٹری تعلیم، پنجاب

منقبت

یہ شان ہے کہ شہ اولیا ہیں موسیٰ پاکؒ

چراغ انجمن کبریا ہیں موسیٰ پاک
شعاع جلوہ گہ مصطفی ہیں موسیٰ پاک

وہ تاجدار طریقت، وہ شہریار سلوک
یہ شان ہے کہ شہ اولیا ہیں موسیٰ پاک

وہ غوث الاعظم ثانی، وہ مرشد کامل
وہ شیخ کل ہیں کہ منزل رسا ہیں موسیٰ پاک

دکھائی دیتا ہے جس میں جمال قدرت کا
یقین کے ہاتھ میں وہ آئینہ ہیں موسیٰ پاک

رہے جہاد میں مصروف شیطنت کے خلاف
اذان صدق ہیں، حق کی صدا ہیں موسیٰ پاک

ہر ایک عہد ہے جن کے جمال سے روشن
وہ دین کا نور، وہ رب کی ضیاء ہیں موسیٰ پاک

ہر ایک دور کے افکار جس سے ہیں شاداب
وہ موج چشمہ آب بقا ہیں موسیٰ پاک

ہے فیض خطہ ملتان پہ آج بھی جاری
عطا کا ابر، کرم کی ہوا ہیں موسیٰ پاک

بہار دین وثقافت میں ہے ظہور ان کا
ہر ایک پھول میں جلوہ نما ہیں موسیٰ پاک

چلیں گے ہم تو سدا جادہ ہدایت پر
ہمارے راہبر وپیشوا ہیں موسیٰ پاک

میں ان کے در پہ ہوں عاصی! مثال ذرہ خاک
مرے لئے نظر کیمیا ہیں موسیٰ پاک

پروفیسر عاصی کرنالی
اسلامیہ کالج، ملتان

www.musapakshaheed.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۔	اظہار تشکر علامہ شاہ احمد نورانی	۱۰
۲۔	ابتدائیہ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری	۱۱
۳۔	تعارف پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی	۱۳
۴۔	Preface ڈاکٹر شہزاد قیصر	۱۷
۵۔	مقدمہ ڈاکٹر مہر عبدالحق	۱۹
۶۔	جائزہ رضا علی عابدی	۲۶
۷۔	سوانح حیات	۲۷
	ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے	
۸۔	حضرت پیران پیر دستگیر سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۲۷
	برصغیر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کا فروغ	
۹۔	حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ	۲۸
۱۰۔	حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانیؒ	۲۸
۱۱۔	حضرت مخدوم سید عبدالرزاق گیلانیؒ	۲۹
۱۲۔	حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخشؒ	۲۹
۱۳۔	**حضرت شیخ الکل محی الدین ثانی سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ**	۲۹
۱۴۔	خانوادہ	۳۲
۱۵۔	ولادت باسعادت	۳۲
۱۶۔	تعلیم و تربیت	۳۲
۱۷۔	والد ماجد سے بیعت	۳۴
۱۸۔	سلسلہ طریقت	۳۶
۱۹۔	سجادہ نشینی	۳۶
۲۰۔	دربار اکبری میں	۳۷
۲۱۔	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ حضرتؒ کی خدمت میں	۳۸
۲۲۔	اچ شریف میں آمد	۴۲
۲۳۔	ملتان میں تشریف آوری	۴۳
۲۴۔	شیخ محدثؒ ملتان میں	۴۴
۲۵۔	حضرت بابا شیر کرم علی سیالویؒ حضرتؒ کی خدمت میں	۴۵
۲۶۔	حلقہ ارادت	۴۵
۲۷۔	شہادت و تدفین	۴۶
۲۸۔	ازدواجی زندگی و اولاد	۴۸
۲۹۔	خلفاء	۴۹
۳۰۔	سیرت	۵۰
۳۱۔	حضرتؒ کی کتاب تیسیر الشاغلین	۵۰
۳۲۔	حلیہ مبارک	۵۱
	کتابیات	۵۲

www.musapakshaheed.com

تفصیل ابواب تیسیر الشاغلین

پہلا حصہ فرض نمازیں

۳۳۔ **پہلا باب** ۵۴

صبح کے اذکار ودعائیں

دعاو سکوت ۵۴

صبح کے اوراد و اذکار ۵۵

آیت الکرسی کا حصار ۵۶

۳۴۔ **دوسرا باب** ۵۷

نماز فجر۔ اذکار ودعائیں

وضو ۵۷

نماز سنت ۵۷

نماز فرض ۵۸

صلوٰۃ ۵۹

نماز فجر کے اوراد ۵۹

مسبعات عشر کی ترتیب ۶۵

حزب ابو درداءؓ ۷۰

وظیفہ غوث الاعظمؒ ۷۱

اسمائے حسنہ کا خاص وظیفہ ۸۱

۳۵۔ **تیسرا باب** ۸۶

نماز ظہر۔ اذکار ودعائیں

نماز تحیۃ الوضو ۸۶

نماز ظہر کے اوراد ۸۶

صلوٰۃ الخضر ۸۷

۳۶۔ **چوتھا باب** ۸۸

نماز عصر۔ اذکار ودعائیں

نماز عصر کے اوراد ۸۸

قبل غروب کا وظیفہ ۸۸

۳۷۔ **پانچواں باب** ۸۹

نماز مغرب۔ اذکار ودعائیں

سورج غروب ہونے کی دعا ۸۹

نماز مغرب کے اوراد ۸۹

۳۸۔ **چھٹا باب** ۹۰

نماز عشاء۔ اذکار ودعائیں

صلوٰۃ الحاجات ۹۰

نماز عشاء کے اوراد ۹۰

دوسرا حصہ نماز سنن

۳۹۔ **ساتواں باب** ۹۲

نماز اشراق۔ اذکار ودعائیں

نماز حضوری ۹۲

نماز شکر ۹۲

نماز استعاذہ ۹۲

نماز استخارہ ۹۳

نماز استجاب ۹۴

نماز شکر النہار ۹۴

مشکل کشائی کیلئے خاص الخاص اوراد ۹۵

تیسیر الشاغلین کے جملہ حقوق فی سبیل اللہ خلقِ خدا کیلئے عام ہیں!

www.musapakshaheed.com

۴۰۔ **آٹھواں باب** — ۹۴

نماز ضحیٰ۔ اذکار و دعائیں

نماز چاشت — ۹۴

اذکار — ۹۴

دعا بوسیلہ مشائخ سلسلہ طریقت — ۹۷

قیلولہ — ۹۹

۴۱۔ **نواں باب** — ۱۰۰

نماز فی الزوال۔ اذکار و دعائیں

نماز فی الزوال — ۱۰۰

اذکار — ۱۰۰

۴۲۔ **دسواں باب** — ۱۰۱

نماز اوابین۔ اذکار و دعائیں

نماز اوابین — ۱۰۱

نماز حفظ الایمان — ۱۰۱

۴۳۔ **گیارہواں باب** — ۱۰۲

نماز تہجد۔ اذکار و دعائیں

قیام شب — ۱۰۲

مددگار اسباب قیام شب — ۱۰۴

شب خیزی — ۱۰۴

نماز تہجد — ۱۰۷

دعا موسیٰ پاک شہیدؒ — ۱۱۰

۴۴۔ **بارہواں باب** — ۱۱۲

صلوٰۃ التسبیح۔ اذکار و دعائیں

صلوٰۃ التسبیح — ۱۱۲

صلوٰۃ التسبیح کی دعا — ۱۱۳

تیسرا حصہ آداب

۴۵۔ **تیرہواں باب** — ۱۱۴

آداب تلاوت قرآن حکیم

تلاوت کے آداب — ۱۱۴

متکلم حقیقی — ۱۱۵

عملی اطاعت — ۱۱۵

ختم قرآن حکیم — ۱۱۶

دعا سجدہ تلاوت — ۱۱۹

۴۶۔ **چودہواں باب** — ۱۲۰

آداب ذکر

ذکر اللہ شفاء القلوب — ۱۲۱

آداب — ۱۲۲

صدق ارادہ — ۱۲۲

توبہ — ۱۲۳

طہارت — ۱۲۳

حضوری — ۱۲۴

قلبی رابطہ — ۱۲۴

(الف) ذکر جہر — ۱۲۴

ذکر بلند آواز — ۱۲۴

نفی و اثبات کا ذکر — ۱۲۵

اے دل بغداد دے دروازہ جو بہشتی سدو ندا اے
اسی دروازے وچ محمد مصطفیٰؐ تشریف لائے سن
اسی دروازے وچ اس نور نے جلوے دکھائے سُن

www.musapakshaheed.com

اثبات کا ذکر ۱۲۷
اسم ذات کا ذکر ۱۲۷
کشف حقائق کے لئے ذکر ۱۲۸
آیت الکرسی کا ورد ۱۲۸
کشف ارواح کے لئے ذکر ۱۲۸
(ب) ذکر خفی ۱۲۹
ذکر باطن ۱۳۰
توسل جمال مرشد ۱۳۰
طریقہ ۱۳۱
اختتام ذکر کی دعا ۱۳۲
متفرق دعائیں و اذکار ۱۳۳

۴۷- **پندرہواں باب** ۱۴۱

آداب مراقبہ

اعمال ۱۴۱
مراقبہ کا دوام ۱۴۲
محاسبے کا دوام ۱۴۲
شغلِ حقیقت ۱۴۳

۴۸- **سولھواں باب** ۱۴۴

آداب حضرت رسالت پناہ محمدی ﷺ ۱۴۴

محبت ۱۴۴
ادب ۱۴۴
عشق ۱۴۵
حضوری ۱۴۵
مخالفت سے دوری ۱۴۶
اشرف الخلق ۱۴۶
توسل نبوی ﷺ ۱۴۷
سنت کی پیروی ۱۴۷
توحید و رسالت ۱۴۷
دیدار جمال مصطفیٰ ﷺ ۱۴۸
اطاعت الٰہی ۱۴۸

۴۹- **سترہواں باب** ۱۴۹

آدابِ مرید با شیخ

مرشد کامل ۱۴۹
ملازمت شیخ ۱۵۰
قبول تصرفات ۱۵۰
ترک اعتراض ۱۵۱
سلب اختیار ۱۵۱
خطرات ۱۵۱
کشف ۱۵۲
متوجہ بہ شیخ ۱۵۲
حسنِ کلام ۱۵۲
دھیمی آواز ۱۵۳
کج بحثی ۱۵۳
اوقات کا خیال ۱۵۴
اسرار کا چھپانا ۱۵۴
عیاں راز ۱۵۵
خاتمہ انا ۱۵۵

۵۰- **اٹھارہواں باب** ۱۵۶

آداب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

حسب و نسب ۱۵۶
حلیہ مبارک ۱۵۶
تنبیہ ۱۵۸
قصیدہ غوثیہ ۱۶۰

www.musapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ
سیدنا و مولانا محمدٍ و علی آلہ وصحبہ ومن والاہ

اظہارِ تشکر

نہایت ہی عجز و افتخار سے ہم اُن
تمام محترم حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں
جنہوں نے اِس کتاب کی اشاعت میں اپنی شفقتوں سے
سرفراز کیا، اور یوں یہ کتاب بااحسن طریقہ سے بفضل تعالٰی
تکمیل تک پہنچی۔ یقیناً یہ سعادت ہم سب کے لئے
باعثِ رحمت و برکت ہے جس کے لئے ہم
ربِ عزّوجل کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

مُحبّانِ شاہِ جیلان رح

"ہم اہلسنت کے مقتداء و پیشوا سلطان الاولیاء مخدوم الکل سید ابوالحسن محمد جمال الدین **موسیٰ پاک شہید** گیلانی نور اللہ مرقدہ وقدس اللہ سرہ العزیز اپنے وقت کے "**جمال الملتہ والدین**" تھے۔ آپ کی بابرکت تصنیف **تیسیر الشاغلین** ارباب سلوک کے لیئے نسخہ کیمیا ہے۔
یہ فقیر حضرت مترجم اور مصحح کا ممنون ہے اور یہ محترم بزرگ ہم اہلسنت کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ تصوف کی اس عظیم نصابی کتاب کو اردو خوان حضرات تک، حضرت تاج الملتہ والدین رح کے تصوف کے اس سرمایہ کو منتقل کر دیا۔"

فجزاھم اللہ خیرالجزاء

علامہ شاہ احمد نورانی

www.musapakshaheed.com

ابتدائیہ

تیسیر الشاغلین ـــــ مجموعہ وظائف "سید الشاغلین"

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری
(شریعت اپیلٹ بنچ، سپریم کورٹ آف پاکستان)

www.musapakshaheed.com

اللھم لک الحمد علی کبریاءک ولک الشکر علیٰ حسن توفیقک وجزیل عطاءک والصلوٰۃ والسلام علی طور التجلیات الاحسانیۃ ومھبط الاسرار الرحمانیۃ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ الہ واصحابہ واحبّاءہ الی یوم الدین۔

یہ اولیائے کاملین اور صوفیائے کرام ہی تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تبلیغ اسلام کا علم تھاما۔ ان نفوس پاک قدسیہ نے جہاں دنیا کے گوشے گوشے میں دین حقہ کے نور کو پہنچایا اور تشنہ کام انسانیت کو بادہ عشق الٰہی سے آشنا و سرشار کیا، وہیں پر انہوں نے عالم اسلام میں اصلاح، تطہیر اور تزکیہ نفوس کے عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ ہماری تہذیب، تمدن، ثقافت، ادب اور سماجی اقدار کے حسن و جمال میں جتنا حصہ ان مشاطگانِ فراست کا ہے اور کسی کا نہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلام انہیں کے قدوم میمنت لزوم کا رہین منت ہے۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری کے بعد سلسلۂ عالیہ چشتیہ اور سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے مشائخ کرام نے برصغیر کی فضا کو نغمۂ توحید و رسالت کی دلنواز صداؤں سے اس طرح معمور کر دیا کہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک ان کی سرمستیاں ختم نہیں ہو پائیں گی۔ بعد ازاں سلسلۂ عالیہ قادریہ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جلیل القدر بزرگانِ دین نے ناقابل فراموش کارنامے سرانجام دیئے۔ حضرت فرید الملت والدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دور ہمایوں کے بعد پنجاب کی سرزمین میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگوں کا ورود مسعود ہوا اور بہت ہی عبقری اور نادر روزگار درویش خاک پنجاب کو اپنے فیوضات سے سیراب کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

انہیں میں ایک نہایت ہی برگزیدہ ہستی مخدوم عالم، عارف کامل واقف اسرار شریعت و طریقت، غواص بحر حقیقت حضرت سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اللہ رب العزت نے انہیں اپنے خزانہ عامرہ سے کچھ اس طرح نوازا ہے کہ آپ کی والاتبار شخصیت ہر پہلو سے کامل، مکمل اور اکمل دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی فیض باریوں اور کرم گستریوں کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ برصغیر کی عظیم المرتبت علمی اور روحانی شخصیت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، آپ ہی کے خوان کرم کے خوشہ چین ہیں ان کے ساتھ ساتھ جب ہم آپ کے دودمان قدس میں حضرت داؤد بندگی اور حضرت

میاں میر کرم علی قادری سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے پاکان امت کو دیکھتے ہیں تو اس مربی و مرشد کی عظمتوں کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔

یہ امر بہت ہی مسرت و امتنان کا ہے کہ آپ کے مرتب کردہ (تیسیر الشاغلین)

مجموعہ وظائف "سید الشاغلین"

کی اشاعت جدید اور ترجمہ منظر عام پر آرہا ہے۔ ایک طرف حضرت کی معروف ترین علمی مجاہدانہ زندگی ہے اور دوسری طرف "تیسیر الشاغلین" کے مطالعہ سے ہم حضرت کے معمولات حمیدہ سے واقف ہوتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کس قدر قابل رشک و تقلید زندگیاں ہیں ان بادہ نوشان مئے عشق کی۔ آج کل کچھ (بزعم خویش) داد تحقیق دینے والے ایسے حضرات بھی ہیں جو اپنی جدت طرازیوں کے شوق میں امت مسلمہ کو ان اذکار کی لذتوں سے محروم کر رہے ہیں۔ انہیں یہ پاکیزہ اور تقدس ماب وظائف اختراعات و بدعات دکھائی دیتے ہیں۔ کاش وہ ان اذکار و اوراد کو ذرا گہرائی اور ذوق سلیم سے ملاحظہ کرتے تو انہیں ادراک ہو جاتا کہ ان کی بے شمار آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات جن میں "ذکر الٰہی" کی تلقین کی گئی اور ہمہ وقت اپنے معبود برحق کی تحمید و تمجید کی ترغیب دی گئی ہے در حقیقت یہ اوراد ان ہی اوامر کی حسین تعمیل ہیں اور رب العالمین کے ان عاشقان باصفا کی کیف انگیز اور شوق آگیں عبارتیں ہیں جن میں انہوں نے اپنے پاک دلوں میں امڈ کر آنے والی کیفیاتِ محبت کو اپنی پاک زبانوں سے الفاظ کا لباس زیبا پہنایا ہے۔ آپ ان اوراد میں ایک جملہ کی بھی نشان دہی نہیں کر سکتے۔ جس میں توحید ذاتی اور توحید صفاتی کو بکمال بلاغت و فصاحت بیان نہ کیا گیا ہو۔ یہ دلوں سے نکلے ہوئے ایسے اثر آفرین جملے ہیں کہ غافل سے غافل دل بھی ان کی تلاوت کے بعد لذت ذکر سے سرشار ہو جاتا ہے اور اپنے معبود برحق کی یاد میں یوں کھو جاتا ہے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیازی کی کیفیت ان پر طاری ہو جاتی ہے۔ جو اوراد "ذکر الٰہی" سے عبارت ہوں اور ذکر بھی وہ جو عشق و محبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہو اس کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنا اور شک و شبہ کی تخم ریزی کرنا دین کی کوئی خدمت نہیں۔

"تیسیر الشاغلین" کی اشاعت بڑا مبارک قدم ہے۔ فقیر دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت اس کے فیض کو عام فرمائے ان معمولات پر کاربند اپنے مخلص بندوں کے لئے عرفان و حقیقت کے دروازے کشادہ فرما دے کہ انہیں اپنی اور اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بہرہ وافر عطا فرمائے۔ آمین!

www.musapakshaheed.com

تعارف
تیسیر الشاغلین...... عشق کا مظہر ہدایت و رہنمائی کا دفتر

ڈاکٹر اسلم فرخی

دربار حضرت پیران پیرؒ --- دارالامان ملتان سے مرتب کا کرم نامہ پہنچا کہ
"تیسیر الشاغلین کے اردو ترجمے کی اشاعت تقریباً تیار ہے
مقدمے یا پیش لفظ کے لئے تعارفی کلمات لکھنے کی استدعا ہے۔"

اس عاجز کے لئے یہ حکم نامہ باعث شرف و سعادت بھی ہے اور بہت بڑی آزمائش بھی۔ بزرگوں کی تالیفات کے بارے میں مجھ ایسے ہیچ مداں کا کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے اور پھر بزرگ بھی کیسے۔ ایسے جلیل القدر بزرگ جن کے فیض تربیت سے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے علم و عمل کی تکمیل ہوئی۔ قاعدہ یہ ہے کہ جیسی کتاب اور اس کے مولف، ویسے ہی تعارف نگار۔ یہاں نہ علم نہ عمل نہ عرفان و آگاہی لکھوں تو کیا لکھوں اور کیونکر لکھوں۔ تاہم یہ خیال آیا کہ تمہاری عمر کا بیشتر حصہ معلم کی حیثیت سے توسیع و اشاعت علم میں گزرا ہے لہذا تمہیں اس سعادت کے لئے منتخب کر لیا گیا کہ تیسیر الشاغلین جیسی کتاب کے بارے میں جسے سلسلہ عالیہ قادریہ کے مستند نصاب کی حیثیت حاصل ہے چند تعارفی کلمات سپردِ قلم کرو اور طالبِ دعا حضرات کے زمرے میں شامل ہو جاؤ۔

اس عاجز کی رائے میں "تیسیر الشاغلین" کو سلسلہ عالیہ قادریہ ہی کے مستند نصاب کی حیثیت حاصل نہیں بلکہ اس کے فیوض و برکات ہر سلسلہ سے تعلق رکھنے والوں کیلئے ہیں۔ سلسلہ کوئی بھی ہو۔ مقصد ایک ہی ہوتا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے حُسن توسط سے بارگاہ صمدیت تک رسائی،
عرفان ذات تزکیہ نفس، زندگی کے اعلیٰ و ارفع مقاصد کی تکمیل ہے۔

ہر دور میں اہل اللہ نے خلقِ خدا کو انہیں رموز و نکات سے آشنا کیا ہے۔ اپنی سادہ اور مثالی زندگیوں کے ذریعے، وعظ و تلقین سے، ہدایت و رہنمائی سے اور تصنیف و تالیف کی راہ سے۔ صوفیاء کرام نے بڑی بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں اور چونکہ یہ تمام تصانیف ذاتی واردات، روحانی تجربات اور کیفیات کے اظہار پر مشتمل ہیں لہذا ان میں اور عام کتابوں میں یہ فرق ہے کہ یہ کتابیں سراسر سادگی، کیف اور اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ جبکہ عام کتابیں ان اوصاف سے معرا ہوتی ہیں۔ یہاں ساری بات دل سے نکلنے اور دل میں اترنے کی ہے۔ ایک شاعر نے یہ سوال کیا کہ "سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے۔" سخن میں سوز آتا ہے سوز دل سے، سخن میں سوز آتا

www.musapakshaheed.com

ہے اس آگ سے جو اہل اللہ کے دلوں میں ہر وقت بھڑکتی رہتی ہے۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الہیؒ کا بیان ہے کہ شیخ کبیر شیخ فریدالدین مسعودؒ بار بار کسی کو دعا دیتے کہ خدائے عزوجل تجھے درد عطا فرمائے۔ وہ شخص حیران ہوتا کہ یہ کیا دعا ہے۔ اس دعا کی معنویت یہ بھی ہے کہ دل میں درد ہوگا تو سخن میں سوز اور زبان میں تاثیر بھی ہوگی۔ یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ علمائے کرام کا تعلق اہل عقل سے ہے ان کی تصانیف میں عقل کا غلبہ ہوتا ہے۔ اہل اللہ کا تعلق عشق سے ہے ان کے آثار و افکار پر عشق کا غلبہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے فرمودات بھی عشق کے جذبے سے مملو اور کیف و اثر کے حامل ہوتے ہیں۔ شیخ الکل ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہیدؒ کی کتاب تیسیر الشاغلین کو بھی یہی امتیاز حاصل ہے کہ یہ عشق کا مظہر اور ہدایت و رہنمائی کا دفتر ہے بظاہر بڑے سادہ اسلوب اور زبان میں بڑی سادہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ عام قاری کو ان کی تفہیم میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو۔ جو کچھ بیان کیا جائے اتنے سادہ انداز سے بیان ہو کہ دل میں اترتا چلا جائے۔

جس عہد میں یہ کتاب تصنیف ہوئی وہ عبارت آرائی کے وفور، انشا پردازی کے زور اور قافیہ پیمائی کے سرور کا عہد تھا۔ نثر لکھنے والے نثر کو شعر کی طرح سجاتے تھے اور عالم اپنی کتابوں میں دقیق پیرایہ بیان اختیار کرتے تھے۔ تاکہ قاری کے دل میں ان کے علم و فضل کا سکہ بیٹھ جائے۔ اولیا اللہ نے یہ طریقہ کار اختیار نہیں کیا کہ ان کا تعلق صرف خواص یا اہل علم سے نہیں تھا بلکہ ان بزرگوں کو تعلق خاطر تھا عوام سے اور انہی کی رہنمائی کو فرضِ اولین سمجھتے تھے۔ چنانچہ اولیااللہ کی کتابیں اسی نقطہ نظر سے مرتب ہوئیں کہ سادگی اور سلاست کی وجہ سے ان کا دائرہ اثر وسیع سے وسیع تر ہو۔ اور ان کا فیض معنوی سے معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی محروم نہ رہے۔ تیسیر الشاغلین اسی نقطہ نظر سے مرتب کی گئی ہے اور اسکا فیض آج بھی پوری طرح نمایاں ہے۔ مگر چونکہ فارسی کا چلن ملک سے تقریباً ختم ہو گیا لہٰذا اردو ترجمے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ترجمے میں بھی اصل کی سادگی اور سلاست پوری طرح جھلکتی ہے۔

اگرچہ تیسیر الشاغلین قادریہ سلسلے کے اشغال کا ایک مجموعہ ہے لیکن اس مجموعے میں عرفان و آگہی کا وہ خزانہ ہے جس سے ہر شخص بآسانی استفادہ کر سکتا ہے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اس مختصر سی کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا حصہ جو چھ عنوان پر مشتمل ہے صلوٰۃ خمسہ و اذکار و ادعیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی یہ باب فرض نمازوں اور ان کے اوراد و اذکار اور متعلقات کے بیان میں ہے۔ اس باب کی ابتدا میں دعا کے حوالے سے جو کچھ قلم بند کیا گیا ہے وہ بڑا معنی خیز ہے۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو دعا کو شکست ذات اور شکست انا سے تعبیر کرتا

www.musapakshaheed.com

ہے اس کا خیال ہے کہ دعا ایک طرح کی شکایت ہے اور یہ جناب الوہیت ماب کے حضور ترک ادب ہے اس خیال کو ایک شاعر نے اپنے شاعرانہ انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

یہ جان کر کہ دعا ہے شکست کا احساس
یہ دل ہلاک فریبِ دعا نہیں ہوتا

مگر حضرت موسیٰ پاک شہید نے اس مسئلے کو بڑی آسانی سے حل فرمادیا ہے۔ آپ کے بقول!

"دعا کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے اس خاص وقت میں مانگی ہوئی دعا فضیلت کا مرتبہ رکھتی ہے۔ ایسے لمحے میں بندہ دعا کے ذریعے اپنے دل کے اندر ایک خاص رغبت، ایک سچا ذوق اور ولولہ اور کشادگی قلب کی کیفیت محسوس ہی نہیں کرتا بلکہ ان کا مشاہدہ اور معائنہ بھی کر لیتا ہے۔ اسی طرح خاموشی کے لئے بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ ان لمحات میں خاموش رہنے کو فضیلت حاصل ہے۔"

چلیئے بات واضح ہوگئی نہ دعا مانگنا احساسِ شکست، نہ خاموش رہنا گستاخی۔ دونوں کی اہمیت اپنے اپنے وقت پر مُسلم ہے۔ یہ بات ذہن نشین ہوجائے اور وقتِ خاص سے آگاہی حاصل ہوجائے تو پھر الحمدللہ!

دوسرے حصہ کا تعلق غیر موقتہ نمازوں سے ہے اس میں بھی چھ عنوان ہیں (نماز اشراق، نماز ضحٰی، نماز فی الزوال، نماز اوابین، نماز تہجد، اور صلوۃ التسبیح) اور ان کے اوراد و اذکار اور متعلقات)

تیسرے حصہ کا تعلق آداب سے ہے قرأت قرآن و بیان روشِ اذکار جہر و ذکر باطن وغیرہ سے ہے۔

تلاوت کے حوالے سے یہ ہدایت ہے

"باید کہ تلاوت یا استماع کلام الٰہی بر وصفے کند کہ ہرگاہ از زبان او یا از زبان غیرے کلمہ یا آیتے از قرآن مجید برآید گویا کہ از متکلم حقیقی سماع کند و زبان خود را یا زبان دیگرے را درمیان واسطہ داند کہ حق تعالٰی بداں واسطہ کلام خود بسمع او می رساند"

اس ہدایت سے علامہ اقبال کے والد کا وہ قول ذہن میں آتا ہے جو انہوں نے تلاوت کے سلسلے میں علامہ سے کہا تھا کہ تم جب تلاوت کرو تو اس طرح کرو کہ جیسے یہ معنی و مطالب تمہارے قلب پر نازل ہو رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے تلاوت و استماع کلامِ الٰہی کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ اگرچہ بہت مختصر ہے تاہم بے حد فکر انگیز اور معنی خیز ہے۔ اولیاءاللہ کم سے کم الفاظ میں بڑی باتیں آسانی سے کہہ دیتے تھے۔ آداب تلاوت کے بیان میں حضرت موسیٰ پاک شہید نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے یہ ہدایت کہ تلاوت کرتے یا سنتے وقت یہ تصور کرنا کہ متکلم حقیقی تلاوت اور سماع کے توسط سے اپنا کلام سنا رہا ہے، صرف سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ عامتہ المسلمین کے لئے ہے۔ یعنی **تیسیر الشاغلین** کا مطالعہ ہر

www.musapakshaheed.com

مسلمان کے لئے فائدہ مند ہے اور اس میں درج ہدایتوں کو زندگی کا دستور العمل بنانے سے ہر شخص کو روحانی سر بلندی حاصل ہوگی۔

اس تیسرے باب میں مراقبے، محبت و ادب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آداب مرید باشیخ۔ حلیہ مبارک القاب و آداب حضرت غوث الاعظم اور ادعیہ و اذکار مختلفہ کا بیان بھی ہے۔ اگرچہ یہ سارے بیان بہت مختصر ہیں لیکن عاقل کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ مختصر پیرایے میں بھی جو کچھ بیان کر دیا گیا ہے اگر صدق دل اور نیک نیتی سے اس پر عمل کیا جائے تو شاید انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو بطریقِ احسن حل نہ ہو۔ بزرگ لمبی چوڑی گفتگو نہیں کرتے۔ مختصر الفاظ سے دلوں میں پاکیزگی پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی باتوں میں اثر ہوتا ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں وہ محض قال نہیں ہوتا سراپا حال ہوتا ہے۔ تیسیر الشاغلین میں یہ کیفیت ہر جگہ محسوس ہوتی ہے۔

تیسیر الشاغلین کے خطی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اور فارسی متن ۱۳۰۹ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر اس کی عمیق معنویت اور افادیت کے پیش نظر ایک صحیح اردو ترجمے کی ضرورت تھی جسے مرتب کی مساعی جمیلہ سے اشاعت کا موقعہ ملا ہے۔ اس عاجز کی رائے میں مرتب اس مفید کتاب کی اشاعت پر ہم سب کے شکریے کے مستحق ہیں۔

تیسیر الشاغلین جیسی اہم کتابوں کی اشاعت سے علم و عمل اور عرفان و آگاہی کا در کشادہ ہوتا ہے۔ صراط مستقیم روشن ہوتی ہے۔ مومن کی زندگی کا دستور العمل سامنے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ عظام کی محبت میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ عشق کے اسرار، معرفت کی بہار، قلب کا نکھار اور رفعت ذہنی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ بزرگوں کے کارناموں کو منظر عام پر لانا بذات خود بہت بڑا کام ہے۔ اور پھر جب کارنامہ اس نوعیت کا ہو کہ جس کی معنویت اور افادیت ہر دور میں مسلم ہو تو پھر اس بڑے کام کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اس اشاعت کے حوالے سے اس عاجز کا یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ مختلف تذکروں، تاریخوں اور دوسری کتابوں میں حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے بارے میں جو کچھ قلم بند کیا گیا ہے اسے یکجا اور مرتب کر کے شائع کرنا چاہئیے تاکہ ہماری نئی نسل کو اپنے بزرگوں کی سیرت سے آگاہی ہو سکے۔ اکیسویں صدی کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے تمام روحانی بزرگوں کے کارناموں کو آسان زبان میں از سر نو مرتب کرنا پڑیگا۔ تاکہ جدید ذہن ان سے پوری طرح ہم آہنگ ہو سکے اور اپنے بزرگوں کے کارناموں کا صحیح تناظر میں جائزہ لے سکے۔ یہ کام اگرچہ مشکل اور صبر آزما ہے، کسی نہ کسی کو یہ کام انجام ہی دینا ہے۔ اس عاجز کو یقین ہے کہ مرتب اور حضرت موسیٰ پاک شہید سے محبت رکھنے والے اس اہم کام کی طرف بھی ضرور توجہ کریں گے۔

www.musapakshaheed.com

Preface

TAISEER UL SHAGHILEEN...... OPENINGS-UNTO-SELF REALIZATION

BY: DR. SHAHZAD QAISER.

Taiseer ul shaghileen is a treatise on *Gnosis* (Irfan).

The book is a manifestation of Islamic Spirituality. It delineates the steps a novice has to take during the Spiritual voyage reaching the state of annihilation. The theme of the book centers around the remembrance of God (dhikr Allah) which is essentially forgetfulness of the hman self (nafs-i-ammarah) and for that the canonical and supererogatory prayers play a vital role.

Gnosis is not a part time affairs. It is total commitment with God involving the whole man. It fosters a direct contact with God which essentially is a contact with roots of one's own being. This vision of God characterizes the reality of Gnosis. The principal idea of the book is to distinguish between the Real and the Illusory and to remain concentrated on the Real. The concentration on the One leads to corresponding detachment from the non-divine. In this method of meditation, prayer becomes a dialogue, a contact and a vision. Man starts living permanently in Divine Presence.

Hazrat Musa Pak shaheed says:

> ' listen o' Saint (Durwash). Be present. Reality is present in its Transcendence and Glory in the Outward and the Inward. He is witnessing every moment and every state. It is your great loss that by diverting the eye of the heart from Him and by distancing it from His vision you see towards other. You follow other ways by discarding the way of His will. Separate all these others from your heart and concentrate on Allah alone. Detach yourself from otherness and be attached with the Absolute. In all things of the world in which you see beauty, majesty and perfection, it is essentially the manifestation of His Beauty, Majesty and Perfection. Any seer wherever he may be is the fruit of His seeing and where you are acquainted with one who knows, it is agian the fact of His Knowledge and Wisdom. Thus, it is necessary that you move from manifestation to the Absolute: from multiplicity to Unity and turn your direction from constraint to Freedom. Though man by dint of his body is engulfed in carnal desires yet due to the subtlety of the Spirit he is also very subtle for he absorbs the colour of that to which he diverts his attention. And wherever he fixes his heart he obeys his commands. Thus, o' friend try and hide yourself from your eyes. Adopt the vocation which engages you with Reality and which frees you from yourself. Deepen this vocation to such an extent that it becomes part of your essence and your existence is detached from you.'

Hazrat Syed Musa Pak Shaheed Gilani in this treatise has pointed towards Islamic intellectuality and spirituality. He not only gives a doctrine which is

www.musapakshaheed.com

contained in the Shahadah but also lets us know about the effective methods of realization.

The study of this book reveals that:-

The Quran is a Divine book with celestial aura and it has to be recited with spiritual receptivity. The novice must realize that the tongue is merely a medium he is hearing the speech from the Divine Himself.

The love and respect for the Prophet is exceedingly imperative in this spiritual journey. It is an accomplished fact that the Prophet is the Beloved of God. He is the Chosen and the intermediary. Love of God is testified by the love of the Prophet. The Prophet is visibly hidden but in reference to the attributes of spirituality, he is openly manifest in the eyes of the seer and the men of insight. The Prophet is the Most Perfect Man. No one can attain light except him.

The role of the Spiritual Master (Murshad) is pivotal in the path of Gnosis. The novice has to orient his life totally arround him. The love of the Spiritual Master is the love of God. The novice has no other object than the Divine Itself.

The saint enjoins on his followers to have a total commitment with God which necessitates an equal commitment with the living prophet of Islam. It is the reality of Muhammad by virtue of which we come into contact with the reality of God.

The message of Musa Pak Shaheed has a great relevance for the modern times which have turned the religious doctrine into abstract philosophy; the methods of realization into mechanical rituals and inherent virtues into mere moral and social values. The need of the contemporary man is to have a living relation with God for, in the ultimate analysis, *religion is an experience.*

"HAZRAT MAKHDOOM-UL-KUL AL-SYED ABUL HASSAN MUHAMMAD JAMALUDDIN MUSA PAK SHAHEED GILANI, a descendant of HAZRAT GHAUSAL AZAM SHAIKH SYED ABDUL QADIR JILANI, born at Uch Sharif in 952 A.H. He received instruction in Aloom-i-Sharia from his allustrious father Makhdoom Syed Hamid Jahan- " Ganj Bakhsh" and traversed the paths to spiritual heights under his guidance. He Spent a great part of his life in Agra, Dehli, Fateh-pur Sikri and the Daccan, propagating the doctrine and practice of Islam. He was held in great esteem for his deep love for Islam, his piety, his affection for people and his spiritual attainments. Who-so-ever came in contact with him was in inspired and felt enamoured of his charming personality. He had his followers not only in this country Pakistan but also in Afghanistan, Iran, India and Balakh & Bukhara i.e., Central Asia. Among others, Shaikh Abdul Haq Mohades Dehlvi, a renowned scholar of Hadith was a passionate devotee of the saint. He observes that his spiritual leader (Murshed) strove hard for the revival of Islam and to check the wave of Kufr-o-Ilhad during the reign of the Mughal King Akbar. Hazrat Musa Pak was martyred on 23rd Shaban, 1010 A.H. He was buried at Uch Sharif but his blessed body was subsequently removed first to the village of Mouza Mangha Hatti and afterwords to Multan for burial. His descendants, the dynasty known as "GILANI".

www.musapakshaheed.com

مقدمہ

"سیر الشاغلین ...... اور اکیسویں صدی

ڈاکٹر مہر عبدالحق

انسانی شعور نے جب پہلی مرتبہ آنکھ کھولی تو اس کے ارد گرد بے پناہ طاقتوں اور ہیبتناک قوتوں کے عجیب و غریب مظاہر پھیلے ہوئے تھے۔ ـ ـ ـــ ـــــ اس کے ناپختہ شعور نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے نقصان پہنچانے والی چیزوں اور نفع دینے والے مظاہر دونوں اس لائق ہیں کہ وہ ان کے سامنے جھک جائے اور وہ انکی خوشامد کر کے ان سے مفادات حاصل کرے۔ اس طرح نفع و ضرر اور امید و خوف انسانی شعور کا وہ معیار بن گیا جس پر اُلوہیت (Divinity) کو پرکھا جانے لگا۔ چونکہ وہ ان جابر یا گریز پا قوتوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتا تھا اس لئے اس نے ان کے آگے سر تسلیم خم کر لینے میں اپنی عافیت دیکھی۔ کچھ وقت کے بعد اس کا شعور آگے بڑھا، اشیائے فطرت آہستہ آہستہ اس کے قابو میں آنے لگیں، اس نے چیزوں کی ماہیت سمجھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ فطرت تو کسی ایک مقام پر ٹھہرتی ہی نہیں، ہر لمحے بدلتی چلی جا رہی ہے۔ بڑے بڑے مظاہر مثلاً سورج، چاند ستارے وغیرہ طلوع ہو کر پھر غروب ہو جاتے ہیں۔ فطرت کی کوئی چیز سکون آشنا نہیں ہے۔ لمحہ بہ لحہ بدلتی رہتی ہے جو چیز بدل جانے والی ہو وہ اس کی امیدوں کا مرکز کیسے بن سکتی ہے۔ لھذا انسان کی اطاعت کے لائق آفلین میں سے نہیں بلکہ قائم بالذات ہی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ غروب ہو جانے والے مظاہر ارض و سماوات خدا نہیں ہو سکتے۔ قرآن حکیم: فلما جن علیہ الیل راکوکباً قال ھذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین (٦:٧٧) چنانچہ عہدِ طفلی کے اس شعور کے سامنے یہ سوال اُبھرنے لگے:

۱۔ فطرت کا رنگ روپ، انداز، رویہ بلکہ حُسن و قُبح تک ہر لمحے بدلتا رہتا ہے جیسے یہ کوئی بے چین، مضطرب، پریشان، متحرک، ہر دم رواں دواں اور سکون نا آشنا وجود ہو۔ گویا استقلال صرف تغیر کو حاصل ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ہستی ایسی بھی ہے جو مستقل، قائم بالذات اور غیر مبدل ہو؟

۲۔ دوسرا سوال جو عہد عتیق کے انسان کے ذہن میں اُبھرا یہ تھا کہ کیا حقیقتِ مطلق (Absolute Reality) ایک ہے یا ایک سے زیادہ ہیں؟

۳۔ اس حقیقت مطلقہ کی ابتدا کیا ہے، انتہا کیا ہے، کنہہ کیا ہے، صفات کیا ہیں؟

۴۔ اس کے اجزاءِ ترکیبی، اسکی حالتیں یا شئون یا بنیادی عناصر کا باہمی تعلق کیا ہے؟

۵۔ کیا اس حقیقت مطلقہ کو اُلوہیت (Divinity) کا مقام دیا جا سکتا ہے؟

---

* ڈاکٹر مہر عبدالحق کو اُن کی مسلسل علمی، ادبی و تحقیقی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان نے "پرائیڈ آف پرفارمنس" کا ایوارڈ دیا ہے اور اکادمی ادبیات پاکستان نے تاحیات فیلوشپ کا اعزاز بھی بخشا ہے۔

www.musapakshaheed.com

۶- کیا کائنات (Universe) کسی حسین ترتیب یا ترکیب سے مربوط ہے؟

۷- کیا اس میں کوئی توازن اور تناسب بھی ہے؟ اگر ہے تو کیا اس میں کوئی مقصدیت بھی کارفرما ہے؟

۸- کیا اس دنیا کے علاوہ، جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، کوئی اور دنیا بھی ہے جسے ہم مابعدالطبیعات (Metaphysical World) کہہ سکیں؟

۹- اس دنیا کا اس دنیا سے کیا تعلق ہے؟ یہ تعلق کس نے پیدا کیا ہے اور کیوں؟

حق — کے متلاشیان کو ان سوالوں کے جواب پیغمبران عظام علیہم السلام کے ذریعے وقفے وقفے کے بعد اور جزواً جزواً ملتے رہے۔ جزواً جزواً اس لیے کہ انسانی عقل و شعور ابھی ناپختہ اور صداقتِ تامہ کے کلی ادراک سے قاصر تھا۔ انسانی عقل حقیقتوں کے سمجھنے کے لئے حواس کا سہارا لیتی ہے اور حواس صرف مقرون اشیاء کا ادراک کر سکتے ہیں جبکہ حقیقت مطلقہ بے مثال اور منفرد ہے اور اسکی ہلکی سی جھلک بھی بصارت کی بجائے بصیرت دیکھ سکتی ہے۔کیونکہ "بصیرت Insight ایسی زبردست قوت ہے جو زمان و مکان Time and space کی مضبوط دیواروں کو بھی توڑ کر لازمان اور لامکان کی سلطنت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لئے انسانی دل و دماغ کو ارتقاء کے اس اعلیٰ اور ارفع مقام تک پہنچنے کیلئے صدیوں کی تعلیم اور عملی تربیت کے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔ ان مراحل کے دوران عقل و شعور کے سامنے صرف فلسفے اور منطق کی راہیں کھلی تھیں جن میں ظن و گمان اور اندازہ و تخمین کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ ظن و تخمین سے تحیر (Wonder) کے دروازے تو کھل جاتے ہیں لیکن ایمان اور یقین (Belief and Faith) سکینت اور طمانیت بخشی کا لازوال خزانہ ہاتھ نہیں آتا۔

اس میں شک نہیں کہ علم حاصل کرنے کیلئے دل و دماغ کی قوتوں کو مجتمع کر کے حل طلب مسئلے پر مرکوز کر دینا بھی ضروری ہے لیکن صرف یہی ایک طریقہ کافی نہیں ہوتا۔ اس کے لئے قلب و نظر کی تطہیر کے ساتھ اور بھی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ پھر بھی اس سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ "العلم" نہیں کہلا سکتا۔ العلم وہ خالص علم ہے جو انبیاء کرام کو بذریعہ وحیٔ ربانی عطا ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جَلّ شانہ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں اپنے آخری نبی حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبل از نبوت کے بعض واقعات اور تجربات یاد دلاتے ہوئے ایک آیت جلیلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"و وجدک ضالاً فهدی" (۷:۹۳)

اس ہدایت کاملہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قلب و نظر کے مکمل اطمینان کی دولت مل گئی اور ان تمام سوالوں کا حتمی جواب مل گیا جو سطور بالا میں مختصراً لکھے جا چکے ہیں۔ توحید باری تعالیٰ کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا۔

قل هو الله احد O الله الصمد O لم يلد و لم يولد O ولم يكن له كفواً احد (۱ تا ۴:۱۱۲)

حقیقت کاملہ کے اس انکشاف نے تلاش اور جستجو کے سب دروازے بند کر دیئے۔ اب اگر کوئی شخص ز سر نو "تلاش حق" کے راستے پر گامزن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو گویا وہ جاء الحق و زهق الباطل (۸:۱۷) یعنی حق آگیا ہے اور باطل چلا گیا ہے کیونکہ بے شک باطل کو جانا ہی تھا" کی آیت جلیلہ کا منکر ہے اور ختم

www.musapakshaheed.com

نبوت کے توڑنے کا مرتکب ہو رہا ہے۔ جس "حق" کی تلاش انسانیت کو صدیوں سے پریشان کر رہی تھی وہ حق اپنی تمام جزئیات اور عقل و شعور کے جملہ شکوک و شبہات کے ازالے کے ساتھ نہ صرف "موجود" کر دیا گیا ہے بلکہ اسے لفظاً و معناً تا قیامت محفوظ و مامون بھی بنا دیا گیا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسط سے ملنے والی "وحیِ ربانی" کا کتنا بڑا احسان ہے پوری انسانیت پر کہ اس نے اسے تلاش و جستجو کی صعوبتوں سے بچا لیا ہے۔ اب علم صحیح کے حاصل ہو جانے کے بعد ظن و تخمین کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی۔ صداقت ہر پہلو سے صاف اور واضح ہو کر سامنے آ چکی ہے۔ اور الوہیت کے بارے میں جو بھی سوال تھے سب کے مکمل اور شافی جواب دے دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا تصوف کے معنے اگر "تلاشِ حقیقت" تک محدود کر لئے جائیں تو واضح رہے کہ اسلام کے اندر اسکی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسلامی تصوف کیا ہے ———— اور اولیائے کرام نے اس کے ذریعے تبلیغ دین کو اہمیت کیوں کر دی تاکہ اکیسویں صدی کی دہلیز پر پہنچی ہوئی نسل اس کے ثمرات سے افادہ حاصل کر کے اپنی دنیا اور آخرت میں فلاح پا سکے۔ علماء اور اتقیاء و دانشور ہمیں بتاتے ہیں کہ اسلامی تصوف کی بنیاد اس واضح حدیث قدسی پر رکھی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ

"میں ایک چھپا ہو خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں، پس میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا"

واضح رہے کہ حقیقت کبریٰ، خالق ارض و سماوات، وجود واجب و مطلق کی "ذات" کی پہچان کوئی آنکھ نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے ادراک میں صرف مقرون اشیاء آ سکتی ہیں جبکہ حقیقت مطلقہ حد و مقدار اور ابعاد ثلاثہ وغیرہ سے پاک تجریدی وجود واجب ہے۔ لہٰذا اسکی پہچان یا معرفت اسکی صفات کے ذریعے ہو سکتی ہے جو کل یوم هو فی شان(۲۹:۵۵) کے رنگ میں ہر لحظہ نئے روپ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ نور السموٰت والارض(۲۴:۳۵) ہے۔

سماوات اور ارض کی جملہ مخلوقات دو طرح کی ہیں یا تو یہ شیشے کی مانند شفاف (Transparent) ہیں جیسے ملائکہ وغیرہ۔ جن میں سے روشنی کی شعائیں گزر کر باسانی پار نکل جاتی ہیں۔ یا یہ جمادات کی طرح غیر شفاف یعنی (Opaque) ہیں جو روشنی کی شعاعوں کو قبول ہی نہیں کرتیں، اوپر کی سطح پر رہ جاتی ہیں۔ اشیاء کی کثافت انہیں غوص نہیں ہونے دیتی۔ اللہ سماوات والارض کا نور ہے تو اسکی تمام صفات بھی تجلیاتِ انوار ہیں جو شیشے کی طرح کی مخلوق کے پار نکل جاتی ہیں۔ اور پتھر جیسی کثیف مخلوق کے اندر داخل ہی نہیں ہوتیں۔ مذکورہ حدیث قدسی میں لفظ "پہچانا جاؤں" کا تقاضا یہ تھا کہ جملہ مخلوقات میں سے کوئی ہستی ایسی ہو جو انوارِ ربانی کو اپنے اندر جذب بھی کر سکے اور پھر سیرت و کردار کے آئینے کے ذریعے جذب شدہ انوار کو اپنے دائرہ اختیار و ارادے کی حد تک منعکس بھی کر سکے۔ ملائکہ کے پاس روح تھا۔ لیکن جسم نہیں تھا۔ پتھروں جیسی کثیف چیزوں کے پاس جسم تھا روح نہیں تھی۔ اور (i) علم (ii) عقل و فہم، (iii) احساسات (iv) اور اختیار و ارادے سے یہ دونوں عاری تھے۔ "پہچانا جاؤں" کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ان چار صفات کی بھی ضرورت تھی تاکہ انجذاب تجلیات میں آسانی ہو۔ قدرت کاملہ نے کیا یہ، کہ شیشے کی مانند شفاف مخلوق کی پشت پر جسم کے زنگار کی ایک ہلکی سی تہ چڑھا دی اور

www.musapakshaheed.com

یوں ایک آئینہ بن گیا جو نور کو نہایت خوبی کے ساتھ منعکس کر سکتا تھا۔ اب اس استعاراتی آئینہ نما مخلوق کے اندر اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے اپنی روح میں سے کچھ پھونک دیا تو علم، فہم، احساسات، اور اختیار و ارادے کی صفات عطا کر کے اشعۂ نور کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت بھی بخش دی۔ اور اس طرح انسان بہت بلند و بالا مقام (Status) کے ساتھ وجود میں آ گیا۔ یہ Status اسے بطور امانت عطا کیا گیا تھا۔ امانت میں وہ خیانت بھی کر سکتا تھا، اپنی انسانی ذات کو تحفظ دے کر مضبوط و توانا بھی بنا سکتا تھا اور اسے توڑ پھوڑ بھی سکتا تھا۔ اسکی صلاحیتیں نہایت کار آمد مگر ناقص اور نامکمل تھیں۔ خالق اکبر نے ایک اور مہربانی یہ کی، کہ اسے شکست و ریخت سے بچانے کیلئے رشد و ہدایت کا طویل سلسلہ جاری کر دیا جو بالآخر حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پر ختم کر دیا گیا کیونکہ انسانیت لاکھوں سالوں کی آزمائشوں اور خطاؤں Trials & Errors کے بعد عقل و شعور کی بلوغت کو پہنچ چکی تھی اور ہدایت ربانی کو بھی اتمام و تکمیل کی آخری حد تک پہنچا دیا گیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرائض رسالت نہایت حسن و خوبی سے سر انجام دے کر اور کتاب اللہ اور اس پر اپنے طریق عمل کو امت کی رہنمائی کیلئے چھوڑ کر اس دنیا سے تشریف لے گئے تو خلافت علیٰ منہاج النبوت سامنے آئی۔ ان خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کے بعد اولیائے کرام نے تعلیم و رہنمائی کا سلسلہ جاری رکھا اور یوں عمل تواتر کے ذریعے ترسیل شعائر اسلامی میں کوئی کمی پیشی نہ ہو سکی۔ ملوکیت نے صوفیائے غلط پندار کی حوصلہ افزائی کر کے، اپنے ظالمانہ رویوں کو جائز قرار دینے کی خاطر علمائے سوء کو آگے بڑھانے کی مذموم کوششیں کیں لیکن صاف باطن، پاک سیرت، بلند کردار اور قرآن و سنت کی تعلیمات پر سختی سے عمل کرنے والے عالم فاضل اولیائے کرام نے جابر سلاطین کے سامنے بھی حق گوئی اور بیباکی سے کام لے کر دینِ برحق کو اپنے اصلی رنگ میں برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ گو اسرائیلیات کی پے در پے یورشوں سے عقائد و عمل کی بنیادیں متزلزل ہوتی رہیں پھر بھی ان صاحب نظر بزرگوں کے قائم کردہ تربیت اور تعلیم کے سلسلوں نے عوام الناس کو راہ راست سے بھٹکنے نہ دیا اور تزکیۂ نفس کے مختلف طریقوں سے روحانی دنیا کو پاک و منزہ بناتے رہے۔

ملوکیت اور اس کے مفاد پرست کارندے تبلیغ کی مؤثریت سے گھبرا گئے تو انہوں نے اس کا دائرہ کار محدود کر دیا۔ اور اسکی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کر دی جن کے قول اور عمل میں تضاد تھا۔ اس حکم الٰہی
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ۔ (۳:۱۱۰)
کی مؤثریت سے صرف پرانے وقتوں کے بادشاہ ہی خوفزدہ نہیں ہوئے تھے آج کی وہ سپر پاورز بھی لرزہ براندام ہیں جنہوں نے شہنشاہت سے کہیں زیادہ آزادی اور خود مختاری پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بات ہمیں ایک اسلام دشمن مصنف کی کتاب پڑھنے سے معلوم ہوئی جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے حکم کو اسلام کے بنیادی ارکان میں شمار کرتا ہے اور اسے خنجر اسلام (The Dagger of Islam) کا نام دیتا ہے۔ اس نے ارکان دین کی فہرست میں کلمہ طیبہ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے کیونکہ توحید اور رسالت اسلام کی آئیڈیالوجی ہے اور باقی تمام ارکان اس آئیڈیالوجی کو مشہود (Actualise) کرنے کے ذرائع ہیں۔ دوسرے نمبر پر اس نے امر بالمعروف و

www.musapakshaheed.com

نہی عن المنکر کو رکھا ہے اور اس کے بعد باقی چار ارکان یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو درج کیا ہے۔ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے عملی پروگرام سے خوفزدہ اس لئے ہے کہ اس کے ذریعے باقی تمام ارکان کو تقویت ملتی ہے اور اسلام کی عمارت کے انہدام کا کوئی احتمال اور خدشہ نہیں رہتا۔ ہمارے اولیائے کرام اس رکن کی اہمیت کو بخوبی سمجھتے تھے چنانچہ ان کے جاری کردہ سلسلہ ہائے عالیہ سب کے سب لازمی تعلیم کے اس پروگرام پر عمل پیرا رہتے ہیں

ان اولیائے کرام کی زندگی کا ہر لمحہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ حسنہ کی مکمل پیروی میں گزرتا ہے اور ان سے بھول کر بھی کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوتا جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو یا جو ایمان و عمل میں تضاد پیدا کرے۔ چونکہ انکی زندگی کا مقصد عوام کی اصلاح ہوتی ہے اس لئے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخشندہ مثال کی متابعت کرتے ہوئے "بے ہمہ" اور "باہمہ" رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ پیر دستگیر حضرت سیدی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ "بے ہمگی اور باہمگی" کے محمدی رنگ میں بدرجہ اتم رنگے ہوئے تھے۔ آپ کا جاری کردہ طریق صباغ یعنی سلسلہ قادریہ بھی اسی پاک اور منزہ اصول کے تبلیغ کا ذریعہ ہے جو اپنے ارادتمندوں کی جھولی حق و صداقت کے دائمی فیوض و برکات سے بھر دیتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے مرشد خانوادہ کیلئے دل کی گہرائیوں سے اخبار الاخیار میں دعا مانگتے ہیں کہ

باد یارب تا قیامت دولت جیلانیاں
کم مباد از قدرت حق صولت جیلانیاں

اکیسویں صدی میں داخل ہونے والا نوجوان اکتایا ہوا اور بے زار (Frustrated) دکھائی دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے تند مزاج (Aggressive) بنتا جا رہا ہے۔ اسے کہو کہ فلاں کام نہ کرو اور فلاں کام کرو تو وہ بھڑک اٹھتا ہے۔ اور جواباً کہتا ہے کہ تم کون ہوتے ہو مجھے نیک و بد سمجھانے والے؟ میں بخوبی جانتا ہوں کہ میرے لئے کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ ایسے خودسر نوجوان کو پیار، ہمدردی اور پر خلوص رہنمائی کی ضرورت ہے۔ یہ وہ اوصاف جمیلہ ہیں جو سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیروکار نہایت حسن و خوبی کے ساتھ پیدا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ سالکین کو ایسے نصاب کے مطابق تربیت دی جائے جو قدیم اور جدید عناصر تصوف کے امتزاج سے ترتیب دیا گیا ہو اور جو قرآن و سنت کی تعلیمات کا تکملہ ہو۔ **ولی العصر حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کی گراں قدر تصنیف "تیسیر الشاغلین" کو یہی امتیاز حاصل ہے۔**

"ذات انسانی" (Human Self) میں نور خداوندی کو جذب اور منعکس کرنے کی صلاحیت کو کیسے ابھارا جائے، اسی سوال کو باحسن طریق حل کرنے کیلئے ہمارے اولیائے کرام نے اذکار و اوراد کی مشقیں ترتیب دی ہیں۔ انسانی ذات کے اندر یہ امکان رکھ دیا گیا ہے کہ وہ علی حد بشریت نشو و ارتقاء حاصل کر سکتی ہے۔ اس کے سامنے صفات ربانی کا معیاری نمونہ رکھ دیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ ان صفات کو اپنا آئیڈیل بنا لو اور ان کو اپنی شخصیت کے

www.musapakshaheed.com

اندر جذب کرتے چلے جاؤ۔ تمہاری شخصیت مضبوط اور توانا بن جائیگی۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ عظیم چیز ٹوٹ پھوٹ جائیگی اور تم مایوسی اور ناکامی (Frustration) کا شکار ہو کر اسے ضائع کر بیٹھو گے

قرآن حکیم: فالھمھا فجورھا و تقوٰیھا (۵) قد افلح من زکھا (۵) و قد خاب من دسھا۵ (٨ تا ١٠:٩١)

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسماء الحسنیٰ کہلاتے ہیں۔ عام طور پر انکی تعداد ننانوے بتائی جاتی ہے۔ یہی وہ صفات ربانی ہیں جو ہماری شخصیت کی نشو و ارتقا کیلئے آئیڈیل معیارات ہیں۔ ان کے معانی اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد اگر انہیں مشق کے طور پر زبان و قلب و فہم کی قوتوں کو یکجا کر کے بار بار دہرا لیا جائے تو جن صفات کے حامل اسماء الحسنیٰ ہیں وہ صفات بحد بشریت سالک کی سیرت اور کردار کا جزو لاینفک بنتی چلی جائینگی اور یوں آہستہ آہستہ جذب و انعکاس کا وہ عمل پورا ہوتا چلا جائیگا جس کا ذکر ہم فریضۂ انسانی کے نام سے اوپر کر چکے ہیں۔

علم نفسیات اب تو سائنس کی حد تک منتظم ہو چکا ہے۔ تاہم اس کے اولین ماہر اور اس پر عمل پیرا ہونے والے ہمارے اولیائے کرام تھے جو مصلحین، مرشدین، معلمین اور مبلغین ہونے کے ناطے سے علم و عمل میں کامل اور پابندیٔ شریعت میں راسخ بزرگ تھے۔ سالکین اور شاغلین کی تربیت کیلئے انہوں نے جو نفسیاتی طریقے استعمال کئے ان کے کامیاب نتائج دیکھ کر یورپ کے ماہرین نفسیات ششدر رہ گئے۔ انہوں نے اپنے طور پر تجربات کر کے یہ اصول دریافت کیا کہ خارجی اور داخلی ایما یابی (Suggestion and Auto Suggestion) ایسی بے پناہ قوت ہے جو یقینی طور پر اور قلیل مدت میں قلب و نظر کی برائیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے اور سیرت و کردار کو اعلیٰ معیار پر لا سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ طریقہ وضع کیا کہ جو شخص اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے وہ خود ایمائی (Auto Suggestion) کے اصول پر نصف شب کے بعد نیم بیداری کی حالت میں اپنے آپ کو اپنے نام سے مخاطب کر کے پُر اعتماد لہجے میں بار بار یہ کہے کہ ہر روز، ہر طرح سے، بہتر اور بہتر ہوتا چلا جاؤں گا۔ (یا فلاں خرابی کو دور کر دوں گا) چند دنوں یا ہفتوں کے بعد جب اس کے اندر ایمان اور یقین پیدا ہو جاتا ہے تو وہ پہلے کی طرح اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ میں تو ہر روز، ہر طرح سے، بہتر اور بہتر ہوتا جا رہا ہوں۔ (یا فلاں خرابی دور ہوتی جا رہی ہے) اب واقعی اس کے اندر بہتری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس مشق کو جاری رکھا جاتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کے یقین میں پختگی نہ آ جائے۔ اس کے بعد تیسری اور آخری مشق کے طور پر اپنے آپ سے کہا جاتا ہے کہ اب میں واقعی ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہوں اور اب میرے بھٹک جانے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔ ان مشقوں سے فی الحقیقت کردار و عمل میں ایسی تبدیلی آ جاتی ہے کہ انسان کے اندر سیرت فولاد پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے عزم راسخ سے تمام شکوک و شبہات خارج ہو جاتے ہیں آپ نے دیکھا کہ یہ بالکل وہی اصول ہے جس پر اذکار، اوراد اور وظائف قلب کی تطہیر و تزکیہ کا کام کرتے ہیں۔ سالک بار بار کی دہرائی کے اسی عمل سے صفات ربانی (اسمائے الحسنیٰ) کو اپنے اندر اُتارتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے ظاہر و باطن کے وجود سے ان صفات کی کرنیں پھوٹنا شروع ہو جاتی ہیں اور اس کا قول و عمل ان صفات کے انوار و تجلیات کا مظہر بن جاتا ہے۔ احکام شریعت اور شعائر اسلامی کی پابندی کا مقصود بھی یہی ہے کہ زندگی کی اعلیٰ اور ارفع قدروں (Value) کو صرف زبان و کلام تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں روز مرہ کے معمولات زندگی کا جزو اعظم بنا لیا جائے۔ اسلام نے رہبانیت یعنی ترک دنیا اور ترک علائق کو سختی سے منع کیا ہے تو اسی لئے کیا ہے کہ دنیا کے

www.musapakshaheed.com

بغیر دین اور دین کے بغیر دنیا کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ بہشت جاودانی کی طرف جو شاہراہ جاتی ہے وہ بھرے بازاروں اور گلی کوچوں میں سے ہو کر جاتی ہے۔ ان سے بائی پاس کر کے نہیں جاتی۔

ان اذکار و وظائف اور اوراد کو اصطلاحاً اشغال اور ان کی مشق کرنے والے سالک کو شاغل کہتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کے محی الدین ثانی[1] حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کی گراں بہا تصنیف "تیسیر الشاغلین" تربیتی نصاب کی کتاب ہے جو مبتدی کو منتہی بنا دینے میں بڑی کار آمد ہے۔ تیسیر کے معنے آسانی اور سہولت کے ہیں گویا یہ کتاب شاغلین کو کسی مشکل میں نہیں ڈالتی بلکہ ان کے لئے آسان اور باسہولت نصاب پیش کرتی ہے۔

"تیسیر الشاغلین" میں دیئے گئے اوراد و وظائف سے ہر ذہنی سطح کا شخص اپنی خواہش، ضرورت اور استطاعت کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے۔ طویل اوراد ان لوگوں کے لئے ہیں جو منازل سلوک طے کرنے کے بعد عوام الناس کے رشد و ہدایت کی ذمہ داری اپنے سر لینا چاہتے ہیں۔ مختصر لیکن نہایت مؤثر وظائف و اذکار ان احباب کے لئے ہیں جو اپنی دنیاوی زندگی کو حرص اور ہوس اور دوسری آلودگیوں سے پاک صاف رکھنا چاہتے ہیں روح کی بالیدگی کے لیے ان اذکار سے زیادہ مؤثر نصاب اور کوئی نہیں ہے۔ ارتکاز توجہ کے اسی عمل سے خالق اور خلق کے درمیان حائل پردے اٹھ جاتے ہیں۔ آہ سحر گاہی کی پکار کو سند قبولیت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ اضطراب قلب و نظر کو سکون و طمانیت کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور ذات انسانی کی فعالیت کو توازن اور تناسب کا حسن مل جاتا ہے۔ دین کے اندر شدت آرزو ہی سب سے زیادہ طاقتور جذبہ ہوتا ہے اور اسی کو ایمان کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ شدت آرزو کا یہ جذبہ دعا بن کر ابھرتا ہے تو ارباب قضا و قدر کے سینے متلاطم ہو جاتے ہیں اور درحق سے قبولیت اور استقبال کے لئے چل پڑتے ہیں۔

پوری انسانیت ــــــــــــ محی الدین ثانی حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کی ممنون احسان ہے، جنہوں نے "تیسیر الشاغلین" میں ان کے لئے اذکار و اوراد وظائف و ادعیہ کو نہایت خوبی کے ساتھ ترتیب دے کر ایک انمول خزانہ جمع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر پیر ان کے فیوض و برکات کے طفیل رنگ گیلانی ایسوسی ایشن ملتان کے اراکین کے سینوں کو بھی منور کر دے جنہوں نے اس خزانے کو عام کر دینے کا اہتمام کیا ہے۔ اور توفیق عطا فرمائے کہ اپنے عملی پروگراموں کو جدید طریق ہائے تبلیغ و اشاعت پر استوار کر کے اپنے اسلاف کی عظیم الشان روایات کو آگے بڑھائیں۔ آمین

○

---

[1] محی الدین:۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں ارتقائی اور تکمیلی مدارج میں ایک مرتبے کا نام ہے جس طرح دوسرے سلسلوں میں ابدال، غوث، قطب وغیرہ ہوتے ہیں۔ حضرت غوث الثقلین پیر دستگیر السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اس آخری مرتبے پر فائز تھے۔ اس سے بالاتر مرتبہ صمدیت کا ہے جسے ابھی ظاہر ہونا ہے۔ اس سے اگلا بلند مقام نبوت کا ہے جو اب ہمیشہ کیلئے ختم ہو چکا ہے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید اپنی گراں قدر تصنیف تیسیر الشاغلین میں سالکین کو درویش کہہ کر پکارتے ہیں جو قادریہ مراتب میں نواں مقام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود ان کا مقام یقیناً بلند تر ہے۔ چنانچہ آپ کو محی الدین ثانی کہنے والے حق بجانب ہیں۔

www.musapakshaheed.com

جائزہ

تیسیر الشاغلین ...... قادریہ سلسلہ کا نصاب

رضا علی عابدی
(بی بی سی، لندن)

www.musapakshaheed.com

بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے اسلاف کی امانتوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں ان سے خود بھی فیض اٹھاتے ہیں اور ان امانتوں کے فیوض و برکات کو چار دانگ عالم میں پھیلاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ پاک شہید کی تاریخی تصنیف "تیسیر الشاغلین" کے بارے میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اسے سلسلہ قادریہ کے نصاب کی حیثیت حاصل ہے۔ اگرچہ اس کتاب کے چند قلمی نسخے مختلف مقامات پر موجود اور دستیاب ہیں اور یہ کتاب ایک بار اشاعت پذیر بھی ہو چکی ہے لیکن اشاعت و طباعت کی جدید سہولتوں سے استفادہ کرتے ہوئے اور ترتیب و تدوین کی عرق ریزی کی منزلوں سے گزر کر "تیسیر الشاغلین" کی اب جو اشاعت اردو میں ہو رہی ہے یہ ایک بزرگ کامل کو اس کے عقیدت مندوں کا بہت بڑا خراج ہے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید کے وظائف اور آپ کی دعاؤں کا یوں یکجا ہونا اور زمانے کی دستبرد سے محفوظ رہنا کسی معجزے سے کم نہیں۔ اور اب مترجم کی رحلت کے بعد مصحح نے اس کی ترتیب و تدوین اور طباعت و اشاعت میں جو مشقت فرمائی ہے اس کا اجر وہ امام عالی مقام حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے دربار سے پائیں گے جہاں سے پھوٹنے والے فیوض کے چشموں سے سرزمین ملتان تا قیامت سیراب ہوتی رہے گی۔

جو لوگ تحقیق اور تدوین کی مشقت سے اور پھر اسکی تکمیل سے حاصل ہونے والی راحت اور سرشاری کے احساس سے واقف ہیں وہ "تیسیر الشاغلین" کے مرتب پر رشک کریں گے۔ خود میں یوں سوچتا ہوں کہ کاش یہ سعادت مجھے حاصل ہوئی ہوتی۔ کاش یہ رحمتوں کا سایہ میرے سر پر بھی ہوتا۔

میری چشم تصور دیکھ رہی ہے کہ سلسلہ قادریہ سے وابستگی رکھنے والوں کو اس تاریخی تصنیف کی جدید اشاعت کیسی ذہنی آسودگی اور روحانی طمانیت عطا کرے گی۔

خدا کرے یوں ہو کہ حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہ دعا قبولیت کے اعلیٰ ترین مدارج تک پہنچے کہ

"اے اللہ!

ہماری اور تمام مسلمانوں کی عاقبت بالخیر کردے"

ذکر حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

برصغیر کی تاریخ میں نویں صدی ہجری اس لئے اہم ہے کہ اس میں انتظامی و سیاسی عدم استحکام اور مذہبی و روحانی انتشار سے فکر و نظر کے پرانے رویوں میں تبدیلی شروع ہو گئی اور مسلم سوسائٹی میں نئی اقدار اور نئے رویوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ ہندو اکثریتی مخلوط معاشرہ کے اندر اسلام کے کلچر کو اپنے احیائے جدید کیلئے ایک منظم روحانی تحریک کی ضرورت تھی، ایسے عالم میں خالق کائنات نے عنایت خاص فرمائی اور اشاعت اسلام اور اصلاح احوال کیلئے سلسلہ عالیہ قادریہ برصغیر میں بھرپور طریقہ سے متحرک ہوا اور یہ دینی اور اصلاحی تحریک اسی تحریک کا تسلسل و احیاء تھی جو بغداد میں چھٹی صدی ہجری میں اسکے مؤسس حضرت غوث الاعظم پیران پیر دستگیر سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے شروع کی تھی۔ اسوقت بھی مسلم معاشرہ عقیدہ اور عمل کے تضاد میں مبتلا تھا گمراہ عقل پرست کتاب اور سنت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر رہے تھے اسلام کا کلچر اپنی بنیادوں سے سرک گیا تھا ان حالات میں حضرت غوث الاعظم نے مسلم سوسائٹی کو کفر و زندقہ سے بچانے اور اسلام کی اقدار کو بحال کرنے کے لئے اصلاحِ احوال کی زبردست جدوجہد شروع کی جس کے نتیجے میں ایک منظم تحریک کی صورت میں تمام مسلمان ممالک میں اسلامی مراکز قائم ہوئے جو بعد میں مسند ارشاد قادریہ کی صورت میں سرگرم عمل رہے۔ حضرت غوث الاعظم نے اسلام کو ایک حیات نو بخشی اور "محی الدین" کے لقب سے مشہور ہوئے آپ مجتہد فی المذھب تھے۔ حضرت غوث الاعظم نے مسلسل اصلاح و تربیت کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیعت کا کامیاب طریقہ اختیار کیا اور سلسلۂ عالیہ قادریہ کے وسیلے سے اسلام کو پھر سے مستحکم بنیادیں فراہم کر دیں امام ابنِ تیمیہ کا قول ہے کہ

"حضرت غوث الاعظم کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئیں ہیں،
سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی ہے۔"

حضرت غوث الاعظم کی وفات کے بعد ان کی اولاد پاک خلفاء اور باعظمت اہل سلسلۂ قادریہ نے تمام ممالک اسلامیہ میں دعوت الی اللہ اور تجدید ایمان کا یہ سلسلہ جاری رکھا، لاہوتی گرج اور کڑک کے ساتھ اسلامی ایمانیات کے گھنگھور بادل جو بغداد کے باب الازاج سے اٹھے وہ آج بھی مراکش سے چین تک کو سیراب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ آپ کی ثناخوانی میں کہتے ہیں ؎

خداوندا بحق شاہ جیلانؒ	محی الدین، غوثِ قطبِ دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے	ولیکن آں کہ زد پیداست حالے

بایں ہمہ نویں صدی ہجری میں اسلام کو برصغیر پاک و ہند میں ایک دفعہ پھر شدت کا مقابلہ اپنی بقاء کیلئے کرنا پڑا تو

www.musapakshaheed.com

اسوقت سیاسی و انتظامی اور مذہبی اور روحانی انتشار میں سلسلہ قادریہ برصغیر میں اصلاح احوال کے لئے سرگرم عمل ہوا جسکے مورث اعلیٰ خانوادہ غوث الاعظم کے فرزند جلیل صاحب عظمت و کرامت واقف منقول و معقول حضرت مخدوم سید محمد الحسنی قادری المعروف **مخدوم محمد غوث بندگی گیلانی قدس سرہ** تھے۔ جو حلب سے اُوچ شریف میں اقامت پذیر ہوئے آپ نے غوث الاعظم کی مذہبی اور روحانی تحریک کے ذریعے ہندوستان میں اصلاحِ احوال کے لیے تصوف و عرفان کو اسلام کے زریں اصولوں کی نشر و اشاعت کا ایک دفعہ پھر قابل ذکر ذریعہ بنادیا اور قادریہ سلسلہ کی دینی اصلاحی تحریک کے ذریعے اسلام کو برصغیر میں لازوال استحکام حاصل ہوگیا جسکے ثمرات بعد میں شمالی مغربی ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست پاکستان کی صورت میں نکلے رود کوثر میں لکھا ہے۔

> "زمانِ وسطیٰ کے ہندوستان میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا لیکن سیاسی استحکام اور علوم اسلامی کی اشاعت کیساتھ حالات سدھر گئے۔
> اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلہ سے بھی مدد ملی جس نے شمالی ہندوستان بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا۔ اور جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم نہیں۔ یہ سلسلہ حضرت پیران پیر غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا جو ۱۱۶۵ء میں بغداد میں فوت ہوئے اور جن کے نام پر یہ سلسلہ قادریہ کہلاتا ہے اسوقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہو گیا تھا۔" (۱)

قادریہ سلسلہ کی اس اصلاحِ احوال کی تحریک کا اولین مرکز ابتداً ملتان بنا(۲)۔ یہاں پر حضرت مخدوم محمد غوث بندگیؒ نے حلب سے آکر قادریہ سلسلے کو برصغیر میں مؤثر طور پر جاری فرمایا۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے

> "آپؒ کے وجود مسعود سے سلسلہ قادریہ برصغیر میں پھیلا۔"

بعد ازاں آپ مستقل طور پر اُچ شریف منتقل ہو گئے۔ اور اُچ شریف برصغیر میں قادریہ سلسلے کا مرکز و محور بن گیا۔ اور یہاں سے سادات حسنیہ قادریہ کی مسندِ ارشاد سے برصغیر میں علم و عرفان کی ضیا پاشیاں ہر سو پھیل گئی۔ عوام و خواص اس سلسلہ سے منسلک ہو گے۔ بادشاہ ہند سکندر لودھی اور حاکمانِ ملتان قطب الدین لنگاہ اور شاہ حسین لنگاہ بھی حضرت مخدوم محمد غوث بندگی کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ حضرت مخدوم محمد غوث بندگی تخلص قادری رکھتے تھے "مفتاح الاخلاص" کے ناظم و مؤلف ہیں۔

حضرت مخدوم بندگیؒ کی وفات کے بعد ۹۲۳ھ میں برصغیر میں قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین آپکے فرزند ارجمند حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی قدس سرہ ہوئے جن کا کوئی زمانے میں ثانی نہ تھا۔ آپ روحانیت میں حضرت غوث الاعظم کے وراث حقیقی تھے۔ اگرچہ آپ کا حلقہ ارادت کافی وسیع تھا مگر آپ گوشہ نشین بزرگ تھے لیکن جب شاہ ارغون کے ملتان پر تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے ملتان ویران ہو گیا تو اس ویرانی کو دور کرنا حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی نے اپنا فریضہ سمجھا۔ اور آپکی کوششوں سے اس

ی بلکہ حسنیہ

www.musapakshaheed.com

اجڑے دیار میں پھر سے تراوٹ آ گئی۔ حضرت مخدوم عبد القادر ثانی "اوراد قادریہ" کے مؤلف ہیں۔

حضرت مخدوم ثانیؒ کی وفات کے بعد ۹۴۰ھ میں آپکے صاحبزادے حضرت **مخدوم سید عبد الرزاق گیلانی** قدس سرہ ناگور سے اُوچ شریف میں آ کر مسندِ ارشادِ قادریہ پہ متمکن ہوئے اور رشد و ہدایت کے سلسلے کو رونق افروز کر دیا۔

پھر ان کے بعد ۹۴۲ھ میں ان کے بلند اقبال صاحبزادے حضرت مخدوم سید **حامد المعروف گنج بخش جہاں بخش** قدس سرہ برصغیر میں قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین ہوئے آپ اپنے وقت کے شیخ زمانہ تھے۔ سخاوت ہی کی وجہ سے القاب پائے ہیں اور حلقہ ارادت بلخ تک پہنچا ہوا تھا۔ حضرت شاہ داؤد بندگی کرمانیؒ (صاحب خانقاہ شیر گڑھ اوکاڑہ)، حضرت شیر شاہ مشہدی ملتانیؒ (صاحب خانقاہ شیر شاہ ملتان) اور حاکم اوچ میر میراں بھی آپکے حلقہ ارادت میں تھے۔ نیز بادشاہ ہمایوں نے بھی آپ کی بارگاہ میں حاضری دی اور طالب دعا ہوا۔

ہمایوں کے بعد جب اکبر بادشاہ ہند بنا اور مغلوں کے عروج سے مسلمانوں کے گرتے ہوئے سیاسی ستون کو سہارا مل گیا اور انتظامی اور سیاسی استحکام کا نیا دور شروع ہوا لیکن دوسری طرف اکبری عہد میں مذہبی انتشار اور دینی گمراہیوں نے جنم لینا شروع کیا۔ جس کی ابتداء ۹۸۲ھ میں ایک عبادت خانہ تعمیر کرنے کے اکبری حکم سے ہوئی۔ جہاں پر مذہب کے مختلف مسائل پر مباحثے ہونے لگے۔ گمراہ عقل پرستوں نے ایک بار پھر کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا۔ فتویٰ بازی اور ریاستی سختی کے اثرات کے تحت دربار اکبری بدعات کا مرکز بن گیا جس کے نتیجے میں اسلام کو ایک دفعہ پھر شدت سے اپنی بقا کیلئے اولیائے کرام کے امداد کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ لہذا قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین حضرت مخدوم سید حامد المعروف گنج بخش و جہاں بخش قدس سرہ کے جانشین فرزند محی الدین ثانی حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ[1] قدس سرہ اور ان جیسے چند دیگر بزرگوں نے دربار اکبری میں رہتے ہوئے تبلیغ کا فریضہ اپنے ذمہ لیا۔ اور اپنے مخصوص انداز میں اصلاح میں منہمک ہو گئے۔ کیونکہ ان کا مذہبی شعور بیدار تھا اور وہ کسی قیمت پر ضمیر کی آواز کو دبانے کیلئے تیار نہ تھے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہی جرأت ایمانی کی دینی و اصلاحی تحریک تھی کہ اکبری عہد میں صراط مستقیم کیلئے حضرت امام المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی جیسے حق پرستوں نے آپکے دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ آپ ثانی محی الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ رودِ کوثر میں لکھا ہے کہ

"شیخ محدث نے اخبار الاخیار میں مرشد کا تذکرہ بڑی عقیدت و احترام سے کیا ہے۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ شیخ موسیٰ اکبری دور میں احیائے اسلام کے سرگرم ترجمان تھے۔"

---

[1] آپ کا نام نامی "محمد جمال الدین موسیٰ" ہے جبکہ آپ حضرت موسیٰ پاک شہید کے نام سے معروف ہیں۔

www.musapakshaheed.com

حضرت شیخ محدثؒ کی اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ سے یہ عقیدت فقط رسماً نہ تھی بلکہ خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں کہ

" یہ دونوں جملے شیخ محدث کی اپنے پیرو مرشد سے عقیدت کی وجہ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں،

شیخ موسیٰؒ :۔ (۱) قدم بہ قدم مصطفیٰ بود

(۲) دین اسلام زندہ گردانید

خود شیخ محدث کی زندگی انہی دو جملوں کی تفسیر ہے" (۴)

حضرت موسیٰ پاک شہید کے کردار کی بلندی کی ایک واضح مثال جو کتب تواریخ میں ملتی ہے کہ نماز کا وقت ہونے پر باوجود پابندی کے اعلانیہ دیوان خانہ خاص میں اذان دے کر باجماعت نماز پڑھانے پر جلال الدین اکبر نے حضرت سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا گیا، فوجی نظم و ضبط کا پابند ہونا چاہیے تھا؟ حضرت موسیٰ پاک شہید نے بڑی جرأت سے فرمایا کہ لشکر شاہی سے وابستگی کے حوالے سے میں آپکے ماتحت ہوں لیکن اصلی بندگی اور عبودیت میری اللہ سے وابستہ ہے جو کل جہانوں کا مالک و مختیار ہے۔ اُس کے احکام کو اولیت اور دوسرے تمام احکام کو ثانوی درجہ حاصل ہے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی اس مخلصانہ جرأت سے بغیر روک ٹوک کے دیوان خانہ خاص و عام میں اذان و نماز کا یہ سلسلہ اُن کا جاری رہا۔

رودِ کوثر میں لکھا ہے۔

"شیخ موسیٰ گیلانی ایک عرصہ تک لشکر شاہی اور دارالسلطنت میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے اور کئی شہر نشینوں کو اس بادیہ پیمائی کی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی"

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے مذہبی اور روحانی رہنمائی کے ساتھ دکن کی مہمات میں بھی حصہ لیا اور یوں دین کے ساتھ ساتھ رزم گاہ حیات میں بھی سرخرو ہوئے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید برصغیر میں قادریہ سلسلہ کے روحانی پیشوا، سجادہ نشین اور عظیم المرتبت بزرگ ہے۔ رسالہ وصیت میں شیخ محدث لکھتے ہیں۔

"دے درین سلسلہ علیہ عالیہ مطلع انوار و مہبط اسرار تجلی بود و جمال صورت و معنی داشت۔"

حضرت موسیٰ پاک شہید کی اصلاحی و دینی تحریک کا محور اسوۂ رسول اللہ پر ثابت قدمی سے عمل کر کے مردہ دلوں کی مسیحائی کرنا تھا۔ آپ نے دین کے متوالوں کے ذریعے گمراہ عقل پرستوں کا شدت سے مقابلہ کیا اور اسلام کو ایک بار پھر استحکام مل گیا۔ اخبار الاخیار میں شیخ محدث اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے بارے بیان کرتے ہیں۔

"در خلق و خلق وارث نبوی است صلی اللہ علیہ وسلم"

حضرت موسیٰ پاک شہید نے بعدہ مستقل طور پر ملتان سکونت اختیار کر لی اور یہاں پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی، سید شیر شاہ مشہدی ملتانی و حضرت میاں شیر کرم علی قادری سیالوی جیسے اکابر اہل اللہ نے آپ سے اکتساب فیض حاصل کر کے ہزارہا گم گشتگان کو صراط مستقیم پہ گامزن کیا۔ ملتان میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہ مسند ارشاد اُچ شریف میں رونق افروز ہونے والی سادات حسنیہ قادریہ کی مسند ارشاد کا تسلسل بلکہ تکامل تھا۔ جس کی

www.musapakshaheed.com

وجہ سے ملتان برصغیر میں سلسلہَ عالیہ قادریہ کا مرکز و محور بن گیا۔

سراج الدین دے دلبند شمس الدین پیارے
آئے بغداد وچوں چمکدے وچ حلب ستارے
بنایا عرش اعظم اچ نوں غوث زمانی نے
محمد غوث بندگی مخدوم اس فیض رسانی نے
نصیرالدین عبدالقادر جو اس دے پیارے نے
لقب ہے ثانی غوثِ جہاں جگ تھیں نیارے نے
دلوں جانوں میں صدقے عبدالرزاق توں جاواں
میں اکھیاں وچ اس اچ پاک دی او خاک نوں پاواں
عبدالرزاق دے فرزند قطب الدین لاثانی
حامد جہان بخش لقب جن کا شیر یزدانی
اے چارے ہستیاں ہن لاجواب وچ اچ سمایاں
شہید پاک دیاں عظمتاں ملتان وچ آئیاں

ملتان میں قادریہ سلسلہ کے توسل کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ پیر حسام الدین راشدی لکھتے ہیں

"روحانی اعتبار سے گیلانی مخادیم کا مرتبہ اتنا بلند تھا کہ انہوں نے ملتان کو ایک دفعہ پھر "سجدہ گاہ ملائک" بنا دیا تھا۔ محدث دہلوی سا عالم با عمل، مفسر، محدث اور فقیہہ کئی سالوں تک ان کی خدمت میں رہ کر فکر و ولایت کی منزلیں طے کرتا رہا۔ اسے ملتان سے اتنی عقیدت اور محبت ہو گئی تھی کہ اسے "مدینہ خورد" سے موسوم کرتا تھا۔ سہروردیوں کی طرح قادریہ خانوادہ کے ان جلیل القدر فرزندوں کو بھی ملتان کی باطنی حکومت کے ساتھ ساتھ ظاہری اقتدار تفویض ہوا چنانچہ جہانگیر کے زمانے میں نواب یحییٰ سخی اور شاہجہاں کے عہد میں نواب موسیٰ گیلانی یکے بعد دیگرے صوبہ ملتان کے گورنر رہے۔ اور انتہائی نیک نامی سے حکومت کی اول الزکر کے جودوسخا کی موخر الذکر کی نمک حلالی اور صدق مقالی سے ملتان کی تاریخیں مزین ہیں۔" (۵)

حضرت موسیٰ پاک شہید نے متوسلین کی اصلاح و راہنمائی کیلئے "تیسیر الشاغلین" تصنیف فرمائی جس کے وہ خود عملی نمونہ تھے۔ تیسیر الشاغلین جہاں تصوف پر ایک گراں قدر کتاب ہے وہاں سلسلہَ عالیہ قادریہ کے نصاب کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ یہ کتاب علم و اخلاق اور رشد و ہدایت کا انمول خزانہ ہے جس پر عمل کر کے انسان دین اور دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

آئیے اب حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید کے حالات زندگی پر ایک نظر ڈالیں کہ اس پاک باز مرد خدا نے اپنے شب و روز کس طرح بسر کئے اور اسلام کے عالمگیر نظامِ حیات کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کرنے کیلئے انہوں نے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دیا تھا آج اگر ہم عالم اسلام پر نظر دوڑائیں تو ہمیں کم و بیش وہی حالات ہر مسلمان ملک میں نظر آئیں گے۔ ان حالات میں حضرت موسیٰ پاک شہید کی دعوت احیائے دین، اصلاح و تبدیلی کا موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ پاکستان کی ایک مذہبی و سیاسی جماعت نے اپنے منشور کے ابتدائیہ میں جس کا اعتراف بھی کیا ہے: (٦)

www.musapakshaheed.com

یقیناً حضرت موسیٰ پاک شہید جیسی ہستیاں ادوار بعد پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حکیم سنائی نے کہا ہے۔

دورھا باید تایک مردِ حق پیدا شود
با یزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

خانوادہ

خانوادہ غوث الاعظم حسبی نسبی حسنی حسینی سادات کا محترم خانوادہ ہے۔ جن کا نسب سبطِ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت سید حَسن مثنیٰ کے صاحبزادے حضرت سید عبداللہ المحض سے ملتا ہے۔ جن کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ صغرا دختر نواسہ رسول سیدنا امام حسین شہید کربلا بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں۔ " یہ حسنی حسینی بتولی علوی و نبوی نسبت اللہ اللہ !!

گویم ز کمال توجہ غوث الثقلینا — محی الدین خدا ابن حسنؓ آلِ حسینا
سر در خدمت جملہ نہادند وگفتند — تاللہ لقد اثرک اللہ علینا

(حضرت جامیؒ)

خانوادہ غوث الاعظم کے فرزند جلیل محی الدین ثانی حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ کا نسب یوں چلتا ہے۔

حضرت شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید بن سید حامد گنج بخش جہاں بخش بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث بندگی بن سید شمس الدین بن سید شاہ میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن سید شیخ عبدالقادر جیلانی بن سید ابی صالح بن سید عبداللہ ثالث بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد عابد بن سید داؤد امیر بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید حَسن مثنیٰ بن سبطِ رسول جگر گوشہ علی و بتول سیدنا امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام و رضی اللہ عنہ)

تم آلِ نبی اولادِ علی اور غوث جہاں کے نائب ہو
ملتان کے ہو ماہ انور یا موسیٰ پاک جمال الدینؒ

(مخدوم سید غلام مصطفیٰ شاہ گیلانیؒ)

ولادت باسعادت:

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ کا اسم گرامی **محمد جمال الدین موسیٰ** ہے اور آپکی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت برصغیر کے قدیم روحانی مرکز اُچ شریف میں شریعت و طریقت

www.musapakshaheed.com

معرفت و حقیقت میں وحید العصر حضرت مخدوم سید حامد المعروف گنج بخش وجہاں بخش گیلانی قدس سرہٗ کے ہاں ۹۵۲ھ ہجری میں ہوئی۔ ابو الفضائل تاریخی مادہ ہے۔ سلطان المحققین، عمدۃ الکاملین اسوۃ الواصلین، قطب العالم، شیخ المشائخ والاولیاء سلطان الشہداء غوث الدنیا و الدین، جمال الاسلام و المسلمین، ثانی محی الدین القاب ہیں۔ اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ القاب لکھے ہیں۔ "سید سندی و شیخی مشکوٰۃ مصباح الاحدیۃ مرآۃ جمال الحقیقۃ المحمدیۃ، النور الازھر والسر الاقدس الاطھر صاحب المجد والمفاخر کامل الباطن والظاھر، المتحلی بحلیۃ المصطفیٰ والمتخلق باخلاق المرتضیٰ، الشیخ الوصی الرضی البھی جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ سلمہ اللہ والبقیٰ" اور زبدۃ الآثار میں "جمال اللہ جمال الدین" نیز حضرت کلیم اللہ شیخ موسیٰ بن شیخ حامد گیلانی لکھتے ہیں۔ آپ کی پاکبازی اور بزرگی کی نسبت سے حضرت شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید حسنی الحسینی الگیلانی :

ثانی محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک سے یاد کیا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت:

تذکرہ نگاروں نے حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید کے ذاتی و خاندانی حالات کے بارے میں بڑے اختصار سے کام لیا ہے اس لئے تفصیلات کی جستجو کرنے والوں کی تشنگی برقرار رہتی ہے۔ ہمارے نزدیک آپ کے سوانح حیات کا سب سے باوثوق ذریعہ "بحر السرائر" (۲) ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپکے ذاتی حالات پر روشنی پڑتی ہے اس میں جا بجا آپ کی اپنی زبانی روایت کو نقل کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد علوم ظاہری کی تحصیل شروع کی۔ صرف و نحو، کافیہ، جملہ علوم متداولہ نوعمری میں حاصل کرلئے اور اسی عمر میں علوم احادیث، فقہ، و تصوف میں خاصی دسترس حاصل کر لی۔ اوراد و وظائف کے دلدادہ تھے۔ خوشنویسی کیلئے کثرت سے مشق کرتے تھے۔ سلوک کے مدارج بھی والد محترم کی ہدایت میں طے کئے۔ والد ماجد نے آپکی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔ اس تعلیم و تربیت کی بدولت حضرت موسیٰ پاک شہید شروع ہی سے ریاضت و عبادت کے عادی ہو گئے۔ خود موسیٰ پاک شہید کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ

"مجھے پہلا اپنے جد امجد سے فیض حاصل ہوا۔ اور بعد ازاں والد گرامی سے۔ میں ہر وقت والد صاحب کی خدمت میں حاضر رہتا۔ طفولیت میں بھی مجھے یہ شوق تھا کہ جہاں تک ہو سکے "یادِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ"۔ مجھے یاد ہے کہ میرے والد قدس سرہ میری یہ کیفیت اور ریاضت دیکھ کر فرماتے کہ

"بابا زود شود کہ از دوستان حق شوی"

(ترجمہ: بابا! جلد وہ وقت آئے گا کہ تمہارا شمار اولیائے حق میں ہوگا)

اگرچہ استاد صاحب کے پاس میں نے کافیہ تک تعلیم حاصل کی لیکن تائید غیبی نے مجھ سے وہ کتب فہمی کرائی کہ تحصیل ختم کئے ہوؤں کو وہ کم نصیب ہوگی۔ تلاوت قرآن شریف و ذکر طیبہ ذوق و شوق سے کرتا۔ ذکر کی یہ حالت تھی کہ کھانا کھانے میں تساہل کرتا، میری والدہ شریفہ بعض

www.musapakshaheed.com

اوقات میرے والد صاحب سے شاکی ہوتیں کہ ذکرِ خدا میں کھانے تک کی پروا نہیں کرتا۔ کھانا سرد ہو جاتا ہے۔ والد صاحب فرماتے کہ

"بابا ریاضت کیلئے ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ نفس کے آرام کے لئے بھی کچھ ہونا چاہیے۔"

صبح کی نماز کے بعد والد صاحب مجھے اپنے سامنے بٹھا کر وظائف پڑھواتے اور ذکر جہر بطور قاعدہ قادری کراتے۔ میں ۹ سال کا تھا کہ آپ نے مجھے بعض اسمائے الہیٰ اور ادعیہ مسنون کی تلقین کی۔ اب میری عمر ۵۲ سال کی ہے مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی وہ وظیفہ ترک کیا ہو۔"

عمر وچ چوداں سالاں دے علم سی پڑھ لیا سارا — ہوئے قرآن دے حافظ حدیثاں دا علم پیارا

نہ سوندے رات نوں سن غوث الاعظم دے یہ دلارے — عبادت وچ رہندے ہر وقت موسیٰ پاک پیارے

کمال خلق سی اس ناطق قرآن ثانی وچ

صائم دہر رہتے تھے یہ ساری زندگانی وچ

والد ماجد سے بیعت:

تحصیل علم اور ریاضت کے بعد مرشد کامل کی تلاش کا مرحلہ آیا اور آپکی طلب صادق پر اللہ تعالیٰ نے وقت کے شیخِ زمانہ، شریعت و طریقت، معرفت و حقیقت کے وحید العصر آپکے والدِ ماجد حضرت مخدوم سید حامد المعروف گنج بخش و جہاں بخش قدس سرہ تک آپ کی رسائی کر دی۔ جنکی حسنِ تربیت اور فیض نظر کے باعث آپ آسمان معرفت پر آفتاب عالم تاب بن کر طلوع ہوئے اور اب تک دنیا انکی ضوفشانیوں سے فیض یاب ہو رہی ہے۔

خود روایت فرماتے ہیں کہ

"جب معلوم ہوا کہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ فرمانِ الہیٰ ہے یہ شوق دامن گیر ہوا کہ چونکہ وسیلہ پکڑنا شرط سالک ہے اس لئے یہ دولت بھی حاصل ہو۔ عرصہ تک اس خیال میں مضطرب رہا۔ آخر کار خلاقِ عالم نے میری عقدہ کشائی کی کہ مجھے والد نے ایک دن بحالت ذوق فرمایا کہ

"بابا آؤ! جو فیض مجھے دست بدست حضرتِ جدِ اعلیٰ حضرتِ غوث صمدانی قدس سرہ سے پہنچا ہے وہ لینے کو ہاتھ دراز کرو"

میں نے نہایت مسرت سے اپنے ارادہ کا ہاتھ حضور کے دستِ تصرف میں دے دیا۔ بمرتبہ یداللہ فوق ایدیھم کی شاہراہ کا معائنہ ہوا۔ نیز والد ماجد نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

"جو کچھ کرو گے وہ نقد بہ نقد حاصل ہو گا۔ شریعت و ایمان کو ملحوظِ خاطر رکھ کر حقیقت کے درجہ پر پہنچنا، اول پرسش شریعت ہے۔ اگر شریعت نے کسی کی شکایت کی تو پھر مشکل ہے۔"

www.musapakshaheed.com

اور یہ بھی فرمایا

"فخذ ما اتیتک و کن من الشاکرین"

(ترجمہ: جو کچھ تمہیں عطا کیا اسے پکڑو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ)

بعد ازاں خاص خرقہ مبارک و سجادہ و تسبیح عطا فرمائی اور ایک انگوٹھی بھی جو اسوقت آپ پہنے ہوئے تھے مرحمت فرمائی۔ فرامینِ اوقات لنگر و سندات، جاگیرات، وظائف بھی میرے سپرد کئے اور فرمایا کہ

"برو کار کن و ایں نعمت را بہر کہ خواہد اظہار کن"

(ترجمہ: جاؤ اپنے فرائض و معمولات ادا کرو اور اس نعمت سے، جسے چاہو، نوازو)

اس سعادت کے حاصل کرنے میں جو اس بے نوا کو مسرت و شادمانی ہوئی اس کا اندازہ خبیر و علیم ہی جانتاہے۔ والحمدللہ علیٰ ذالک"

حضرت موسیٰ پاک شہید اولیائے کرام کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جس کے ترجمان حضرت شیخ الطائفہ جنید بغدادی تھے۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاکر آداب نہ سکھائیں اور امرو نہی نہ فرمائیں اسوقت تک صوفی کوئی نہیں بن سکتا۔ حضرت موسیٰ پاک شہید بھی اس سعادت جلیلہ سے فیض یاب ہوئے۔ خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ

"پدر بزرگوار سے سلوک و معرفت میں مقامات بلند مدارج ارجمند حاصل کر کے جمال الدین ابوالحسن کا خطاب پایا تھا۔ عبادت و ریاضت اور ارشاد وہدایت میں یگانہ روزگار تھے، حضرت غوث الاعظم کے اویسی تھے نیز حالت بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آراء سے بھی مشرف ہوئے تھے اور بطریقہ کشف قبور حضرت سید عبدالقادر ثانی گیلانی اوچی سے اخذِ فیض کیا اور بیعت سے سرفراز ہوئے۔" (۸)

خود حضرت موسیٰ پاک شہید کی زبانی منقول ہے کہ

"بایں ہمہ فیوضات جو کہ اس بندہ پر خدا تعالیٰ نے بوسیلہ جلیلہ حضرت والدِ ماجد عطا فرمائے یہ تمنا تھی کہ خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الاولین والاخرین بشیر و نذیر کی جناب میں اگر باریاب ہو کر اجازت ارشاد حاصل ہو تو نور علی نور پر پورا مصداق ہوگا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ یہ بندہ شرمندہ اور زیارت فیضِ بشارت نبی الانبیاء کجا اسمان کجا ریسمان کا معاملہ ہے۔ لیکن یہ سعادت ازلی قسام ازل نے میرے نام ہی ثبت فرمائے تھے۔ کہ یکایک بابِ رحمت کھلا حجاب عمل و پندار نیست و نابود ہوا، خلاق عالم نے اپنے فضل و کرم سے اس ناچیز کو شکستہ نواز غریب پرور، رحمت اللعالمین، سید الثقلین کے جمال باکمال کے شرف رویت کا اعزاز بخشا۔ اسوقت جس مسرت اور سرور کا اندازہ ہوا احاطہ تقریر و تحریر سے خارج ہے۔ اس ہادیِ جہاں نے جس کے شان میں انک لتهدی الی صراط المستقیم ہے۔ اس عاجز کو اپنے سامنے

www.musapakshaheed.com

ٹھا کر ہاتھ پکڑ لیا کلمۂ شہادت و استغفار اور تین قل پڑھا کر دعائے قنوت اور ایمان مجمل و مفصل کی تقریر کرائی۔ اور تین تین بار دہرایا اور نظر توجہ میرے ہاتھ پر رہی جو حضور پُر نور کے ہاتھ مبارک میں تھا۔ بعد ازاں قلم دوات عنایت کرکے فرمایا ان کلمات کو لکھ۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و جلال مجھ پر غالب آگیا۔ طاقت نہ رہی میں نے باادب عرض کی کہ مجھ میں اتنی سکت کہاں کہ حضور کی موجودگی میں ہاتھ ہلا سکوں۔ ساتھ ہی مجھ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے مرحمت خاص سے میری دلداری فرما کر لکھنے کو فرمایا۔ پھر میں نے سب تحریر کر لیا۔ اس کے بعد مجھے پیرِ دستگیر حضرت غوث صمدانی کے شرف زیارت کا بھی فخر حاصل ہوا۔ فرمایا اب مرید کیا کرو اور دست دادن بخلق کی اجازت فرمائی۔ الحمد للہ کہ مسرور شدم و مامور شدم۔"

آل نبی اولاد علی ہو محرم راز حقی و جلی ہو
بے شک رب دے خاص ولی ہو حافظ ہو قرآن مجید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

سلسلہ طریقت:

(خلیفہ ملتانی)

حضرت موسیٰ پاک شہید کا حضرت غوث الاعظم سے سلسلہ طریقت یوں جا ملتا ہے۔ حضرت سیدی موسیٰ پاک شہید، حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش و جہان بخش، حضرت مخدوم سید عبدالرزاق، حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی، حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی، حضرت مخدوم سید شمس الدین محمد، حضرت مخدوم سید محمد شاہ میر، حضرت سید شاہ نورالدین، حضرت سید شاہ مسعود، حضرت شاہ ابوالعباس، حضرت شاہ حسین صوفی، حضرت سید شاہ صفی الدین عبدالسلام، حضرت سید شاہ عبدالوہاب، حضرت پیران پیر دستگیر سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی (قدس اللہ سرہ العزیز۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے کیا خوب کہا ہے۔

بحر و بر شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن
کونسے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

سجادہ نشینی:

جب آپکے والد ماجد نے آپکی تربیت کی طرف سے اطمینان حاصل کر لیا تو اپنے بڑے بیٹے کی بجائے آپ کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ

"میرے سردار، میرے آقا، قندیلِ احدیت، آئینہ جمالِ حقیقت محمدیہ، نورِ روشن، واقف اسرارِ قدسی، صاحبِ بزرگی و عظمت، کامل ظاہر و باطن، مشابہ حلیہ مصطفیٰ، آراستہ اخلاق مرتضیٰ، شیخِ زمانہ، صاحب وصیت سجادگی، پیکرِ تسلیم ورضا، سدا بہار نورِ ولایت، جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ سلمہ

www.musapakshaheed.com

اللہ والبقی کو کل لوازمات توابع اس امر شریف یعنی خلافت اور اشغال باطنی واوضاع ظاہری سپرد کیئے۔
چونکہ حضرت مخدوم حامدؒ کو اُن (موسیٰ پاک شہیدؒ) سے محبت بہت تھی اس سبب سے اُنکی قابلیت اور استحقاق کو دیکھا اور بسبب اذن صریح یا اشارہ کے جو حضرات قادریہ سے اسباب میں پایا، پھر تلقین و تفویض کے تھوڑے دن بعد انتقال فرمایا، وفات حضرت حامد گیلانیؒ کی اُنیسویں ذیقعد ۹۷۸ ہجری میں ہوئی۔ حضرت شیخ موسیٰ گیلانیؒ خلقت اور خلق میں حضرت نبوی ﷺ کے وارث تھے اور اپنے زمانہ میں صاحب سجادہ راستین سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہیں انکو حضرت غوث الثقلینؒ سے سوائے نسبت نسبی کے اور بھی خصوصیات تھیں کہ بارہا شرف زیارت آنحضرتؐ اور حضرت ﷺ سے مُشرّف ہوئے تھے اور حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر ثانیؒ سے بھی بطریق کشف قبور کے ملاقات کی اور بیعت سے مشرف ہوئے اور شجاعت و سخاوت، علم و حلم میں حضرت مرتضوی علیہ السلام کے وارث ہیں اور حسنِ صورت و سیرت میں ائمہ اثنا عشریہ سے مودت رکھتے ہیں۔"

لہذا حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنے والدِ ماجد کی وصیت کے مطابق اُچ شریف میں قادریہ سلسلہ کی مسندِ ارشاد کورونق افروز فرمانا شروع کیا۔ اور رشد و ہدایت اور وعظ و تلقین کی محافل کو گرم کر دیا۔

دربار اکبری میں :

بڑے بھائی سید نظام الدین عبدالقادر کو اس سے رشک ہوا اور نوبت دارالسلطنت تک جا پہنچی سید نظام الدین عبدالقادر نے اپنے والد محترم کا قرآن شریف، مجموعہ اوراد اور چند تبرکات بطور وجہ پیش کیئے، کہ سجادگی ان کو ملی ہے۔ طے پایا کہ قرآن مجید سے استفسار کیا جائے۔ قرآن مجید کھولا گیا تو پہلے پہل یہ آیت کریمہ تھی۔

"فخرج منها خائفاً يترقب قال رب نجني من القوم الظلمين" (۲۱:۲۸)

(ترجمہ: پھر نکلا (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے ڈرتا راہ دیکھتا، بولا اے رب! خلاص کر مجھ کو اس قوم بے انصاف سے۔)

چونکہ یہ آیت شریفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب تھی اس لئے فیصلہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید کے حق میں برقرار رہا، تاریخ ۲۲ ربیع الاول ۹۸۵ھ ہے۔ لہذا حسب معمول حضرت موسیٰ پاک شہید قادریہ سلسلہ کے برصغیر میں سجادہ کی حیثیت سے مصروف ہوئے۔

اونہاں نے فیصلہ قرآن تھیں یہ صاف کروایا
ڈٹھاں جاں کھول کے تو موسےٰ دا قصہ نظر آیا

گیا ہو فیصلہ قرآن نے یہ صاف فرمایا
کہ موسےٰ دا بلند رتبہ اشارا سمجھ وچ آیا

اشارے ایس تھیں اے فیصلہ قرآن فرمایا
تے موسےٰ پاک دے وچ حق گدی دا شرف آیا

حضرت موسیٰ پاک شہید دارالسلطنت میں کئی بار قیام پذیر ہوئے انہی دنوں گمراہ عقل پرستوں نے دربارِ اکبری کو بدعات کا مرکز بنایا ہوا تھا۔ ایسے عالم میں آپ اصلاح احوال کیلئے سرگرم عمل رہے اور قادریہ سلسلہ کی سجادہ نشینی کے منصب جلیل کے وسیلے سے دارالسلطنت اور لشکرِ شاہی میں گہرے اثرات مرتب کر گئے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے اپنے متوالوں کو احیائے اسلام کی تحریک سے منسلک کر کے مذہبی و روحانی رہنمائی کی۔ مثلاً قاضی جاوید کا اس ضمن میں یہ تجزیہ قابل غور ہے کہ "صوفیانہ آزادخیالی کے ماحول میں پرورش پانے کی بنا پر فتح پور سیکری کے فکری و ثقافتی ماحول میں خود کو جذب کرنا شیخ عبدالحق کے لئے دشوار نہیں تھا۔ تاہم نتائج اس کے برعکس نکلے۔ فیضی ابوالفضل اور اکبر اس قدر آگے نکل چکے تھے کہ شیخ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔ وہ اس قدر آگے بڑھنے کو خطرے سے خالی تصور نہیں کرتے تھے لہٰذا انہوں نے نفسیاتی طور پر پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ ردعمل پر اتر آئے۔ ان کے اس رویے کو شیخ موسیٰ گیلانی کی رہنمائی اور رفاقت سے مزید تقویت پہنچی۔ شیخ موسیٰ گیلانی اکبری دربار کے منصب دار ہونے کے باوجود راسخ العقیدہ اور قدامت پسند تھے۔ ۱۵۷۷ء میں شیخ عبدالحق نے انہیں اپنا روحانی رہنما تسلیم کر لیا۔" (برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپؒ کی خدمت میں:

اسی احیائے اسلام کی تحریک سے متاثر ہونے والے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی تھے جو حضرت موسیٰ پاک شہید کی محبت و عقیدت میں محو ہو کر رہ گئے۔ خود شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی حضرت موسیٰ پاک شہید سے وابستگی کے بارے میں زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں۔

"راقم الحروف (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) بھی اشارہ غیبی اور حکم خداوندی سے اپنے والد مکرم کی اجازت لے کر اُن (حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ) کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہا ہے اور اس سلسلہ عالیہ کا بگوش رہا ہے۔ اُن کا مخلص محب اور مرید رہا ہے۔"

مرید ہویا سی دہلی وچ شاہ عبدالحق پیارا — اے موسٰے پاک دا پایا محدث پاک نظارا
ہویا فرمان شاہ عبدالحق نوں شاہ جیلانی دا — مرید ہو جا سخی موسٰے اے میرے دل جانی دا
محی الدین ثانی ایس دا رتبہ نیارا اے — اولاد اُہنی دے وچوں اے ہینوں سب تھیں پیارا اے
دکھایا خواب وچہ نقشہ جمال الدین ثانی دا — پیارے لاڈلے لختِ جگر غوثِ زمانی دا
کرم کو ناز ہے تجھ سے روئے شاہ جیلانی ہو — بعین شکل قرآنی فرخندہ فیض رسانی ہو
علی کے لاڈلے حسنینؓ کے دل جانی ہو — شاہ غوث الورا نورالہدا کے نور ثانی ہو

بڑا ہی کرم عبدالحق تے سرکار نے فرمایا
خدا جانے کیا کیا مراتب اللہ تھیں پایا

اس کے پس منظر میں رود کوثر میں یہ لکھا ہے کہ

"شیخ عبدالحق کے علمی انہماک کا یہ عالم تھا تو جائے تعجب نہیں کہ بیس بائیس برس کی عمر میں آپ نے جہاں تک دہلی میں ممکن تھا تکمیل تعلیم کر لی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ فتح پور سیکری تشریف لے گئے جو ان دنوں اکبر کا دارالسلطنت اور علمی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ یہاں آپ نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ اختیار کیا۔ لیکن علمی اور روحانی ترقیوں کا

www.musapakshaheed.com

سلسلہ برابر جاری رہا اور ایک برگزیدہ اور نڈر قادری بزرگ (حضرت موسیٰ پاک شہید) سے اسی زمانے میں بیعت ہوئی۔ سیکری میں شیخ عبدالحق کا قیام کوئی دس بارہ برس رہا ہوگا۔ آپ کی علمی قابلیت نے کئی علمائے دربار مثلاً فیضی، مرزا نظام الدین بخشی مصنف طبقات اکبری، ملا عبدالقادر بدایونی کو مسخر کیا۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اکبر سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی اور شاید فیضی، ابوالفضل، اکبر کی خواہش تھی کہ آپ ان کے ہم خیال ہو جائیں آپؒ زاوالمتقین میں اختتام تعلیم کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

"جب اللہ کے فضل و کرم سے مجھے (علم کا) خاصہ حصہ مل گیا تو بعض اہل حقوق مجھے اہل دنیا کی طرف بلایا اور میں بادشاہ وقت اور امراء کے پاس گیا انہوں نے نے میری طرف بہت توجہ کی بلکہ ارادہ کیا کہ میرے ذریعے اپنی جماعت بڑھائیں اور مجھ ضعیف سے اپنی قوت میں اضافہ کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔"

شیخ محدث اور اکبری دربار کے تعلقات کی تفاصیل نہیں ملتیں لیکن اتنا معلوم ہے کہ فیضی ان کا بڑا مداح بلکہ شیدائی تھا۔ اور شیخ امان پانی پتی کے جس گھرانے سے آپکے والد نے فیض حاصل کیا تھا اسکے کئی افراد اکبر کی مذہبی بے راہ روی میں اسکے راہ نما تھے۔ عجب نہ تھا کہ آپکا قدم بھی صراط مستقیم سے دور جا پڑتا لیکن عنایات ایزدی اور نیک نفس باپ کی تربیت کا فیض تھا، آپ (شیخ محدث) پر اکبری دربار کے اثرات غالب نہ آسکے آپ نے بیعت کی تو وہ بھی ایک ایسے بزرگ (حضرت موسیٰ پاک شہید) سے جو اس زمانے میں بھی اکبر کے دیوان خانے میں اذان دیکر باجماعت نماز شروع کر دیتے تھے۔"

شیخ محدث اپنی اس بیعت کے احوال کو اخبار الاخیار کے خاتمے پر قلم بند کرتے ہوئے عقیدت و محبت میں ڈوب جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"جب اس آفتاب دین و دولت نے طلوع کیا میں نے ایسا جانا کہ گویا میرے طالع نے طلوع کیا۔ بمجرد انکے جمال کے دیدہ روشن اور دل منور ہوگیا۔ پہلی ہی ملاقات میں دل ہاتھ سے دے دیا انکے قدم پر سر رکھ دیا۔

مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم
لا جرم روئے تومن دیدم و از جا رفتم

(ترجمہ: میں مدتوں آپ کے دیدار کا مشتاق رہا۔ آخر کار آپ کا نظارۂ جمال کیا اور بے خود ہو گیا۔)

تھوڑے عرصے کے بعد عرض حال کا موقع ہوا انہوں نے خود ہی میرا حال صفائے باطن سے مجھ سے پہلے ہی دریافت کر لیا۔ اور میرے مقصود کو جان لیا تھا۔ مگر امتحاناً مجھ سے تفتیش کی اور فرمایا "اے پیاسے سن! ہم سب ایک ہی نہر کی موجیں اور ایک ہی دریا کی

www.musapakshaheed.com

لہریں ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو اسی دریا کا طالب ہے جو ہم کو پہنچا ہے۔ وہی ان لوگوں کو بھی پہنچا ہے جو ہمارے ساتھ شرکت ڈھونڈتے ہیں۔ اور اپنے تئیں ہماری طرح اسی دریا کی لہر سمجھتے ہیں۔ اب تم جس کو صاف اور شیریں دیکھو اسکی طلب میں کوشش کرو۔ اور اگر تم یہ کام نہیں کر سکتے تو اپنے آپ کو اس دریا کے سپرد کرو اور دیکھو کہ تم کو کس طرف سے بلاتا ہے۔ اور کہاں پہنچاتا ہے۔"

میں نے فریاد کی کہ

"میں سرابِ تخیل میں ساحلِ تحیر پر پڑا ہوا ہوں مجھ کو دریا سے کیا نسبت اور آشنائی ہے۔ کہ میری آواز وہاں تک پہنچے۔ میں نے اپنے تئیں آپکی خدمت میں پہنچا دیا، اب آپ جہاں چاہیں مجھ کو پہنچا دیں"

فرمایا!

"ناامید نہ ہو تجھ کو دریا سے خاص آشنائی ہے اگر نہیں ہے جب بھی وہ دریائے رحمت ہے سب پر محیط کیا مرکب کیا بسیط سب کو شامل کیا ناقص اور کیا کامل، ایسا نہیں ہو سکتا کہ فریاد کو نہ پہنچے اور وقت درماندگی میں دستگیری نہ کرے۔"

پس انکے فرمان سے میں نے کوشش کی اور پہلی ہی شب میں غیب سے بشارت پائی اور صبر واختیار ہاتھ سے جاتا رہا۔ بے توقف ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور بے اختیار انکے قدموں میں گر پڑا اور اس روز چھٹی ماہ شوال تھی ۹۸۵ھ والحمد للہ رب العالمین جو سعادت و نعمت عظیم انکی خدمت سے حاصل ہوئی اگرچہ وہ اسرار مخفی رکھنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ مگر باعثِ شوق کے انکو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

از معشوق حکایت بزبان می آید

سن لو جب سے سعادت ازلی نے مجھ کو اس نعمتِ ابدی کے حاصل کرنے کی ہدایت کی، ہمیشہ سے مجھ کو اشتیاق تھا کہ مطلوب کی بشارت پاؤں اور اطمینان حاصل کر کے آگے قدم رکھوں۔

من و وصالِ تو ہیہات بس عجب ہوس است ایں
ہمیں کہ نام توام بہ زباں رود نہ بس است ایں

(ترجمہ: میں اور تیرا وصال۔ ہائے ہائے یہ تو عجیب آرزو ہے بس میری زبان پر تیرا نام رہے، یہی بہت ہے)

رات دن اسی وسوسے میں رہتا تھا اکثر رات رات بھر نیند نہ آتی تھی اور دن کو بھی خواب و خیال رہتا تھا کہ شاید کوئی نشان وصال کا پاؤں۔

www.musapakshaheed.com

اگر تو وعدہ وصلم دہی بہ بیداری
حرام باد سر خود اگر بخواب برم

(ترجمہ: اگر تو مجھے عالم بیداری میں وصال کا مژدہ سنائے تو مجھ پر یہ بات حرام ہو جائے کہ میں سوؤں)
جس وقت عقل و پندار طلب کا حجاب درمیان سے اٹھ گیا فضل و کرم نے اپنا کام کیا اور مجھ مسکین کو بے واسطے اپنے در پر پہنچا دیا۔ اور اس تمام بیداری کا نتیجہ ایسے خواب ہوئے جو ہزار مرتبہ بیداری سے بہتر ہے۔

بخیالی ز تو راضی و بخوابی خوشنود
حاصل از وصل تو خوابی و خیالی دارم

(ترجمہ: میں تیرے خیال میں راضی ہوں اور تیرے خواب میں خوش ہوں۔ گویا میں نے تیرے وصل سے محض خواب و خیال ہی حاصل کیا ہے۔ (یعنی ہمہ وقت تیرے خواب و خیال میں رہنا ہی میرے لئے منزلِ وصال میں رہنا ہے)
اس حکایت کا اجمال یہ ہے۔

حق بیانِ شوق بپایاں کے رسد
کوتاہ ساز قصہ دور و دراز را

(ترجمہ: سچ تو یہ ہے کہ بیان شوق کی کوئی حد نہیں ہے اس لئے قصہ دور دراز کو مختصر کر۔ (یعنی داستانِ عشق کی کوئی انتہا نہیں ہے)
پھر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی حضرت موسیٰ پاک شہید سے بیعت اور خرقہ خلافت عطا ہونے پر نازاں ہو کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔
"میرے واسطے ایک
عیسیٰ نفس۔۔ کو بھیجا جنکا ہر سانس آسمانِ معرفت سے نازل ہونے والا مائدہ تھا۔ اگلے پچھلوں کے واسطے عید و سرور۔
موسیٰ مقام۔۔ جن کا جمال شجرہ وحدت کی نار اور حقیقت کا نور ہے۔
خلیل خلت۔۔ جنکا رخسارہ زیبا گلزار بوستان خلت اور گلستانِ دین و ملت ہے۔
مصطفیٰ جمال۔۔ کہ جن کا دہان نمکدان خوان انا الملیح اور جنکی زبان زبانِ تبیان قرآن انا افصح ہے۔
مرتضیٰ کمال۔۔ جنکا دل مدینہ علم و فتوح ہے۔ اور ان کے ضمیر دل پر ابوابِ اسرار کشف مفتوح ہیں۔
حسن سیرت۔۔ وارث مرتبہ انک لعلیٰ خلق عظیم و نائب منصبہ بالمومنین روف الرحیم۔
حسین سریرت۔۔ جنکے مصداق آیت تطہیر ہے۔ اور مصداق الا المودۃ فی القربیٰ۔ زین العابدین امام السید النقی التقی والعلوی العلی المہدی سمی کلیم اللہ و محبوب حبیب اللہ۔

www.musapakshaheed.com

احمد خوئے کہ عالم بندہ اوست
یوسف روئے کہ ماہ شرمندہ اوست
عیسیٰ نفسے کہ جان و دل زندہ اوست
موسیٰ کہ لقائے دوست خواہندہ اوست

(ترجمہ: احمد ﷺ جیسی سیرت، کہ دنیا ان کی غلام ہے۔ یوسف علیہ السلام جیسا چہرہ کہ چاند اس سے شرمندہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام جیسا سانس کہ جس سے جان و دل زندہ ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام جیسی شخصیت کہ خود دوست کا دیدار جس کا طلبگار ہے)

جو کلام کلامِ کلیم میں وارد ہوا ہے ان پر صادق ہے کہ ان کے حال کے مطابق گویا کہ انکو قلبِ موسوی پر پیدا کیا گیا ہے کیونکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہیں۔"

اس بیان کے بعد اخبار الاخیار میں شیخ محدث مرشد کے بارے میں عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک رباعی لکھتے ہیں جس کا اعادہ وہ زبدۃ الآثار میں اس طرح کرتے ہیں۔

"فقیر (شیخ محدث) نے آپ (حضرت موسیٰ پاک شہید) کے بارے میں یہ رباعی کہی تھی

ای دیدہ بیا لقائے منظور بہ بین
آں جبہہ و آں جمال و آں نور بہ بین
در وادیِ ایمن بہ محبت بگزر
ہم موسیٰ و ہم درخت و ہم طور بہ بین

(ترجمہ: اے میری آنکھ آ، اور میرے محبوب کا چہرہ دیکھ، وہ پیشانی، وہ جمال اور وہ نور مشاہدہ کر۔ وادیِ ایمن میں محبت سے گزر کر موسیٰ کو بھی دیکھ، درخت کو بھی اور طور کو بھی دیکھ۔ (یعنی حضرت موسیٰ پاک شہید کے مشاہدہ جمال سے تمہیں حیات، کائنات اور الہٰیات کی تمام تجلیات نظر آجائیں گی۔)

اوچ شریف میں آمد:

دہلی سے حضرت موسیٰ پاک شہید اپنے وطن اُچ شریف میں تشریف لائے اور اپنی آبائی مسندِ ارشاد کو رونق افروز فرمایا۔ اور جوق در جوق لوگ آپکے دامن سے وابستہ ہونے لگے حضرت سے منقول ہے کہ

"خلاقِ عالم نے اپنے انعام و اکرام سے مجھے وہ شرابِ شوق پلائی کہ غیر اللہ سے بے نیاز کر دیا۔
مصاحبتِ خلق سے تنفر و اختلاط اغیار سے بیگانگی پیدا ہو گئی۔

مرا بیگانگی از خلق باحق آشنا کر دست

(ترجمہ: مجھے دنیا کی بے نیازی نے حق سے آشنا کر دیا۔)

www.musapakshaheed.com

بفضلہٖ تعالیٰ مجھے غنائے قلبی نصیب ہوا کسی اپنے پرائے کی پروا نہ رہی۔ یادِ الٰہی کا وظیفہ حرزِ جان وقوتِ ایقان تھا۔ بنانے روزگار جن کا شعار ہی ضرر رسانی تھا۔ وہ باز نہ آئے اور میری خلعت نشینی سے اور بھڑک اٹھے۔ رہے سہے مکروفریب سے حکومت کو اُکسایا۔ لوگوں میں بے چینی پیدا کی بہتان واتہام کا بازار گرم کیا۔

شرح ایں ہجراں و ایں خونِ جگر
ایں زماں بگزار تاوقت دگر

(ترجمہ: اس فراق اور اس خونِ جگر کی تشریح کسی اور وقت پر چھوڑ دے (یعنی اس بیان درد کا تحمل ہم میں نہیں)

مگر خدا کا فضل شاملِ حال رہا میں دیکھتا تھا میرے قلب پر ان کے حملوں سے کوئی صدمہ نہ پہنچتا تھا۔ وہ خود نادم و بدنام ہوتے تھے۔"

ملتان میں تشریف آوری:

چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت موسیٰ پاک شہید اُچ شریف سے یکسوئی اختیار کر کے ملتان تشریف لے آئے (۱۰)۔ حالانکہ والد ماجد کی وصیت اور ۲۲ ربیع الاول ۹۸۵ ہجری کے فیصلہ کے تحت اُچ شریف آپؒ کے تصرف میں تھا روایات یہ ہیں کہ آپ کی ملتان میں اقامت گاہ موجودہ دربار حضرت پیران پیر صاحبؒ اور موضع منگے ھٹی ہوا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی ملتان میں تشریف آوری مرکزِ روحانیت سلسلۂ قادریہ اُچ سے ملتان میں منتقلی کا مصداق ثابت ہوئی اور ملتان بھی برصغیر میں قادریہ سلسلے کا مرکز و محور بن گیا۔

اُچ کوں وانگ کنعان بنایو
مثل یوسف اے شان ڈیکھایو
میم مصر ملتان سجھایو
حق شہید بے شک شہید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

یہی وہ زمانہ ہے کہ دربارِ اکبری میں محضر نامے کے ذریعے گمراہ عقل پرست اکبر کو دینی و دنیاوی رہنمائی عطا کر رہے تھے۔ اور اسی زمانے میں اہل اللہ ایمان کی تازگی و استقامت کیلئے حضرت موسیٰ پاک شہید کی طرف ملتان میں رُخ کر رہے تھے۔

مدینہ بن گیا چھوٹا یہ ملتان پیر دا صدقہ ملا ہے دین تے ایمان سانوں پیر دا صدقہ
پڑھایا درس بھی ملتان وچ اس موسئے جیلانی نے بجایا دین کا ڈنکا بھی اس نورِ نورانی نے
لقب پایا محی الدین ثانی موسئے پاک جیلانی
ہویا وچ جگ دے مشہور موسئے پاک ملتانی

حویلی رند بلوچاں

شیخ محدثؒ ملتان میں:

ان میں سے ایک نامور ہستی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی تھے جو ۹۸۷ھ میں اپنے مرشد حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کی زیارت کیلئے ملتان تشریف لے آئے اور کئی سال تک دامنِ معرفت تھامے ہوئے فقر و ولایت کی منازل طے کرنے کے ساتھ ساتھ درس و تدریس میں بھی مشغول رہے (۱۱)۔ نیز اخبار الاخیار بھی تالیف کرتے رہے۔ انہیں اپنے مرشد سے اتنی عقیدت و محبت ہو گئی تھی کہ وہ ملتان کو "مدینۂ صغیر" (۱۲) سے موسوم کرنے لگے۔ فرماتے ہیں۔

ملتان کہ عجب دلپذیر افتادہ است
چوں منزل پیر دستگیر افتادہ است
دہلی است گرچہ مکہ خورد ولے
ملتان چوں مدینۂ صغیر افتادہ است

(ترجمہ: ملتان بھی عجب دلپذیر شہر ہے۔ کہ یہ حضرت پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کی منزل بنا۔ اگرچہ دلی چھوٹا سا مکہ ہے لیکن ملتان چھوٹے سے مدینے سے کم نہیں ہے۔ (یعنی موسیٰ پاک شہید کی آمد اور قیام سے ملتان روحانی، عرفانی اور وجدانی تجلیات کا مرکز بن گیا)

حضرت محدث حج و حصول تعلیم کے بعد حجاز سے واپسی پر ۱۰۰۰ ہجری میں اپنے مرشد حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید کی زیارت کے لئے پھر ملتان آئے اور بعد ازاں کئی بار زیارت کیلئے تشریف لاتے رہے جیسا کہ آپ کے مکتوبات سے ظاہر ہوتا ہے۔ شیخ محدث جب دہلی میں ہوتے تو اپنے مرشد کے فراق میں اکثر باد نسیم کو عشق و مستی میں ڈوب کر مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؂

اے باد گزر کن بدیار ملتان
زیں راہ نشین خاکسار ملتان
ایں تحفہ جاں ببر بیار ملتان
یک جان چہ ہزار جان نثار ملتان

(ترجمہ: اے باد نسیم! اس خاکسار (شیخ محدث) کی طرف سے ملتان شہر کی جانب جاتے ہوئے میری جان کا یہ تحفہ ملتانی محبوب (حضرت موسیٰ پاک شہید) کی خدمت میں پیش کر کیونکہ ایک میری جان کیا چیز ہے اگر ہزار جانیں ہوں تو بھی محبوب کی نسبت سے ملتان پر قربان کر دوں۔)

شیخ محدثؒ نے دوسرے سلسلوں سے بھی اکتساب فیض حاصل کیا لیکن قادریت کا اُن پر غلبہ رہا اور وہ اپنے نام کے ساتھ فقط "قادری" ہی لکھا کرتے اور خود حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے بھی ان پر خاص توجہ فرمائی۔ رسالہ وصیت میں شیخ محدث لکھتے ہیں!

"غایت محبت بمن داشت، و مرا بفرزندی قبول کرد و تلقین نمود و خلافت داد۔"

www.musapakshaheed.com

حضرت میاں شیر کرم علی سیالویؒ آپکی خدمت میں:

سیال شریف کی مسند ارشاد کے بانی حضرت بابا شیر کرم علی قادری بھی بغداد سے بہ اشارۂ غیبی حضرت موسیٰ پاک شہید کی خدمت میں ملتان تشریف لے آئے اور بیعت اور خلافت سے نوازے گئے۔ "تذکرہ اولیائے چشت" میں اس کا احوال یوں بیان کیا گیا ہے۔

"(حضرت بابا شیر کرم علی) نے علم کی مزید تعلیم و تکمیل کے لئے دس سال تک اس مقدس شہر (مدینہ منورہ) میں سکونت فرمائی۔ مسجد نبوی میں امامت کی خدمت انجام دیتے رہے بعد میں بغداد شریف روانہ ہوگئے۔ بغداد شریف میں دربارِ پر انوار سے حسب اشارہ دور دراز کا سفر طے کر کے ملتان کے قریب وارد ہوئے اور وہاں کے باشندوں سے حضرت موسیٰ پاک شہید کے متعلق پوچھا تو پتہ چلا کہ انکے ایک بڑے خلیفہ شیر شاہ علی (مشہدی) قریب ہی جلوہ فرما ہیں۔ وہ اکثر اپنے شیخ کے دربار میں حاضری دیتے رہتے ہیں تو انکے پاس حاضر ہو کر سارا ماجرہ عرض کیا اور شاہ صاحب نے حضور کی درخواست کو قبول کر لیا اور آپکو ہمراہ لیکر اپنے پیرو مرشد کے دربار میں پہنچے خدام دربار نے حضرت موسیٰ پاک کو اطلاع دی کہ

"عالیجاہ! شیر علی آئے ہیں"

آپ نے فرمایا

"انکے ہمراہ شیر کرم علی بھی تو ہیں"

غرض یہ کہ دونوں غلامانہ آداب بجا لائے" (۱۳)

حضرت موسیٰ پاک شہید نے حضرت شیر کرم علی سیالوی کو بیعت سے مشرف فرماء کر ظاہری اور باطنی نور سے منور فرمایا اور خرقۂ خلافت بھی عطا فرما کر مزید تربیت کا اہتمام بھی کیا۔ حضرت بابا میاں شیر کرم علی قادری سیالوی کی حضرت موسیٰ پاک شہید سے بیعت ایک زبردست مجاہدہ و مکاشفہ کا ثمر تھا تذکرہ اولیائے چشت میں لکھا ہے۔

"آپ (حضرت میاں شیر کرم علی قادری سیالوی) نے اپنی زندگی میں بزرگان کرام کے معمول کے مطابق بلاد اسلامیہ کی سیر و سیاحت اور بزرگان عظام کی زیارت کی۔ جب آپ مدینہ طیبہ سے واپس ہوئے تو حضرت غوث پاک کے شہر بغداد شریف بفرمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ کافی عرصہ تک مجاہدہ و مکاشفہ جاری رہا۔ آخر حضرت غوث اعظمؒ نے عالم رویا یعنی خواب میں زیارت کرائی اور فرمایا کہ

"تیرا باطنی حصہ میری پشت سے مرد کامل حضرت موسیٰ
پاک شہید کے پاس موجود ہے شہر ملتان جا کر لے لو"

خواب ہی میں موسیٰ پاک شہید کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر رخصت فرمایا۔ چنانچہ جناب موسیٰ پاک شہید سے تکمیل مدارج باطنی کے بعد واپس وطن لوٹے اور اپنے اصلی مسکن سیال شریف پہنچے تو ہزارہا انسانوں کی رشد و ہدایت کا سبب بنے۔"

حلقۂ ارادت:

حضرت موسیٰ پاک شہید نے ملتان میں قال اللہ و قال الرسول اللہ سے مسند ارشاد قادریہ کے متوسلین کے

www.musapakshaheed.com

دلوں کو گرما دیا اور یہ حلقۂ ارادت بلخ و بخارا، ایران، توران افغانستان اور ہندوستان تک پھیلتا چلا گیا(۱۴) کیونکہ اسوقت آپ حضرت غوث الاعظم کے نائب کی حیثیت سے برصغیر میں روحانی پیشواء اور قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی صحبت میں جو پہنچ جاتا آپ ہی کا ہو کر رہ جاتا۔ آپ زبردست مہذب الاخلاق اور معمارِ کردار شخصیت تھے۔ اخبار الاخیار میں لکھا ہے۔

"حدیث "کانت فی عینی موسیٰ ملاحتہ من راہ احبہ" کے مصداق تھے۔ یعنی موسیٰ کی آنکھوں میں نمکینی تھی جو ان کو دیکھتا تھا ان سے محبت کرتا تھا"۔

آپکے حلقہ ارادت میں عوام الناس و خواص کے علاوہ دور دراز کے علاقوں سے آنے والے تاجر، طالبانِ علم و عرفان و صاحبانِ علم و عرفان تھے۔ ایک طرف جنوبی ہندوستان سے لے کر دوسری طرف وسط ایشیاء تک کے لوگ اکتساب فیض کے لیے حاضر خدمت ہوتے تھے۔ اور مسند ارشادِ قادریہ تہذیب الاخلاق اور تعمیر کردار کا انسٹی ٹیوشن تھی جس کی وجہ سے ملتان برصغیر میں سلسلہ عالیہ قادریہ کا مرکز و محور بن گیا زبدۃ الآثار میں شیخ محدث لکھتے ہیں کہ

"شرفا گیلان جو بعد میں ملتان لاہور اور اوچ شریف آ کر قیام پذیر ہوئے حضرت غوث پاک کی اولاد سے ہیں اور یہ سارے گیلانی سید حضرت شیخ سیف الدین عبدالوہاب کی اولاد میں سے ہیں یہ سچے خلفاء صاحب عزو تمکین سید ہیں صوری و معنوی کمالات کا خزینہ ہیں۔ ان میں سے حضرت کلیم اللہ شیخ موسیٰ بن شیخ حامد گیلانی بڑے معروف ہوئے ہیں۔"

چینی، ترکی، ایرانی
ھندی، سندھی، افغانی
خاص خلیفہ ملتانی
ہرجا وسن تھاڈے مرید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید
سئیں
بھالو اساں ول لطفوں دید
یا حضرت موسیٰ پاک شہید

شہادت و تدفین:

حضرت موسیٰ پاک شہید کی زندگی کا یہ تابناک ترین پہلو ہے کہ آپ ایک زبردست زاھد و مرتاض ہونے کے باوصف بے مثال مجاھد بھی تھے اور جہاد فی سبیل اللہ میں جان شیریں جان آفرین کے سپرد کر دی

بنا کردند خوش رسمے، بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کناد ایں عاشقان پاک طینت را

www.musapakshaheed.com

شیخ محدث زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں:

"آپ کے کسی مرید نے آپ کو شہید کر دیا تھا اور ملتان میں مدفون ہوئے"

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک بستی میں قیام فرماء تھے کہ شب کو شور و فغاں کی آواز سمع مبارک تک پہنچی تو دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ لنگاہ غارت پر تلے ہیں ارشاد فرمایا۔

"اشارہ صحیح ہوا بس زمانِ رحلت قریب ہے"

ہاتھی پہ سوار نہایت ہی اجلال و شوکت کیساتھ مع چند ہمراہیوں کے انکی طرف گئے سواری دیکھتے ہی قزاق فرار ہو گئے لیکن سلطان لنگاہ نے چھپ کر ایک تیر ایسا مارا جو حضرت کے وجود کرامت آسود کے پہلو پر لگا جس کے صدمے سے آپ شہادت کے منصبِ جلیل پر فائز ہو گئے۔ "وکان ذالک ثلث و عشرین من شعبان ۱۰۱۰ھ انا للہ و انا الیہ راجعون"

مقبول خدا محبوب جہاں ملا جام شہادت ورثہ میں
اے سبط نبی کے لختِ جگر یا موسیٰ پاک جمال الدین

پہلے پہل آپ کو اپنے والدِ ماجد کے قدموں میں اوچ شریف دفن کیا گیا پھر آپکو منگے ہٹی اور بعد ازاں ملتان میں آسودہ خاک کیا گیا۔

آئے چھڈ سپہ سالاری اے موسےٰ پاک پیارے　　او اپنے باپ دادے دے پائے آ پاک نظارے
دعا ہر وقت کردے سن درِ مولا تے جیلانی!　　شہادت دا وبہو رتبہ اے میرے رب یزدانی!
مراقبے وچہ سی موسےٰ پاک نے سی سیس جھکایا　　تھوڑی ہی دیر پچھوں الحمدللہ آپ فرمایا
تاں تھوڑی دیر پچھوں بندہ سی اک دوڑیا آیا　　تو موسےٰ پاک دے قدماں تے آ کے سیس جھکایا،
پکارا اے مرے آقا مصیبت پیش آئی ہے،　　دہائی ہے تیری میراں دوہائی ہے دہائی ہے
ہوئے اسوار پہنچے سخی موسےٰ اے جیلانی　　پہنچے اک آن کی اک آن میں شیرِ یزدانی،
جاں تینچے پہنچ سن جتھے دے موسےٰ پاک پیارے　　تو پائی چوروں نے ہیبت گئے سن دوڑ او سارے
سی لنگاڈا کوک وچہ انہاں دے ظالم نکارا سی!　　گیا او بیٹھ لے کے بوٹی دا ظالم سہارا سی!
برابر ہاتھی جد پہنچا تو اس نے تیر چلایا　　زخم کاری سخی موسےٰ دی اک وکھی دیوچہ آیا
تداں نوں پہنچ گئے ساتھی جو پچھے دوڑے آوندے سی　　دلاں دے وچہ سارے بہت ہی اوہ گھبراوندے سی
جاں ڈٹھا زخم کاری آگیا موسےٰ جیلانی نوں،　　لے آئے ہاتھی تے پا، شہنشاہِ غوث زمانی نوں،
شہادت پائی تھوڑی دیر پچھوں موسےٰ جیلانی　　شہید المجتبیٰ دا پایا رتبہ نورِ نورانی،
سن جنازے تے ہزاراں تے کروڑاں لوک آئے سن　　شہید المجتبیٰ نے نور دے چشمے بہائے سن

www.musapakshaheed.com

جنازہ پڑھ کے دفنایا شہید پاک پیارے نوں ‏ ‏ پیو دادے دے قدماں دل اس سید دلارے نوں
محمد غوث اک دن خواب وچہ پوتے نوں فرمایا ‏ ‏ تساں اے غوث ثانی وچ قدماں دے ہے دفنایا
لے جاؤ کڈھ کے صندوق مہنگے ہٹی دفناؤ ‏ ‏ میرے اے لاڈلے موسےٰ نوں قدماں دیوچوں چاؤ
شہید پاک نوں وچہ منگے ہٹی آ کے دفنایا ‏ ‏ تے روضہ وچ آ ملتان دے حامد نے بنوایا
رہے چوداں برس وچہ منگے ہٹی پیر ملتانی ‏ ‏ آئے اسوار ہو گھوڑے تے پھر یہ شیر یزدانی
عجب ہے اے کرامت پاک موسےٰ پیر پیراں دی ‏ ‏ شہید بے گناہ عالی قدر اس میر میراں دی
اے وچ ملتان دن دے دس بجے غمخوار آئے سن ‏ ‏ بمعہ اولاد موسےٰ پاک اے سردار آئے سن

ہویا دروازہ بھی اے پاک پہلے سی اے سلطانی
شہید پاک دی ہے خاص کر اے بھی ہے مہربانی

تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ پندرہ سال مدفون رہنے کے باوجود حضرت کا وجود مسعود بالکل صحیح حالت میں تھا۔ لوگ حیران تھے کہ ولی اللہ کی لاش بالکل زندہ آدمیوں کی طرح ہے (۱۶)۔

امانت کی طرح رکھا زمیں نے روز محشر تک
ہوا اک موئے تن میلا نہ اک تارِ کفن بگڑا

ملتان کا پاک دروازہ حضرت موسیٰ پاک شہید کی پاکبازی و بزرگی سے منسوب ہو کر پاک دروازہ کہلاتا ہے اور آپ کا مزار مبارک دربار حضرت "پیراں پیر صاحب" کے نام سے زیارت گاہ خلق ہے۔ آپ کے اہل خانہ کی حرمت کی نسبت سے ملتان کا ایک اور دروازہ حرم دروازہ کہلاتا ہے۔

ازدواجی زندگی واولاد

حضرت موسیٰ پاک شہید کا عقد مبارک حسینیہ سادات میں حضرت سید صفی الدین گازرونی کی اولاد میں سے سیدۃ النساء امۃ القوی صفوت خاتون سے ہوا جو اوصاف جمیلہ کی حامل و پارسا خاتون تھیں[1]۔

حضرت موسیٰ پاک شہید کے چار صاحبزادگان تھے۔

(۱) حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنی حیات ہی میں صاحبزادہ اول حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی کو خلافت و سجادگی تفویض کر دی۔ جو علم و عمل میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے آخر میں ملتان میں مستقل سکونت پذیر ہو گئے۔ اور باقاعدہ رُشد و ہدایت اور درس وتدریس کا اہتمام دربار پیرانِ پیر پر کرتے کیونکہ آپ کے والد ماجد کا زیادہ تر وقت جنوبی ہندوستان کی طرف گزرتا تھا۔ موجودہ مسجد آپ نے ہی تعمیر کرائی بعدہ خانقاہ کی تعمیر بھی کرائی۔ والد ماجد کی وفات کے بعد آپ اُچ شریف اور ملتان کی مساند ارشاد قادریہ کے سجادہ نشین ہوئے

---

[1] دیگر عقد کے بارے بحرالسرائر خاموش ہے۔

www.musapakshaheed.com

لیکن بعد میں از خود اپنے چچازاد کو اُچ کی سجادگی تفویض کر دی۔ آپ کے جانشین فرزندَ حضرت نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی شاہجہان کی طرف سے ملتان کے صوبیدار بھی رہے۔ ور دارلشکوہ کو اورنگ زیبی عتاب میں پناہ بھی دی۔ یہ مورث اعلیٰ گیلانی خانوادہ دربار حضرت پیران پیر صاحب، مضافات ملتان، شیخ پور شجرہ، خانگڑھ، جالوالہ، ڈیرہ غازی خان کے ہیں۔ انہیں کی اولاد نے دربار حضرت پیران پیر صاحب پرینگ گیلانی ایسوسی ایشن اصلاح احوال کیلئے بنائی ہوئی ہے۔

(۲) صاحبزادہَ ثانی سید جان محمد بڑے متقی، پرہیزگار اور صاحب علم و حلم تھے۔ آپ ملتان سے دہلی چلے گئے۔ دہلی میں متصل قلعہ فیروز شاہ مدفون ہیں۔ سادات گیلانیَ آگرہ انہی کی اولاد میں سے ہیں۔

(۳) صاحبزادہَ ثالث سید عیسیٰ بڑے پاکباز، صاحبِ کرامت، عارفِ ربانی و محبوبِ یزدانی تھے۔ آپ برلب النگ حرم دروازہ اپنے علم و معرفت کے گوہر صاحبزادگان حضرت عنایت و ولایت کے نام سے مشہور روضہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد تحصیل شجاعباد و جلال پور پیر والا اور مظفر گڑھ میں قیام پذیر ہے۔

(۴) صاحبزادہَ چہارم حضرت سید یحییٰ جو کہ جہانگیر اور شاہجہان کے زمانے میں علی التواتر صوبیدار ملتان رہے آپ نے نہایت راست بازی سے صوبہ داری کی۔ سخاوت کی وجہ سے نواب سخی کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور حرم دروازے اور پاک دروازہ کے درمیان بغیر گنبد کے مقبرے میں مدفون ہیں آپکی اولاد ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

خلفاء:

حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنے مریدین میں سے امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور حضرت بابا میاں شیر کرم علی قادری بانی مسند ارشاد میانی شریف ضلع سرگودھا کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا نیز حضرت شاہ داؤد بندگی کرمانی بانی مسند ارشاد شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ اور حضرت سید شیر شاہ مشہدی بانی مسند ارشاد شیر شاہ ملتان کا شمار بھی حضرت موسیٰ پاک شہید کے خلفاء میں سے ہوتا ہے (۱۵) گرچہ وہ مرید آپکے والد ماجد حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش و جہان بخش کے تھے۔ جبکہ سجادگی و خلافت فرزند رشید حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی کو عطاء ہوئی۔

گیلانی خانوادہ نے برصغیر پاک وھند میں ملتان اور اُچ شریف کی قادریہ مساند ارشاد کے ذریعے جو دینی، علمی و تہذیبی خدمات سرانجام دیں ہیں اسکا اعتراف شیخ محدث نے یوں کیا ہے۔

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

(ترجمہ: وہ نور جو مشرق میں جیلان سے چمکا۔ اسی نُور نے دنیا کو اور تمام انسانوں کو منور و تاباں کر دیا۔ اسی سے آخر مشرق اور مغرب بھی روشن ہو گئے اور اسی سے اُچ اور ملتان کو بھی شہرہ آفاق ملا۔ (یعنی خانوادہ غوث الاعظم کے فیض سے ہی ملتان اور اُچ کو فضیلت و مرتبیت و مرکزیت روحانی حاصل ہے۔)

www.musapakshaheed.com

سیرت:

اخبار الاخیار میں حضرت امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی بیان کرتے ہیں کہ اُنکے مرشد حضرت محی الدین ثانی سید موسیٰ پاک شہید گیلانی کی سیرت مبارک اس آیت کا مصداق تھی۔

"انک لعلی خلق عظیم"

زبدۃ الآثار میں بھی شیخ محدث "سلسلہ عالیہ قادریہ کے آداب" بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اُن کے پیرو مرشد حضرت موسیٰ پاک شہید کی زندگی کا ہر لمحہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگوں کی طرح کلام اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و نفاذ میں گزرا، اور ان بزرگوں کے بارے شیخ محدث بیان کرتے ہیں کہ

"یہ چیزیں ہم نے بزرگانِ قادریہ کے معمولات اور تصانیف سے جمع کردی ہیں اور بعض احوال ہم نے بزرگانِ سلسلہ قادریہ سے بچشم خود مشاہدہ کئے ہیں۔ ہمارے شیخ سید جمال اللہ جمال الدین بن حامد بن عبدالرزاق بن عبدالقادر بن محمد بن شمس الدین بن شاہ میر بن علی بن مسعود بن احمد بن الصفی بن عبدالوہاب بن شیخ الاسلام شیخ السموات والارضین محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ الحسنی والحسینی نے ماہ شوال ۹۸۵ ہجری کو ہمیں بعض معمولات کی اجازت عنایت فرمائی اور اس میں ظاہری شریعت کا احترام مقدم فرمایا اور کلام اللہ اور سنت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان بزرگان قادریہ نے ہمیشہ عقاید اہلسنت پر عمل کیا۔ ریاضت نفس، صبر جمیل، طلبِ مولیٰ، مصائب پر تحمل، لگاتار جدوجہد، علوم دینی کی پیاس، فقراء کی مجلس، بادشاہوں سے اجتناب، اغنیاء سے دوری، اللہ سے ہر وقت دعا و التجا، شیطان کے مکر سے توبہ و استغفار، اللہ کی رحمت کے امیدوار، دل میں حزن ورقت، جولانی فکر، اخوت و مودت، مساکین پر رحم، جودو سخا کا اختیار کرنا، بخل سے پرہیز، تمام امور میں میانہ روی، فواحشات سے اجتناب، الحب فی اللہ والبغض للہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، دین کے معاملات میں سختی سے پابندی، نزاعی امور کو چھوڑنا، طبیعت میں خوش مذاقی، احوال و کرامات کو ترک کردینا، حکم قضا پر سر تسلیم خم کردینا، محبت شیخ میں غرق رہنا، اپنی توجہ شیخ میں لگائے رکھنا، تمام احوال میں جمیعتہ قلب کا اختیار کرنا، تمام اشیاء میں مشاہدہ حق کرنا"

حضرت موسیٰ پاک شہید کی تصنیف تیسیر الشاغلین:

تیسیر الشاغلین حضرت موسیٰ پاک شہید کی واحد گراں قدر کتاب ہے جسے سلسلۂ قادریہ کے نصاب کی حیثیت حاصل ہے اس کتاب کے پاکستان بھر میں مختلف جگہوں پر قلمی نسخے موجود ہیں۔ نیز ۱۳۰۹ھ میں مطبع صدیقہ فیروز پور انڈیا نے اسکو شائع کیا تھا۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو "فہرست مشترک نسخہ ھائی خطی، فارسی، پاکستان" جلد سوئم عرفان از احمد منزوی۔ تیسیر الشاغلین تین حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ چند ابواب پر مشتمل ہے، جو علم و اخلاق اور رشد وہدایت کی باتوں سے پُر ہے۔ اسیں اذکار وادعیہ ہیں جو آپکے اجداد سے سلسل چلے آتے ہیں۔

www.musapakshaheed.com